

فیضانِ مَناسک

مترجم

محمد رفیع الدین خاں قلاتی

ناشر

فیضانِ مدینہ پبلیکیشنز
حکومت ہندوستان، نئی دہلی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَدَنی سائنس و ادبیات کے لیے ایک نیا دور

فیصلہ کن مناظرے

(جلد اول)

مرتبہ :

محمد نعیم اللہ خاں قادری

بی ایس سی بی ایڈ / ایم اے اردو - پنجابی - تاریخ

ناشر :

فیضانِ مدینہ پبلیکیشنز جامع مسجد عمر روڈ کامونکے

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	فیصلہ کن مناظرے
مرتبہ	محمد نعیم اللہ خاں قادری بی ایس سی۔ بی ایڈ ایم اے اردو۔ پنجابی۔ تاریخ
ناشر	فیضانِ مدینہ پبلیکیشنز کامونکے
صفحات	۱۲۳۲
بار اول	نومبر ۲۰۰۴ء
ہدیہ	روپے

ملنے کے پتے :

- ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور 7247350 72250885
- ضیاء القرآن پبلیکیشنز کراچی 021-2630411 2210212
- شبیر برادرز لاہور 7246006 • مکتبہ جمال کرم لاہور 7324948
- فرید بک سٹال لاہور 7224899 • رضا دارائی لاہور • پروگریسو بکس لاہور
- مسلم کتابوی لاہور • مکتبہ نبویہ لاہور • مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور
- مکتبہ قادریہ گوجرانوالہ 237699 • مکتبہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ 217986
- مکتبہ مہرید رضویہ ڈسکہ • غوثیہ کتب خانہ گوجرانوالہ • سنی کتب خانہ لاہور

۳

فہرست کتب

- (۱) معرکہ حق و باطل (روئیداد مناظرہ سنہ ۱۲۱) (مرتبہ : علامہ مولانا محمد یونس صاحب نعیمی جامعہ نعیمیہ مراد آباد) صفحہ ۱۱ تا صفحہ ۱۲۱
- (۲) روئیداد مناظرہ ادوی (شیریشہ اہل سنت مولانا حشمت علی خاں لکھنوی) علیہ الرحمۃ صفحہ ۱۲۳ تا صفحہ ۳۰۷
- (۳) کلکِ رضا (تالیف : مولانا مفتی امان الرب رضوی مظفر پوری) صفحہ ۳۰۹ تا صفحہ ۳۵۳
- (۴) فرحت افزاء فتح مبین (ترتیب لطیف : مولانا محمد وجیہ الدین امینی قادری برکاتی) صفحہ ۳۵۵ تا صفحہ ۴۱۳
- (۵) ماجرائے مناظرہ تلون (مرتبہ : حضرت مولانا محمد فضل کریم صاحب چشتی نظامی) صفحہ ۴۱۵ تا صفحہ ۵۵۶

(۶) مناظرہ تحریری [ماہین : مولانا ابوالانوار محمد اقبال رضوی خطیب گوجرہ
مولوی طفیل احمد گیلانی (دیوبندی) خطیب گوجرہ]

صفحہ ۵۵۷ تا _____ صفحہ ۷۱۶

(۷) مناظرہ بنگال (سنی دیوبندی مناظرہ کی روئیداد)

(پیش کش : مولانا محمد آل مصطفیٰ کیشہاری)

صفحہ ۷۱۷ تا _____ صفحہ ۸۸۵

(۸) مناظرہ بریلی شریف کی مفصل روئیداد

(نصرت خداوندی)

ترتیب : مولانا محمد حامد فقیہ شافعی اشرفی (بریلی تشریف)

صفحہ ۸۸۷ تا _____ صفحہ ۱۲۳۱

تمہید

اہل سنت و جماعت اور مخالفین اہل سنت و جماعت میں کئی مسئلوں میں اختلاف ہے۔ انہیں میں سے ایک مسئلہ علم غیب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ ان مخالفین اہل سنت کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات سے انتہائی درجہ کی چڑ ہے۔ مسلمانوں میں انتشار پھیلانا ان کی فطرت ہے۔ اہل سنت کا ہر عقیدہ قرآن و حدیث سے بالکل واضح اور مبرہن ہے لیکن عوام کو گمراہ کرنے کیلئے صحیح عقائد کو پس پشت ڈالتے ہوئے خود سے گڑھے ہوئے عقائد پیش کریں گے۔

جو مسئلہ جس نوعیت کا ہو اس پر اسی طرح کا حکم لگایا جاتا ہے، لیکن دیوبندی وہابی ایسے جاہل ہیں کہ اصل مسئلہ کی نوعیت نہ ہی اس پر حکم کو مد نظر رکھتے ہیں اس کی ایک جھلک مسئلہ علم غیب میں ملاحظہ فرمائیں۔

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف خالص الاعتقاد کی تمہید ”مباح القہار علی کفر الکفار“ میں ہے۔ مسلمانو! مسائل تین قسم کے ہوتے ہیں ایک ضروریات دین، ان کا منکر بلکہ ان میں ادنیٰ شک کرنیوالا بالیقین کافر ہوتا ہے، ایسا کہ جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔

دوم.... ضروریات عقائد اہل سنت، ان کا منکر بد مذہب، گمراہ ہوتا ہے۔

سوم.... وہ مسائل کہ خود علمائے اہل سنت میں مختلف فیہ ہوں، ان میں سے کسی طرف تکفیر و تہلیل ممکن نہیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں نے علم غیب سے متعلق اجماعی مسائل کو خالص الاعتقاد کے امر چہارم میں تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) بلاشبہ غیر خدا کیلئے ایک ذرہ کا علم ذاتی نہیں اس قدر خود ضروریات دین سے ہے اور منکر کافر۔

(۲) بلاشبہ غیر خدا کا علم معلومات الہیہ کو حاوی نہیں ہو سکتا۔ مساوی درکنار تمام اولین و آخرین و

انبیاء و مرسلین و ملائکہ مقررین سب کے علوم مل کر علوم الہیہ سے وہ نسبت نہیں رکھ سکتے جو کروڑہا کروڑ

سمندروں سے ایک ذرا سی بوند کے کروڑوں حصے کو کہ وہ تمام سمندر اور یہ بوند کا کروڑواں حصہ دونوں متناہی ہیں اور متناہی کو متناہی سے نسبت ضرور ہے بخلاف علوم الہیہ کے جو غیر متناہی درمتناہی در غیر متناہی ہیں اور مخلوق کے علوم اگرچہ عرش و فرش، شرق و غرب و جملہ کائنات از روز اول تا روز آخر کو محیط ہو جائیں آخر متناہی ہیں کہ عرش و فرش دو حدیں ہیں، شرق و غرب دو حدیں ہیں۔ روز اول و روز آخر دو حدیں ہیں اور جو کچھ دو حدوں کے اندر ہو سب متناہی ہے۔ بالفعل غیر متناہی کا علم تفصیلی مخلوق کو مل ہی نہیں سکتا تو جملہ علوم خلق کو علم الہی سے اصلاً نسبت ہونی ہی محال قطعی ہے نہ کہ معاذ اللہ تو ہم مساوات۔

(۳) یوں ہی اس پر اجماع ہے کہ اللہ عز و جل کے دیئے سے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو کثیر وافر غیبیوں کا علم ہے۔ یہ بھی ضروریات دین سے ہے جو اس کا منکر ہو کافر ہے کہ سرے سے نبوت ہی کا منکر ہے۔

(۴) اس پر بھی اجماع ہے کہ فضل جلیل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ تمام انبیاء تمام جہان سے اتم و اعظم ہے۔ اللہ عز و جل کی عطا سے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنے غیبیوں کا علم ہے جن کا شمار اللہ عز و جل ہی جانتا ہے۔

تمہید میں ان مسائل کو بیان کیا گیا ہے اور قسم دوم یعنی ضروریات عقائد اہل سنت کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

(۱) اولیائے کرام نفعنا اللہ تعالیٰ برکاتہم فی الدارین کو بھی کچھ علوم غیب ملتے ہیں مگر بوساطت رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ معتزلہ خذلہم اللہ تعالیٰ کہ صرف رسولوں کیلئے اطلاع غیب ماننے اور اولیائے کرام رضی اللہ عنہم کا علوم غیب میں اصلاً حصہ نہیں جانتے گمراہ و مبتدع ہیں۔

(۲) اللہ عز و جل نے اپنے محبوبوں خصوصاً سید المجتہدین صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب خمسہ سے بہت جزئیات کا علم بخشا۔ جو یہ کہے کہ خمس میں سے کسی فرد کا علم کسی کو نہ دیا گیا۔ ہزار ہا احادیث متواترہ المعنی کا منکر اور بد مذہب خاسر ہے۔

اور قسم سوم کے مسائل کو اس طرح بیان فرمایا۔

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تعین وقت قیامت کا بھی علم ملا۔

(۲) حضور کو بلا استثناء جمیع جزئیات خمس کا علم ہے۔

(۳) جملہ مکتوبات قلم و مکتوبات لوح بالہملہ روز اول سے روز آخر تک تمام ماکان و مایکولس مندرجہ لوح محفوظ اور اس سے بہت زائد کا علم ہے جس میں ماورائے قیامت تو جملہ افراد خمس حواصل اور دربارہ قیامت اگر ثابت ہو کہ اس کی تعین وقت بھی درج لوح ہے تو اسے بھی شامل ورنہ دونوں اشکال حاصل۔

(۴) حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیقت روح کا بھی علم ہے۔

(۵) جملہ تشاہات قرآنیہ کا بھی علم ہے۔

یہ پانچوں مسائل قسم سوم سے ہیں کہ ان میں خود علماء و آئمہ اہل سنت مختلف رہے ہیں۔ ان میں مثبت دینی کسی پر معاذ اللہ کفر کیا معنی ضلال یا فسق کا حکم نہیں ہو سکتا۔ جب کہ پہلے دو قسم کے مسئلوں پر ایمان رکھتا ہو اور ان پانچ کا انکار مرض قلب کی بناء پر نہ ہو جو وہابیہ قاتلہم اللہ تعالیٰ کے خمس دلوں کو ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل سے چلتے اور جہاں تک سے تنقیص و کی کی راہ چلتے ہیں۔

”فَإِنِّي قُلُوبُهُمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا“

محترم قارئین! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مسائل کی تین قسمیں کیا ہیں اور مسئلہ علم غیب میں ان تینوں قسموں کا حکم ہے۔ لیکن ان دیوبندیوں اور وہابیوں کا مکر و فریب ملاحظہ فرمائیں۔ اسی ”خالص الاعتقاد“ کی تمہید میں ہے۔

شیخ کا اپنا خلاف تو مسائل قسم اول میں تھا۔ انکار ضروریات دین و توہین حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کر کے ہر دو حرم محترم کے روشن فتوؤں سے کافر مرتد مستحق لعنت ابدی ٹھہر چکے تھے، صحت سے سب سے بلکہ قسم سوم میں خلاف ڈالا۔ دو فائدے سوچ کر ایک یہ کہ جب مسئلہ خود اہل سنت کا خلاف ہے تو ادھر بھی عبارات مل جائیں، ناواقفوں کے سامنے غل چبانے کی گنجائش تو ہوگی۔

چند سطر بعد پھر لکھتے ہیں۔

مسائل قسم اول تو اصل الاصول مسائل علم غیب ہیں۔ خبیثو! تم تو ان کے منکر ہو کر باجماع علماء حرمین شریفین کا فرٹھہر چکے ہو انہیں چھوڑ کر سب سے بلکہ مسائل قسم سوم کی طرف کہاں

رے جاتے ہو۔ جو خود ہم اہل سنت کے خلاف ہیں۔ پہلے مسلمان تو ہو لو پھر کسی فرعی مسئلہ کو چھیرو۔ اسی تمہید میں تدبیر اول کے تحت لکھتے ہیں۔

جاہلوں کے پھسلانے، احمقوں کے بہکانے کو، انوکھے افتراء کی پاپریلیں۔ معارضہ بالمثل کا جل بھیلیں یعنی پارٹی نے تو ضروریات دین کا انکار کیا ہے۔ اللہ عزوجل کو جھوٹا کہا ہے ختم نبوت کا بکھیرا کھینچا ہے، نئی نبوتوں کا راگ چھیڑا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے کہیں اپنے بزرگ ابلیس لعین کے علم کو بڑھایا ہے، کہیں پاگلوں چوپائیوں کے علم کو علم اقدس کے مثل بنایا ہے۔ شیطان لعین کو خدا کی صفت خاص میں شریک ٹھہرایا ہے ان باتوں پر علمائے اسلام سے کفر ارتداد کا حکم پایا ہے۔ چند سطر بعد لکھتے ہیں۔

پھر کیا ہے ابلیس دے اور ذریت لے۔ سوچے سوچتے ایک مسئلہ فحش (پانچ چیزوں کا علم) کا ملا جس میں مدینہ طیبہ کے شافعی المذہب مفتی بزرگ صاحب کو شبہ تھا اور ایک انہیں کو کیا یہ مسئلہ پہلے سے علمائے امت میں مختلف رہا ہے۔ اکثر ظاہرین جانب انکار رہے اور اولیائے عظام اور ان کے غلام علمائے کرام جانب اثبات و اقرار رہے۔ ایسے مسئلہ میں کسی طرف تکفیر چہ معنی تحلیل کیسی، تفصیق بھی نہیں ہو سکتی۔ مخالفین اہل سنت کے جھوٹے پروپیگنڈے اور افتراء پر دازیوں کی ایک جھلک ”خالص الاعتقاد“ کے امرا و اہل میں مخالفین کی افتراء پر دازیاں کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

ان چالوں کے علاوہ خدا و رسول (جل و علا و صلی اللہ علیہ وسلم) کے بدگوئیوں نے ادھر یہ مکر گانٹھا کہ کسی طرح معارضہ بالقلب کیجئے۔ یعنی ادھر بھی کوئی بات ایسی نسبت کریں جس پر معاذ اللہ حکم کفر یا ضلال لگا سکیں۔

اس کیلئے مسئلہ علم غیب میں افتراء چھانٹنے شروع کئے۔

(۱) کبھی یہ کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ذاتی بے عطائے الہی مانتا ہے۔

(۲) کبھی یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم، علم الہی سے مساوی جانتا ہے صرف قدم و حدود کا فرق کرتا ہے۔

(۳) کبھی یہ کہ باستثناء ذات و صفات الہی باقی تمام معلومات الہیہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم محیط بناتا ہے۔

(۴) کبھی یہ کہ امور غیر متناہیہ بالفعل کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم بتفصیل تمام حاوی ٹھہراتا ہے۔ حالانکہ اللہ واحد تھا رکھ رہا ہے کہ یہ سب ان اشیاء کا افتراء ہے۔ سچے ہیں تو بتائیں کہ ان میں سے کون سا جملہ فقیر کے کس رسالے کس فتوے اور کس تحریر میں ہے؟ چند سطر بعد تحریر فرماتے ہیں۔ مفتریان کذاب اگر ان کلمات کا خود مجھ سے استفتاء کرتے تو سب سے پہلے ان باطل باتوں کا رد و ابطال میں کرتا۔ اسی طرح ان جاہلوں کا رد فرماتے ہوئے.... اعلیٰ حضرت اپنے رسالہ ابناء المسلمین صفحہ ۲۳ میں لکھتے ہیں۔

افسوس کہ ان شرک فروش اندھوں کو اتنا نہیں سوچتا کہ علم الہی ذاتی ہے اور علم خلق عطائی، وہ واجب یہ ممکن، وہ قدیم یہ حادث، وہ نامخلوق یہ مخلوق، وہ نامقدور یہ مقدور، وہ ضروری البقاء یہ جائز الفناء، وہ متغیر یہ ممکن التبدل، ان عظیم تفرقوں کے بعد احتمال شرک نہ ہو گا مگر کئی مجنون، بصیرت کے اندھے، اس علم ماکان وما یکون بمعنی مذکورہ ثابت جانے کو، معاذ اللہ علم الہی سے مساوات مان لیتے ہیں۔

علم غیب میں قسم سوم کے مسائل پر اعتراضات کے جواب میں اعلیٰ حضرت نے ایسے اصول بیان فرمائے کہ معترضین ان پر غور کرتے تو خود ہی ان پر اس قسم پر ہمارے موقف کا قائل ہونا پڑتا لیکن افسوس انہیں تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات سے چڑ ہے۔ اعلیٰ حضرت ”ازحہ العیب بسیف الغیب“ کے صفحہ ۳ میں فرماتے ہیں۔ فقیر نے قرآن عظیم کی آیات قطعیہ سے ثابت کیا کہ قرآن عظیم نے ۲۳ برس میں بتدریج اجمال فرما کر اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو جمع ماکان وما یکون یعنی روز اول سے آخر تک کی ہر شے، ہر بات کا علم عطا فرمایا اور اصول میں مبرہن ہو چکا کہ آیات قطعیہ کے خلاف کوئی حدیث آحاد بھی مسلم نہیں ہو سکتی اگرچہ سند صحیح ہو تو مخالف قرآن عظیم کے خلاف پر جو دلیل پیش کرے اس پر چار باتوں کا لحاظ لازم۔

(۱) وہ آیت قطعی الدلالت یا ایسی ہی حدیث متواتر ہو۔

(۲) واقعہ قیامی نزول قرآن کے بعد کا ہو۔

(۳) اس دلیل سے رأساً عدم حصول علم ثابت ہو کہ مخالف متدل ہے اور محل ذہول میں اس پر جزم محال اور وہ منافی حصول علم نہیں بلکہ اس کا مثبت و مقتضی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

معرکہ حق و باطل

مظہر اعلیٰ حضرت مناظر اعظم قدس سرہ کا فیصلہ کن مناظرہ

تصفیہ مناظرہ سنبھل

ملقب بہ افتاد منظور خداوندی

بر
اکابر فرقہ دیوبندی

مرتبہ : حضرت مولانا محمد یونس صاحب نعیمی قدس سرہ
(شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ مراد آباد)

(۴) صراحۃ نفی علم کرے ورنہ بہت علوم کا اظہار مصلحت نہیں ہوتا اور اللہ اعلم یا خدا ہی جانے، اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ایسی جگہ قطع طع جواب کیلئے بھی ہوتا ہے اور نفی حقیقت ذاتیہ، نفی حقیقت عطاۃ کو مستلزم نہیں۔ اللہ عز و جل روز قیامت رسولوں کو جمع کر کے فرمائے گا۔ مآذا ا جبتہم، تم جو کفار کے پاس ہدایت لے کر گئے انہوں نے تمہیں کیا جواب دیا؟ سب عرض کریں گے لا علم لنا ہمیں کچھ علم نہیں؟

(۵) وہ واقعہ روز اول سے قیام قیامت تک یعنی ان حوادث سے جو لوح محفوظ میں ثبت ہیں کہ انہیں کے احاطہ کا دعویٰ ہے۔ امور متعلقہ ذات و صفات وابد وغیرہ ناقتناہیات سے ہو تو بحث سے خروج اور دائرہ جنون و سفاہت میں صریح ولوج ہے۔

ان جملوں کے لحاظ کے بعد وہابیہ کے تمام شبہات برباد ہو جاتے ہیں۔ مسئلہ علم غیب میں ان تینوں قسم کے تفصیلی دلائل کیلئے اور اعتراضات کے جوابات کیلئے میری تصنیف ”شرک کی حقیقت“ کا مطالعہ فرمائیں۔

علمائے اہل سنت نے علم غیب کے ان تینوں قسم کے مسائل کو بار بار اپنی کتب میں رقم فرمایا لیکن دیوبندی وہابی طبقہ ہے کہ پہلے دو قسم کے مسائل پر تو بحث مباحثہ اور مناظرہ نہیں کریں گے لیکن قسم سوم پر بھی جب کبھی مناظرہ کرتے رہے تو ان کو منہ کی کھانی پڑی اس کے ثبوت میں ان مناظروں کی روئدادوں کا مطالعہ کریں اور دیکھیں کہ ان کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات سے کتنی چڑ ہے۔ یہ اپنی عمر میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات کے خلاف دلیلیں ڈھونڈتے ضائع کرتے رہے ہیں اور کر رہے ہیں۔

(نوٹ) مسئلہ علم غیب میں تینوں قسم کے مسائل، احکام اور ان کے دلائل سے متعلق معلومات

کیلئے مطالعہ فرمائیں۔ (۱) جاء الحق [مفتی احمد یار خاں نعیمی گجراتی علیہ الرحمۃ]

(۲) مسئلہ علم غیب و توسل کا مدلل علمی و تحقیقی جائزہ [ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری]

(۳) فیوض الشیخین [علامہ محمد مقصود احمد چشتی قادری]

طالب شفاعت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

محمد نعیم اللہ خاں قادری کاموگی

حضرت شیریہؒ اہلسنت مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ

حضرت شیریہؒ سنت مظہر اعلیٰ حضرت مناظر اعظم علامہ ابوالفتح مولانا عبد الرضا حافظ قاری محمد شمس علی خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی مکھنوی قدس سرہ العزیز دنیائے اہلسنت میں ایک نہایت ممتاز مقام و نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ بیک وقت نہایت کامیاب مناظر، مقبول خاص و عام مقرر و خطیب، جید عالم و فاضل و محدث و بلند پایہ مفتی و مدرس تھے اور بہترین لغت گو شاعر اور اعلیٰ درجہ کے ادیب و مصنف تھے، ہمت و شجاعت و دلیری میں اپنی مثال آپ تھے فتح آپ کی قسمت میں لکھی ہوئی تھی۔ بفضلہ تعالیٰ آپ کو ہر میدان میں فتح و نصرت نصیب ہوئی۔ آپ صحیح معنوں میں ابوالفتح تھے۔ آپ کمزرت مناظروں میں شریک اور متعدد مقامات میں ناخوذ ہوئے لیکن ہر موقع پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح عطا فرمائی آپ ہر میدان میں ظفر مند ہوئے اور ہر میدان کو کچھری میں عظمت و کرامت کا علم اور سنیت کی حقانیت اور مسلک اہل سنت کی عظمت کا پرچم بلند فرماتے رہے۔ آپ کی آمد کی خبر اور نعرہ حق کی گونج سے دشمنان دین کفار و مرتدین کے بڑے منظور نظر علماء و مناظرین کے دل دھل جاتے تھے اور اکثر وہ مناظر گاہ بہ ہونچنے کے بعد یا آپ کا سامنا کرنے کی راہ فرار اختیار کر لیتے تھے اور آپ کے علمی و تحقیقی دلائل کے سامنے دم نہاد ہو جاتے تھے ایسے موقعوں پر آپ تحدیثِ نعمت کے طور پر اکثر اپنی لغت کا شیر بچھا کرتے تھے۔

سنگ ہوں میں عبید رضوی غوث در رضا کا

آگے سے میرے بھاگتے ہیں شیر بہر بھی

جب آپ عشق و محبت مصطفوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شرشار ہو کر دالہانا انداز میں تقریر فرماتے اور اپنے مشرد برحق سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کلام بلاغت نظام زمین و زمان تمہارے لئے مبین و مکالم تمہارے لئے

چنین و چنان تمہارے لئے ہے دو جہاں تمہارے لئے

جہم جہم کر پڑھتے تو مجمع تڑپ اٹھتا اور ہر طرف سے تحسین و آفریں کی صدائیں بلند ہوتیں اور تکبیر و صلوات

کے فلک شگاف نعروں سے فضا گونج اٹھتی تھی اور بقول کسی عاشق کے۔

فلک سے سننے آتے تھے ملائک داستان انکی

ابتدائی حالات : شیریہؒ اہل سنت مولانا محمد شمس علی خاں صاحب قادری رضوی علیہ الرحمۃ کی ولادت جناب مولوی نواب علی خاں صاحب کے ہاں ۱۳۱۹ھ میں ہوئی آپ سنگ بارگر بغداد کے جملہ سے اپنا من ولادت بیان فرمایا کرتے تھے، حضرت اسد اللہؒ مجاہد ملت مولانا مفتی قاری محمد محبوب علی خاں صاحب قادری رضوی علیہ الرحمۃ خطیب مدین پورہ ممبئی آپ کے چھوٹے بھائی تھے آپ کے والدین نے بچپن ہی سے ان حضرات کو دینی تعلیم کی طرف راغب کر دیا تھا۔ حضرت شیریہؒ سنت نے صرف دس سال کی عمر شریف میں قرآن عظیم حفظ کر لیا تھا بارہ برس کی عمر میں قرأت کی سند بروایت نفیس حاصل کی اور تیرہ برس کی عمر میں سند قرأت سبعا اور چودہ سال کی عمر میں سند عشرہ حاصل کی اور ابتداء بعض بدعتیہ علماء سے کچھ پڑھا مگر شہسزادہ اعلیٰ حضرت حجت الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خاں صاحب نوری رضوی قدس سرہ کی برکت سے اس سے نجات پائی اور دارالعلوم جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف میں داخلہ اور حضرت صدر الصدور مدد الشریعت بدر الطریق مولانا علامہ محمد امجد علی صاحب عظمیٰ رضوی مدظلہ میں "تہسار شریعت" و "حجۃ الاسلام شیخ الانام مولانا علامہ محمد حامد رضا خاں صاحب قدس سرہ اور بعض اسباق خود سرکار اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت قدس سرہ العزیز سے پڑھے اور دارالعلوم منظر اسلام میں تعلیم مکمل فرمائی اور سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رضی اللہ عنہ کے سال وصال ۱۳۳۰ھ میں آپ جلیلہ علوم و فنون سے فارغ التحصیل ہوئے۔

شرف بیعت : حضرت شیریہؒ اہل سنت کو خلافت و شرف بیعت امام وقت مجدد مائتہ حاضرہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حاصل ہے اور انھیں کی خدمت بابرکت میں رہ کر اپنے قلب کو نور ایمان سے منور فرمایا اور فیوض و برکات سے الامال ہوئے زمانہ طالب علمی میں آپ اکثر سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی بارگاہ میں حاضر رہتے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ ہی آپ پر خاص شفقت فرماتے اور آپ کو اپنی عنایات سے توانے تھے ۱۳۳۰ھ میں امام اہلسنت اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ نے آپ کو "ولد موافق و غیظ المنافیق" کے خطاب سے شرف فرمایا۔ اعلیٰ حضرت جیسی عظیم شخصیت کے دربار میں حضرت شیریہؒ اہل سنت کے اس مقام پر

قرب سے ہی آپ کی عظمت و شان کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

اجازت و خلافت: سند فراغت و دستار فضیلت کے بعد حجۃ الاسلام امام الاولیاء مولانا شاہ حامد رضا خان صاحب قادری نوری سیدی صدر الشریعہ مولانا امجد علی صاحب اعظمی رضوی رحمۃ اللہ علیہما اور شہزادہ اعظم حضرت حضور مفتی اعظم قبلہ سجادہ نشین بریلی شریف نے آپ کو اپنی اجازتوں اور خلافتوں سے سرفراز فرمایا۔ حضرت حجۃ الاسلام شہزادہ اعظم حضرت مولانا حامد رضا خاں صاحب علیہ الرحمۃ کے خلف اکر حضرت غلام غلام مولانا شاہ محمد ابراہیم رضا خان صاحب جیلانی میاں قدس سرہ الغریبہ کا بیان ہے آیا جی علیہ الرحمۃ فرمایا کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے مجھے دو نعمتیں عطا فرمائی ہیں ایک مولانا سردار احمد صاحب اور ایک مولانا شمس علی خاں صاحب اور یہ سیدنا امام حجۃ الاسلام علیہ الرحمۃ کی نگاہ مبارک کا اثر ہے کہ دونوں ہی ہم ذوق دہم مزاج سخت متصلب اور جذبہ تبلیغ سنیت سے سرشار تھے۔

دستار بندی: حضرت مولانا علیہ الرحمۃ کی دستار بندی وجہ پوشی سیدنا حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خان صاحب قدس سرہ سیدی صدر الشریعہ مولانا امجد علی صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ حضرت مجدد الافاضل مولانا نعیم الدین صاحب مراد آبادی، حضور مفتی اعظم شیخ العلماء مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خاں صاحب مظلہ العالی سجادہ نشین خانقاہ عالیہ رضویہ بریلی شریف کے مبارک ہاتھوں سے ۱۳۲۷ھ میں ہوئی اسی سال مولانا حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال مبارک ہوا مگر تنوی نویسی کا کام آپ نے مولانا حضرت کی حیات مبارک میں ہی خود حضور پر نور سے شروع فرمادیا تھا۔

پہلا مناظرہ: حضرت مولانا محمد شمس علی خاں صاحب علیہ الرحمۃ کی طبیعت مناظرہ تھی جب بھی موقع ملتا۔ آپ غیرین کر گرجتے اور احقاق حق و ابطال باطل فرماتے۔ سیدنا اعظم حضرت بھی آپ کے اس جوہر درخشاں کو پہچانتے اور قدر و عزت افزائی فرماتے تھے ۱۳۳۵ھ کا واقعہ ہے کہ لدوانی میں ایک محکمہ کراؤ لا مناظرہ ہوا جس میں سیدنا اعظم حضرت امام اہلسنت نے مولوی یاسین خاں سرانی خلیفہ تھانوی سے مناظرہ و مقابلہ کیلئے شیر پیشہ سنت علیہ الرحمۃ کا انتخاب فرمایا اس وقت شیر پیشہ سنت کی عمر صرف ۱۹ سال تھی اور اہلسنت کی طرف سے آپ تنہا مناظرہ تھے اسکے باوجود آپ نے سرور گرم چشیدہ مولوی یاسین خاں سرانی کو حفظ الایمان کی کفری عبارت پر مناظرہ کر کے رسالت و صامت کر دیا اور مسئلہ علم غیب پر وہ بہوت ہو کر رہ گیا۔

زمانہ طالب علمی ہی میں آپ کا پہلا مناظرہ تھا جس میں آپ نے بے مثال فتح و کامیابی حاصل کی جب سیدنا اعظم حضرت قدس سرہ نے اس مناظرہ کی روشناسی تو بہت خوش ہوئے اور آپ کو اپنے مہینہ مبارک سے لگایا بے شمار دعاؤں سے نوازا ابو الفتح کی کنیت اور ولد رافق جیسا مبارک لقب عطا فرمایا اور فرمایا آپ ابو الفتح میں نیز اپنا عامہ شریف اور انگریز کھا مبارک عنایت فرمایا۔ پانچ روپے نقد انعام عطا فرما کر پانچ روپے مہینہ وظیفہ مقرر فرمایا اور اس طرح عزت افزائی فرما کر سرلمبڈی عطا فرمائی۔ چنانچہ حضرت ہی کا یہ فیضان نظر اور آپ کی عطا کردہ کنیت ابو الفتح کا اثر تھا کہ آپ پر جگہ و ہر موقع پر ہمیشہ فتح مند و مہربان رہے موافقین و مخالفین نے بارہا آپ کی فتح مندی اور کامیابی کو کامرانی کے جلوے اور مظاہرے اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ آپ نے ہندوستان بھر کے گوشہ گوشہ میں مذہب اہلسنت و جماعت کی حقانیت و مسلک طاعت کے ٹکے بجائے شائقان رسول گستاخانِ نبوت و رسالت کو تہس نہس فرمایا بے دینیت کے پرچم سرنگوں اور بد مذہبیت کے قلعے زمین بوس کیے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں بھوکے پیٹوں کو بید نیوں کے دام و فریب سے بچایا عقائد باطلہ نظریات فاسدہ سے توبہ کرائی اور سچا پکاسی بنایا۔ جزاک اللہ خیر الجزا۔

خدمات تدریس: آپ صرف مقرر و مناظرہ ہی نہ تھے بلکہ مستند علم و تدریس پر ایک کامیاب مدرس اور بے مثال استاد بھی تھے چنانچہ تفصیل علم کے بعد متعدد سال دارالعلوم جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف میں مدرس و مفتی رہے پھر دارالعلوم اہلسنت مدرسہ مسکنیہ دھوراجی کا ٹھیا و ادارہ پادروہ ضلع بڑودہ میں مدرسہ اہلسنت میں صدر مدرس رہے اور بڑی صلاحیت سے درسی کتب پڑھائیں کچھ عرصہ کیلئے گوجرانوالہ کی مشہور مرکزی جامع مسجد "زینت المساجد" میں بھی بطور خطیب و مدرس رہے۔

اعلا حضرت کار و حافی تصرف: شیریشیہ سنت علیہ الرحمۃ پر ان کے مرشد برحق سیدنا اعظم حضرت عظیم البرکت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کا بڑا ہی فیضان کرم تھا ہر میدان و ہر کچھ میں مولانا حضرت کار و حافی تصرف مولانا شمس علی خاں علیہ الرحمۃ کی اعانت و دستگیری فرماتا رہا اور شیریشیہ سنت اپنے آقا سرکار اعظم حضرت کی زبان میں بارگاہ رسالت میں عرض کرتے رہے

۵ المدد یا حبیب خدا المدد بحرم میں میرا ناخدا کون ہے
حضرت شیریشیہ سنت مولانا شمس علی خاں صاحب اکثر ایک مناظرہ کا ذکر فرمایا کرتے تھے اور

اعلیٰ حضرت کی روشن کرامت تصرف و اعانت کا ذکر فرماتے تھے۔ آپ کے خلف اکبر و ائمہ اہل بیت نے بھی یہ واقعہ بیان کیا کہ شیریشیہ اہلسنت ایک مناظرہ کے دوران جوابی تقریر فرما رہے تھے انھوں نے اپنی کتب سے حوالے پیش کر رہے تھے کہ تقریر کے دوران ہی ایک ملا تامل ہوا اور ایک کتاب اہل حق میں لیکر پڑھتے ہوئے کہنے لگا۔ آپ غلط پڑھ رہے ہیں ہماری کتاب میں ایسے لکھا ہے اور خود غلط عبارت پڑھنے لگا کیا ایک شیریشیہ اہلسنت نے دیکھا کہ سامنے حضور سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ جلوہ فرما رہے ہیں شمت علی یہ خبیث تم کو دھوکہ دے رہا ہے اور غلط پڑھ کر سنا رہا ہے، حضرت فوراً اپنی جگہ سے اٹھے اور کتاب ہاتھ سے چھین کر دیکھا تو اسی طرح تھا جس طرح خود مولانا شمت علی صاحب پڑھ رہے تھے، خدا کے فضل و کرم سے اس مناظرہ میں وہاں کذاب کی بہت ذلت و رسوائی ہوئی۔

دینی و تبلیغی خدمات: کون نہیں جانتا کہ آپ کی دینی خدمات اس قدر ہیں کہ تا قیام قیامت ماننے والے ملتے ہی رہیں گے۔ اپنے تو اپنے بیگانوں کو بھی سر تسلیم خم کرنا پڑا کہ ایسا بے باک حق گو عالم دنیا میں نہیں ہے۔ آپ کی تقریروں سے آج بھی ہندوستان پاکستان کو بچ رہا ہے آپ بے لوث دین تین کی خدمت فرما رہے ہیں۔ آپ نے مسلک اعلیٰ حضرت کو پھیلا کر عظمت رسالت کا پرچم لہرایا ہے۔ یہ مقامات خاصکر قابل ذکر ہیں۔ یوپی۔ ایم پی۔ بہار۔ بنگال۔ برما۔ پنجاب۔ مہاراشٹر۔ گجرات۔ کاشمیر۔ لاہور۔ ملتان شریف ان تمام مقامات پر اپنے اسلام و مسیت کی خدمت کے جو جھنڈے لہا رہے ہیں وہ آج بھی آپ اپنی مثال ہیں۔ آپ کی شخصیت یا دینی خدمات کا تعارف آپ کی شایان شان کرنا میری طاقت سے باہر ہے۔ آپ کی مدح سراٹھانے کے زمانے کے محدثین و مفکرین و مفسرین و شیوئے اہلسنت نے کی ہے۔ آپ کی ذات پاک کے بارے میں کچھ لکھنا سورج کو چراغ دکھانا ہے۔ اکابر و مشائخ نے فرمایا کہ آپ کی خدمات آپ زور سے لکھنے کے قابل ہیں۔

جلالہ العلم حضور جلالہ ملت علیہ الرحمہ والرضوان فرماتے ہیں کہ حضور شیریشیہ سنت کی شخصیت صرف آل انڈیا ہی نہیں بلکہ بین الاقوامی شان رکھتی ہے۔ آپ نے گورستان و مہابیت میں سناٹا کر دیا۔ گلستان دیوبندیت کو تاراج کر دیا۔ نجدی تعلقوں میں زلزلہ ڈال دیا۔ بڑے بڑے سواروں کو آپ سے مقابلہ کی تاب نہ تھی۔ نجد کے بڑے بڑے وفادار اور منظر نظر اس شیریشیہ سنت کے

نام سے کانپتے لرزتے تھے۔ ہند کی شیعیت کا خواب دیکھنے والوں کا پتہ پانی ہوتا تھا۔ اس شیعیت نے جس طرف رخ کر دیا حق و صداقت کے ڈنکے بجائے باطل کے پرچھے اڑا دیے۔ یہ حضرت مسدوح نے وہ نمایاں شاندار دینی خدمات انجام دیں جو جہی دنیا تک آپ کی زریں یادگار رہیں گی میان تبلیغ و مناظرہ میں آپ خود ہی اپنی مثال تھے۔

مظہر اعلیٰ حضرت نے بے سرو سامانی کے عالم میں گرمی و دھوپ میں پیدل میلوں راستہ طے کر کے جو مسلک اعلیٰ حضرت کو اکیلے پھیلا یا ہے۔ سیکڑوں علماء نہیں پھیلا سکتے جیسا کہ تاجدار اہلسنت شہزادہ اعلیٰ حضرت مقتدا کے دین و ملت حضور سرکار مفسی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ عبادت میں آستانہ عالیہ رضویہ بریلی شریف نے اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ بیشہ سنت کے شیر ہیں۔ میدان حق گوئی کے مرد دلیر ہیں انھوں نے درحقیقت تم پر مذہبی احسان کیا تھا کہ تم کو دہائی ہونے سے بچایا اور میں تم سے بچ کہتا ہوں کہ سوڈیٹھ سو مولوی بھی باہم ملکر وہ کام نہیں کر سکتے جو اللہ اور اس کے رسول کے فضل و کرم سے اکیلے مولانا شمت علی خاں صاحب (علیہ الرحمہ والرضوان) کر لینگے۔

آپ کی تقریر کا یہ عالم تھا کہ جس نے بھی سنا جہاں بھی سنا پروانہ وار ہو کر نثار ہو گیا۔ قدوس سے لپٹ گیا۔ احتیاق حق اور ابطال اس طرح بیان کر دیا کہ دودھ کا دودھ پانی کا پانی کر دیا۔ سنیت سنو رہی نجدیت پھر مردہ ہو گئی۔ اہلسنت کے رخ اجالے ہو گئے دیوبندیوں کے منہ کالے ہو گئے۔ جیسا کہ یوپی کے مشہور شہر گوٹھہ کا واقعہ کہ ایک زمانہ میں شیریشیہ سنت کو گوٹھہ بلایا گیا آپ کی ایک تقریر صفا گوٹھہ چوک میں ہوئی بے پناہ مجمع تھا۔ ہر طرف سناٹا تھا تقریر نہیں ہو رہی تھی بلکہ خرمین نجدیت پر جلی گر رہی تھی۔ مہابیت کا جنازہ نکل رہا تھا۔ پورے شہر میں مہابیت کو نکال کر دیا۔ برہنہ برس کی انکی محنت خاک میں مل گئی اور دوسرے دن صبح کو سات مسجدوں سے سات دہائی امام نکال کر پھینک دیئے گئے۔ یہ تھی تقریر اور تاثر غیبی جو ہر وقت آپ کے ساتھ رہتی تھی۔ پروردگار نے زبان قدس میں وہ تاثیر عطا فرمائی تھی کہ سننے والا فوراً پکار اٹھتا تھا کہ جس مذہب کا مبلغ ایسا ہے اس کا بانی کیسا ہو گا۔ آپ کی بات کو گلوں کے دلوں میں اتر جایا کرتی تھی کیوں نہ ہو۔

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے پیر نہیں طاقت پر واز مگر رکھتی ہے

دوسرا واقعہ جو اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ ہے یوں ہی میں اور مکی ضلع جالون ہے وہاں کے سنیوں نے مظہر علی حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا۔ شیر اہلسنت وہاں رونق افروز ہوئے۔ نہایت گرمخوشی سے شاذرا استقبال کیا اور بڑے تکبیر و رسالت سے وہاں کی فضا گونج اٹھی۔ بعد نماز عشاء جلسہ شروع ہوا حضرت شیرازہ انداز میں ممبر پر تشریف لائے۔ عادت کریمہ کے مطابق تلاوت فرمائی اور ایام اہلسنت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کبھی ہوئی نعت پاک اپنے مخصوص طریقہ پر وہابانہ انداز میں شروع فرمائی مجمع جہوم اٹھا ہر طرف سے مرجاکی صداؤں آنے لگیں۔ پھر اسی نعت پاک کی تشریح فرما کر تقریر فرمائی اور وہابیوں دیوبندیوں کے اقوال کفریہ کو انکی کتابوں سے پڑھ کر مٹا دیے۔ پھر اس کا قہار برد فرمایا۔ ایسا واضح بیان کیا کہ دیوبندیت پارہ پارہ ہو گئی۔ اہلسنت کی طرف سے تحسین آفریں کی صداؤں بلند ہونے لگیں ملک شنگان نغروں سے اہل باطل کے دل ہل گئے اور قہر باطل میں زلزلہ آ گیا۔ صبح فجر کے وقت صلوٰۃ و سلام پڑھے ختم ہوا۔ اس تقریر کا ایسا اثر ہوا کہ ہل میں گدھوں کو جوت کر دیوبندیوں کے مدرسہ کو سمار کر دیا اور ان کا سارا سامان نکال کر باہر پھینک دیا۔ اور مکی کی سرزمین کو دیوبندیت سے پاک و صاف کر دیا۔ آپ جاکر وہاں دیکھیں تو وہاں کے ذرات گواہی دینگے کہ رضا کے شیعہ کے ایک ہی حملہ نے وہابیت کا جائزہ نکال دیا اسی لئے دیوبندی وہابی کہا کرتے تھے "سب کو بلاؤ مگر مولنا حضرت علی کو نہ بلاؤ" جان تو بڑا کرکوشش کرتے تھے کہ نہ پائیں۔ اگر گئے تو ہماری ساری محنت پر پانی پڑ جائے گا۔ انہیں یہ خوب معلوم تھا کہ جہاں وہ آ گئے ہیں جہاں ہی پڑے گا۔ بقول برادر گرامی حضرت مولنا عبدالمجید صاحب اکمل حشمتی کے۔

۵۔ جہاں پہنچے وہاں سے دم دبا کر نجدت بھاگی

بہا اسلام کا ڈنکا وہ جانتے سے خالی ہے

آپ نے اہل باطل کو انہیں کی کتابوں سے کانرومہ نہ ثابت کیا کسی بھی وہابی نجدی کے اندر دم نہیں اپنا سلمان ہونا ثابت کر دے۔ اہل باطل ہمیشہ ٹھوکروں میں رہے۔ سنی مسلمان کیسا ہی ہو کتنا ہی غریب ہو اسے اپنے سینے سے لگا کر کرتے تھے۔ آپ اشدّاء علی الکفار رحماء بینہم کی سچی تفسیر تھے اسی کی ترجمانی کرتے ہوئے آبرو کے خطابت شہزادہ محدث اعظم علامہ مدنی میاں صاحب تہذیب فرماتے ہیں۔ دشمنوں میں جنکے چمکاؤ الفغار حیدری : اور جب انہوں میں پہنچا پیار کی شبہم ہوا

غرض کہ آپ جس گلی کو چہ سے گزرے متاع عشق لٹاتے گئے عشق و محبت کے پھول برساتے گئے نہ جانے کتنے لوگوں کو عشق رسول میں سرمست و دیوانہ بناتے گئے اور دنیا کو صرف ایک پیغام دیا۔ ۵۔ چھٹ جگہ اگر دولت کو نین تو کیا غم پہ چھوٹے نہ کر ہاتھ سے دامن محمد صلی اللہ علیہ وسلم آج لے ان کی پناہ آج مردانگ ان سے : پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر ان کیا

۵۔ نام جیتے رہو عبیدان کا : گرچہ جگر بھنا کرے کوئی

زیر نظر کتاب بنام مناظرہ سنہل آپ حضرت کے سامنے پیش کر نیکی سعادت حاصل کی ہے پروردگار قبول فرمائے۔ اسکی اشاعت پر تمام اہلسنت کو خوشی ہوگی کیونکہ اس کے اندر دلائل کے انبار ہیں جس کے بوجھ سے گردن وہابیت آج بھی جھکی ہوئی ہے۔ وہابیوں کے عجیب و غریب سوالات پر ایسے آسان و خوبصورت جوابات دیئے گئے ہیں جس سے سبکی عقلیں دنگ رہ گئیں سنہل ضلع مراد آباد کا عظیم الشان مناظرہ جو اپنی نوعیت کا بے مثال مناظرہ ہے یہ مناظرہ خاص منظور سنہل کے گھر میں ہوا۔ سیکڑوں وہابی مولوی منظور صاحب کی پشت پناہی کیلئے انکی پشت پر سوار تھے اور خود منظور حسین صاحب دیوبند کے تازہ فاضل اور وہاں کے مدرسین کے منظور نظر رہ چکے تھے۔ وہابیوں کی جانب سے سنہل صاحب مناظرہ تھے اور اہلسنت کی جانب سے امام المناظرین و غیظ المناظرین مظہر علی حضرت حضور سیدی علامہ ابوالفتح عبید اللہ محمد حشمت علی خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مناظرہ تھے۔ سیکڑوں مولویوں کے باوجود شیر رضا کے شیرانہ حملہ سے ایسا زخم کاری لگا کہ قیامت تک نہ بھر سکے گا۔ ڈیڑھ سو سوالات کا آج بھی ان کی گردن پر ہار بن کر لٹک رہے ہیں آج تک ایک سوال کا جواب نہیں دے سکے۔

سنہل میں جو رسوا ہوئی اس کا کہنا ہی کیا اسی رسوا کو مٹانے کیلئے ادنیٰ ضلع اعظم گڑھ

(وہ بھی انہیں کا خاص علاقہ تھا) پہنچ گئے۔ وہاں پر حضرت شیریشیہ شمسٹ کا پیسے سے بیان ہوا تھا وہاں بھی انہیں کے خرم پر ٹپکی گرائی جا رہی تھی اور بار بار یہ مطالبہ ہو رہا تھا کہ اگر کسی میں دم ہے تو اپنا سنا ہونا ثابت کرے۔ قسمت کے مارے منظور سچا رہے مناظرہ منظور کر کے مجبور ہو گئے۔ وہاں پر ان کے ساتھ دینے کے لئے ڈیڑھ سو مولوی جو مثیل و مناظرہ تھے موجود تھے مگر وہاں بھی خیر علی حضرت سے زخمی ہو کر راہ فرار اختیار کی۔ ڈیڑھ سو مبلغان وہابیہ ایک شیر کے حملہ کو نہ برداشت کر سکے سنہل سے کہیں زیادہ

رموائی اداری میں ہوئی فتح و کامرانی نے وہاں بھی منظرِ علم حضرت کے قدم چومے کیوں نہ ہو جبکہ امام اہلسنت
اعلم حضرت نے ابوالفتح جیسے مبارک کینت عطا فرمائی اسی دن سے فتح پر فتح آپ کی تقدیر میں لکھی گئی اور ان کی
قسمت میں بار بار رہا وہ دشت دیوبندی اور شیر رضا جیسے ابوالفتح سے نظر ملا سکے وہ شیر شہید سنت جن
کے متعلق ادب اب بصیرت نے کہا ہے۔

ہم میں جتنے شیر شہید مولوی حشمت علی : نام سے جتنے لرزتا ہے وہاں بی جلیں

جب گرجتے تھے دم تقریر نیکر شریح حق : بھاگتے آتے نظر تھے دیوبندی پر نقن

شیر شہید سنت ایسے خاصانِ خدا میں سے ہیں کہ جتنے سر پر دیکھنے والوں نے غوثِ اعظم و اعظم کا دست
اقدس دیکھا ہے وہ جھلا کسی میدان میں ہاں دے سکتا ہے۔ بڑے بڑے امام و منت حکیم الامت شیخ الہند جب
آپ کے سامنے نہ آسکے تو سنبھلی صاحب کی حیثیت ہی کیا۔ شیر شہید سنت کے حملوں سے زخمی ہو نیوالے اور
راہ فرار اختیار کرنے والوں کی بھی ذرا جھلک دیکھ لیجئے۔

کون کہاں فرار ہوا

مدرسہ مداری دروازہ بریلی کے جلسے میں تھا نوئی صاحب فرار ہو گئے 'ابور منڈی میں مولوی مرتضیٰ
حسن درہنگی، نوساری ضلع سورت میں مولوی عبدالشکور کا کوردی 'مانڈے اسپر بایں عبدالشکور کا کوردی
و منظور سنبھلی 'مالیگاؤں کے گیارہ مولوی دیوبندی 'بھٹی میں ایک بار مولوی شبیر احمد دیوبندی دوسری بار قلعہ
حسن درہنگی، قلعہ بار مولوی احمد سعید دہلوی، چوتھی مرتبہ مولوی منظور سنبھلی اور کئی مرتبہ بھٹی کے مشہور بڑی
دیوبندی خواجہ حسن سرمنڈی 'رنگون میں مولوی شبیر احمد دیوبندی و مولوی انور شاہ کشمیری، شہر فتح پور میں
مولوی منظور سنبھلی، راندیر ضلع سورت میں مولوی عبدالشکور کا کوردی و مولوی مرتضیٰ حسن درہنگی، ہلدوانی منڈی
ضلع نینی تال میں مولوی یاسین خاں سرانی، محلہ چکنڈی لکھنؤ میں مولوی عبدالشکور کا کوردی، پادریہ ضلع
سورت میں مولوی شفاء اللہ امرتسری ایڈیٹر اخبار اہل حدیث۔ راندیر ضلع سورت میں مولوی محمد حسین
راندیری، لاہور و اداری ضلع اعظم گڑھ و سیالان والی ضلع جہلم و سنبھلی ضلع مراد آباد و گلیاں میں مولوی
منظور حسین سنبھلی، نانپارہ ضلع بہرائچ شریف و مورانواں ضلع آٹا میں مولوی نور محمد ٹانڈوی 'مٹان شریف

(پاکستان) میں مولوی ابوالوفا شاہ جہا پوری شہر سلطان ضلع مظفر گڑھ میں وہاں کے بانی ۲۲
مولوی دیوبندی 'بہار علیہ ضلع بستی میں مولوی عبداللطیف سہی سے عقائد کفریہ پر مناظرے ہو چکے ہیں۔
بھدر رسہ فیض آباد کے وہابیوں کے اسرار پر مولوی یونس خارجی مولوی نور محمد ٹانڈوی 'مولوی عبدالباری
سلطان پوری 'مولوی ابوالوفا شاہ جہا پوری اور مولوی عبدالشکور کا کوردی کے بیٹے مولوی عبدالسلام
لکھنؤ وغیرہم پے درپے بھدر رسہ آتے جلتے رہے اور دو دو تین تین دن بھدر رسہ میں چھپے بیٹھے رہے
مگر سامنے آنیکی تاب کسی میں نہ ہوئی۔ لاہور کے تاریخی مناظرہ میں اپنی کفری عبارت حفظ الایمان
کی تفہیم کیلئے اشرف علی تھانوی نے ابوالوفا شاہ جہا پوری کو اپنا وکیل نمبر ۳ بنا کر بھیجا تھا اور انھیں کیساتھ
مولوی منظور سنبھلی وکیل نمبر ۴ و مولوی اسماعیل سنبھلی و مولوی حسین احمد ٹانڈوی صدر دیوبند کو بھی وکیل مناظرہ
نہیں بلکہ محض وکیل تفہیم بنا دیا تھا۔ اور اس بنا پر کہ مولوی اشرف علی تھانوی کو نہ تو خود میدان مناظرہ میں آنیکی
ہمت ہو سکی نہ کسی کو کفریات دیوبندیہ دہا بیہ پر مناظرہ کیلئے وکیل مطلق بنا کر بھیجنے کی حرمت ہو سکی حضور شیر شہید
سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابلے میں جملہ کا بردا صاغر دیوبندیہ کو فضیحت انگیز شکست بین اور رسوا
کن ہزیمت مہین حاصل ہو چکی ہے۔ لاہور کے مناظرہ میں ڈاکٹر اقبال کو فیصل بنایا گیا تھا۔ بہار علیہ ضلع
بستی کے مناظرہ میں اعلیٰ حضرت پر قبو الزام ابوالوفا نے یہ لگایا کہ انھوں نے اپنے رسالہ البیاقوتہ الواسطہ
میں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کو دہا بی بلکہ وہابیوں کا پیشوا لکھ دیا ہے۔ حضور شیر شہید سنت نے اس رسالہ
مبارک کو کھوکھو کر تمام حاضرین کے سامنے رکھ دیا اور تین دن تک پیہم مطالبات قاہرہ ان پر ہوتے رہے مگر وہ
نہ دکھاسکے کہ کہاں لکھا ہے۔ بہار علیہ کے مناظرہ میں پچاس مولوی صاحبان اکٹھا ہو گئے تھے مگر وہاں ہی
بغض اللہ تعالیٰ کوئی صاحب جواب نہ دے سکے۔ عبدالرؤف نے اپنی کتاب براۃ الابراہیم عن مکاتیب الاشراق صفحہ
پر لکھا کہ ملک الموت اور شیطان مردود کا ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا نص قطعی سے ثابت ہے اور محفل میلاد میں
جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تشریف لانا نص قطعی سے ثابت نہیں۔ اسی
کفری مضمون کو منظر اعلیٰ حضرت نے نور محمد ٹانڈوی کے سامنے نانپارہ ضلع بہرائچ شریف کی جامع مسجد میں پیش
کی تو ٹانڈوی صاحب جو چکا ہو کر بیہوش رہ گئے۔ کچھ دیر سوچ کر بولے یہ عبارت براہین قاطعہ کے صفحہ ۵
سے ادھوری اور ناقص لگی گئی ہے۔ اس لئے اس عبارت میں اس کا صحیح مطلب نہیں سمجھا سکتا۔ البتہ

براہین قاطعہ کے صفحہ ۵ پر یہ پوری کمال عبارت درج ہے۔ وہاں اس کا مطلب صحیح بالکل واضح ہے
 حضور شریفؐ نے فوراً براہین قاطعہ کا صفحہ ۵ کھول کر ان کے آگے رکھ دیا اور حضرت نے فرمایا براہ کرم
 وہ پوری عبارت اس میں دکھا کر صحیح مطلب بتا دیجئے۔ مولوی نور محمد صاحب ٹانڈوی چندھیا سے گئے اور لا
 جواب رہے۔ بالآخر جواب سے عاجز و مجبور ہو کر پوس کو اندیشہٴ فساد کی جھوٹی رپورٹیں دلو کر بذریعہ پولیس یہ
 زبردستی معرکہ الارا مناظرہ منہ کر لایا گیا کہ مناظرے میں مولوی عبدالقدوس مولوی ولایت حسین و مولوی ناظر امام
 وغیرہم پیشیٹھے وہابی دیوبندی مولوی صاحبان منظور سنبھلی کی امداد و اعانت کیلئے موجود تھے۔ وہاں منہ کی صی
 لا جواب رہے۔ راندیری سورت کے عظیم الشان تاریخی مناظرے میں راندیری وہابیوں کے امام مولوی محمد حسین
 راندیری سے خلیل احمد بیٹھیوی کی مشہور و ناپاک کتاب المہندس پر بحث مباحثہ ہوتا رہا اسکے کفریات
 اور الزام نہ اٹھا سکے ان کے علاوہ ان کی امداد کیلئے مولوی عزیز گل کابلی مولوی مہدی حسین شاہجہانپوری
 مولوی ابراہیم راندیری مولوی احمد اشرف راندیری مولوی اسماعیل بسم اللہ مولوی اسماعیل صادق مولوی عبدالرحیم راندیری
 صاحبان جو موجود تھے سب کے سب خاموش دم بخود رہ گئے۔ ان کے علاوہ بہت سے دیوبندی اکابر و اصحاب
 حضرت شریفؐ نے سنت سے مات کھائے ہوئے ہیں۔ جنکی تفصیلات دوسری کتابوں میں انشاء اللہ پیش کر دینگا

سگے باگلا رضوی

عطاء الحشمت ششمتی

آستانہ عالیہ ششمتیہ ششمت نگر پبلی پھیت شریف
 ۱۲ رذی الحجۃ المحرم ۱۴۰۵ھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ رَبِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَتَحَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ فَهُوَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ
 وَلَوْ أَنَّ عَلِيَّ أَعْدَاءَ الدِّينِ فَهُوَ خَيْرُ النَّاصِرِينَ وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ
 وَأَجْمَلُ السَّلَامِ عَلَى حَبِيبِهِ ذِي الْفَضْلِ وَالْحِجَاةِ وَالشُّوْكَةِ وَالْحَشْمَةِ
 عَلَى الْمَنَاصِبِ ۝ صَاحِبِ الْجَمَالِ وَالْكَمَالِ وَالْجُودِ وَالنَّوَالِ وَالْعَفْوَ
 سَرِيعِ الْمَرَاتِبِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ أَجْمَلِ الْأَجْمَلِينَ وَاجِبِ
 الْمُحَبِّبِينَ أَشْرَفِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ الَّذِي مَنْ طَلَبَ رِضَاةَ
 حَقِّهِ لَهٗ أَحْمَدٌ ضَارِبُ الْعُلَمِينَ ۝ وَاللَّهِ وَصَحْبِهِ وَ
 أَنْبِيَائِهِ وَحُزْبِهِ أَجْمَعِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

حمد اس کے وجہ کریم کو جس نے اہل حق کو فتح و نصرت عطا فرمائی اور
 اہل باطل کی جھوٹی عزت خاک میں ملائی جس نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 پر ہر چیز کا روشن بیان کرنے والی کتاب نازل فرمائی اور تمام ملک و ملکوت اور اپنی
 ساری سلطنت انھیں دکھائی اور انکی توہین کرنے والوں کیلئے نارنجیم بھڑکانی اور
 ان کے غلاموں کیلئے بزم جنت سجائی اور خدائے پاک جل جلالہ کے بیشمار صلاۃ
 و سلام اسکے حبیب پر چڑھوں نے اپنی صورت زریبا میں اپنے رب جل جلالہ کی ذات
 و صفات کی تجلی دکھائی اور بے شمار حمیتیں ان کے آل و اصحاب پر چڑھوں نے
 حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ادب و تعظیم کی بے مثل تعلیم دکھائی اور حضور کی توہین
 و تنقیص دین و ایمان کیلئے مہلک اور سہم قاتل بتائی۔

اصال بعد مسلمان بھائیو ایک وہ زمانہ تھا کہ ہر شخص اپنے بڑوں کی تعظیم و تکریم کو اپنی صلاح و فلاح سمجھتا تھا اور ان کی گستاخی و اہانت کو باعث ہلاکت جانتا تھا۔ اور ان کا ادب ہر حال میں مد نظر رکھتا تھا ان کے مرتبہ کا ہر وقت لحاظ کرتا تھا ان کے علوشان کو اپنا فخر اور ان کے اجلال و تعظیم کو اپنے لئے باعث نجات مانتا تھا لیکن اللہ اکبر آج کچھ ایسی ہستیاں بھی پیدا ہو گئی ہیں جو اپنا فخر اسی میں منحصر سمجھتی ہیں کہ بڑوں کو گالیاں دیا کریں بزرگوں کو سب و شتم کا نشانہ بنایا کریں ان کے عیب تلاش کیا کریں اور اگر تلاش پر بھی نہ ملیں تو اپنے جی سے گڑھ کر تھوپ دیا کریں۔ اور بڑے بھی کیسے جن کی آستانہ بومی کو عالم کے بڑے اپنی عزت سمجھیں اور بزرگ بھی ایسے جن کی غلامی کو دنیا کے تمام بزرگ اپنی رفعت شان کا حقیقی سبب جانیں اور پھر یہ نادانوں کا ذکر نہیں ان پڑھوں کا بیان نہیں معمولی پڑھے لکھوں کا حال نہیں داڑھی منڈانے والوں، جوار یوں، شرابیوں، غازیوں کا تذکرہ نہیں بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو عالم دین کہلاتے ہیں۔ اپنے آپ کو بہت بڑا متبع شریعت ظاہر کرتے ہیں حتیٰ کہ قال للہ وقال الرسول رتے ہیں۔ حنفیت کے مدعی بنتے ہیں۔ محبت خدا و رسول جل جلالہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زبردست دعویٰ رکھتے ہیں۔ سنت کی پیروی کا دم بھرتے ہیں بیچارے عوام ان کے ظاہری رنگ و روپ لمبے چوڑے دعویٰ بڑے بڑے جبہ و دستار کو دیکھ کر فریفتہ ہو جاتے ہیں۔ بے پڑھے مسلمان بھائی ان کی ظاہری انداز گفتگو و تسکیر مناجی منافقانہ خلق پر ان کے شکار بن جاتے ہیں اور وہ غریب ان گندم نما جو شکر کے دام ترور میں آ جاتے ہیں۔ لیکن جب ان کے عقائد کی چھان بین کی جاتی ہو تو یہ گندے عقائد ان کے ظاہر ہوتے ہیں۔ خدا کے پاک جھوٹے (دیکھو مرتضیٰ احمد دہلوی کی اسکاٹ المعتمدی ص ۱۲) جتنے عیب جتنے گناہ بندے

کر سکتے ہیں وہ سب کام خدا کر سکتا (دیکھو شیخ الہند محمود بن دیوبند کی جہد المقل ص ۳) شیطان کا علم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زائد ہے معاذ اللہ۔ دیکھو گنگوہی و انیسویں کی برائین قاطعہ ص ۵۱۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا میلاد شریف کنہیا کے جنم سے بدتر ہے۔ دیکھو برائین قاطعہ ص ۱۲۔ ۵ نماز میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال لانا بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے بدجہاد تر ہے۔ دیکھو اسماعیل دہلوی کی صراط مستقیم ص ۷۷۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب معاذ اللہ پاگلوں جانوروں کے علم غیب کی طرح ہے۔ دیکھو تھانوی کی حفظ الایمان اور اس کے سوا ان کے بہت گندے ناپاک عقیدے ہیں اور ان لوگوں نے اسلام کو جو صدمہ پہنچائے ہیں وہ ایک درد مند اسلام کو خون کے آنسو لانے کیلئے کم نہیں ہیں۔ انھوں نے مذہب و ملت کو جو نقصان پہنچائے وہ اسلام کے ایک فدائی کا قلب و جگر مجروح کرنے کیلئے ناکافی نہیں ہیں۔ آج مسلمانوں میں جو فرقہ بندیوں تفرقہ پر دازیاں موجود ہیں وہ سب انھیں لوگوں کے دم قدم کی برکت ہے۔ آج فرزند ان اسلام میں جو خانہ جنگیاں ہیں وہ سب انھیں حضرات کی تعلیم کا ثمر ہے آج جو مخالفین اسلام ہمیر دست درازیاں کر رہے ہیں وہ سب انھیں لوگوں کی حرکات کا نتیجہ ہے۔ مسلمان جب اپنے مذہب کے پابند رہے۔ آپس میں شیر و شکر رہے جب ان دشمنان اسلام نے نجدی مت دہالی پتھہ دیوبندی دھرم کا پرچار شروع کیا افسوس افسوس کہ بھائی بھائی سے جدا ہو گیا باپ بیٹے کو چھوڑ دیا بیٹے نے باپ سے ٹھٹھوڑ لیا شوہر نے بی بی سے قطع تعلق کر لیا بی بی شوہر کی صورت دیکھنے کی روادار نہ رہی۔ اپنے ایسے بگنے بن گئے کہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو گئے شب و روز جنگ و جدال لڑائی جھگڑے گالی گلوچ اور رات دن قصے قصیے عن طعن غرض ان بدنام کنندگان اسلام نے مسلمانوں کی وہ حالت کر دی کہ آج مخالفین ہماری حالت کو دیکھ کر ہنستے اور ہم پر ظلم و

اما بعد مسلمان بھائیو ایک وہ زمانہ تھا کہ ہر شخص اپنے بڑوں کی تعظیم و تکریم کو اپنی صلاح و فلاح سمجھتا تھا اور ان کی گستاخی و اہانت کو باعث ہلاکت جانتا تھا۔ اور ان کا ادب ہر حال میں مد نظر رکھتا تھا ان کے مرتبہ کا ہر وقت لحاظ کرتا تھا ان کے علو شان کو اپنا فخر اور ان کے اجلال و تعظیم کو اپنے لئے باعث نجات مانتا تھا لیکن اللہ اکبر آج کچھ ایسی ہستیاں بھی پیدا ہو گئی ہیں جو اپنا فخر اسی میں منحصر سمجھتی ہیں کہ بڑوں کو گالیاں دیا کریں بزرگوں کو سب و شتم کا نشانہ بنایا کریں ان کے عیب تلاش کیا کریں اور اگر تلاش پر بھی نہ ملیں تو اپنے جی سے گڑھ کر تھوپ دیا کریں۔ اور بڑے بھی کیسے جن کی آستانہ بومی کو عالم کے بڑے اپنی عزت سمجھیں اور بزرگ بھی ایسے جن کی غلامی کو دنیا کے تمام بزرگ اپنی رفعت شان کا حقیقی سبب جانیں اور پھر یہ نادانوں کا ذکر نہیں ان پڑھوں کا بیان نہیں معمولی پڑھے لکھوں کا حال نہیں داڑھی منڈانے والوں، جوار یوں، شرابیوں، نمازیوں کا تذکرہ نہیں بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو عالم دین کہلاتے ہیں۔ اپنے آپ کو بہت بڑا متبع شریعت ظاہر کرتے ہیں حتیٰ کہ قال اللہ وقال الرسول رتبے ہیں۔ خفیت کے مدعی بنتے ہیں۔ محبت خدا و رسول جل جلالہ، صلی اللہ علیہ وسلم کا زبردست دعویٰ رکھتے ہیں۔ سنت کی پیروی کا دم بھرتے ہیں بیچارے عوام ان کے ظاہری رنگ و روپ لمبے چوڑے دعوئے بڑے بڑے جبہ و دستار کو دیکھ کر فریفتہ ہو جاتے ہیں۔ بے پڑھے مسلمان بھائی ان کی ظاہری انداز گفتگو کو مسکرا کر مزاحی منافقانہ خلق پر انکے شکار بن جاتے ہیں اور وہ غریب ان گنم نما جو فرقہ کے دام ترور میں آجاتے ہیں، لیکن جب ان کے عقائد کی چھان بین کی جاتی جو تو یہ گندے عقائد ان کے ظاہر ہوتے ہیں۔ خدا کے پاک جھوٹے (دیکھو) مرتضیٰ حسن و بھگتی کی اسکاٹ (المعدی ص ۳۱) جتنے عیب جتنے گناہ بندے

کر سکتے ہیں وہ سب کام خدا کر سکتا (دیکھو شیخ الہند محمود بن دیوبندی کی جہد المقل ص ۳) شیطان کا علم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زائد ہے معاذ اللہ۔ دیکھو گنگوہی و انیسویں کی براہین قاطعہ ص ۵۰۔ حضور علیہ الصلاۃ والتسلیمات کا میلاد شریف کنہیا کے جسم سے بدتر ہے۔ دیکھو براہین قاطعہ ص ۱۲۰۔ ۵۰ نماز میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال لانا بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے بدتر ہے۔ دیکھو اسماعیل دہلوی کی صراط مستقیم ص ۷۰۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب معاذ اللہ پاگلوں جانوروں کے علم غیب کی طرح ہے۔ دیکھو تھانوی کی حفظ الایمان اور اس کے سوانہ کے بہت گندے ناپاک عقیدے ہیں اور ان لوگوں نے اسلام کو جو صدے پہنچائے ہیں وہ ایک درد مند اسلام کو خون کے آنسو لانے کیلئے کم نہیں ہیں۔ انھوں نے مذہب و ملت کو جو نقصان پہنچائے وہ اسلام کے ایک فدا کا قلب جگر مجروح کرنے کیلئے ناکافی نہیں ہیں۔ آج مسلمانوں میں جو فرقہ بندیاں تفرقہ پر دازیاں موجود ہیں وہ سب انھیں لوگوں کے دم قدم کی برکت ہے۔ آج فرزندان اسلام میں جو خانہ جنگیاں ہیں وہ سب انھیں حضرات کی تعلیم کا ثمر ہے آج جو خالفین اسلام ہمپر دست درازیاں کر رہے ہیں وہ سب انھیں لوگوں کی حرکات کا نتیجہ ہے۔ مسلمان جب اپنے مذہب کے پابند رہے۔ آپس میں شیر و شکر رہے جب ان دشمنان اسلام نے نجدی مت و دہابی یتیم دیوبندی دھرم کا پرچار شروع کیا افسوس افسوس کہ بھائی بھائی سے جدا ہو گیا باپ نے بیٹے کو چھوڑ دیا بیٹے نے باپ سے ٹھٹھوڑ لیا شور مرنے بی بی سے قطع تعلق کر لیا بی بی شور مرنے کی صورت دیکھنے کی روادار نہ رہی۔ اپنے ایسے بیکار بن گئے کہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو گئے شب و روز جنگ و جدال لڑائی جھگڑے گالی گلوچ اور رات دن قصے قصص طعن غرض ان بدنام کنندگان اسلام نے مسلمانوں کی وہ حالت کر دی کہ آج خالفین ہماری حالت کو دیکھ کر ہنسنے اور ہم پر ظلم

ستم جو روحنا ڈھانے کیلئے دلیر ہوتے جاتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہمارا
 قصہ سنبھل بھی مدتوں سے دہائیت و دیوبندیت کا جولان گاہ بنا ہوا تھا اور پیشہ بندیت
 کے اراکب و غالب شیر سنت سے میدان خالی پا کر بچوں غصنفرے نیست کے نعرے لگا
 لگا کر اڑتے تھے اور مسلمانوں کی مسلمانی اور غریب اہلسنت کی سنت کو اپنے حلقہ نزیر
 میں پھانتے تھے۔ آئے دن یہاں پر نئے نئے فسادات پھیلانا ہر فاضل دیوبند اپنا
 فرض منصبی سمجھتا تھا ہر پھیلانے والے پر فسادات پھیلانے میں چڑھا ہوا رہتا سیڑی
 میں قبضہ جما کر نمازیوں کو وہابی بنانے کی کوشش ہو رہی تھی مدرسہ الشرع اور مدرسہ
 سراج العلوم کو لکھنوی غریب سنیوں کے کس بچوں کے دین و ایمان کو بگاڑنے اور
 ان کی مسلمانی کو جڑ سے کھوکھلی کرنے کی تدبیریں جاری تھیں۔ مقامی علمائے اہلسنت
 مثل حامی سنت ماحی بدعت جناب مولانا مولوی محمد عواد الدین صاحب و محب سنت
 عدوئے بدعت جناب مولانا مولوی ابو ذر صاحب وغیرہ اکثر بار شریف فرما رہے
 تھے اور وہابیوں دیوبندیوں کو اپنی بد مذہبی پھیلانے کا کافی موقع ملا ہوا تھا۔
 اس اثناء میں ناصر السنن کا سر الفتن حضرت مولانا مولوی مفتی مناظر جمال ملتہ
 والدین محمد اجل شاہ صاحب قادری برکاتی دام محمد ہم العالی نے سنبھل کی ایسی ناگفتہ بہ
 حالت ملاحظہ فرما کر یہیں اپنے مستقل قیام کا ارادہ فرمایا اور اسلام و سنت کی اعانت
 و حفاظت ہر ممکن طریقے سے شروع فرمادی بلکہ خدا اور رسول جل جلالہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
 بھروسہ کر کے مسجد جہان خاں میں مدرسہ اسلامیہ جفیہ قائم فرمادیا اب کیا تھا تمام وہابیہ
 دیوبندیہ کے سپیٹوں میں چوہے دوڑنے لگے اور انھیں اپنا مستقبل تاریک نظر آنے
 لگا۔ بڑے بڑے پرانے توہمت نہ کر سکے البتہ مولوی منظور حسین صاحب جو مدرسہ دیوبند
 کے ابھی تازہ فاضل ہیں جو اپنے اوصاف عجیبہ کے سبب تمام دیوبندی علماء کے
 منظور نظر رہ چکے ہیں اور جنہیں نہایت شفقت و محبت سے تمام فضلاء دیوبند نے

باری باری سے اپنا اپنا نظاہری و باطنی فیض پہنچایا ہے۔ جواب نئی جون بدکر منظور
 حسین سے محمد منظور ہو گئے اور اپنے والد کو احمد حسین سے احمد کر دیا ہے غرض ان پر انوں
 نے حضرت مولانا جمال الملتہ کے آگے آنے کیلئے مولوی منظور حسین صاحب کی اچھوتی اٹھتی
 کسن مولویت کو ابھارا اور وہ بھولی ناداں تیار ہو گئے۔ مولوی منظور حسین صاحب نے اپنی
 ساری جماعت کے مشورے سے حضرت مولانا کی خدمت میں دربارہ تحریک مناظرہ بھیجی
 حضرت مولانا صاحب قبلہ نے فوراً قبول فرمائی اور لکھ بھیجا کہ دیوبندیوں کے کفر و اسلام
 پر ایک زبردست مناظرہ تم اپنی بمبئی حیثیت کیساتھ ایک بار مجھ سے کر لو میں کرنے کیلئے تیار
 ہوں بار بار کہاں تک مناظرہ کرتا رہو گنا۔ آج مسئلہ میلاد پر کروں پھر قیام پر کروں پھر
 علم غیب پر مناظرہ کروں۔ لہذا ایسے مسئلہ پر مناظرہ کرنا چاہتا ہوں جس کا بہترین
 نتیجہ برآمد ہو۔ اس جواب پر پھر سارے لوہے ٹھنڈے ہو گئے کسی کو آگے آنے کی
 ہمت نہ ہو سکی۔

پھر دیوبندی مولویوں نے دیوبندیت پھیلانے کیلئے ہر ممکن تدبیر اختیار کی
 جب کوئی صورت کارگر ہوتے نہ دیکھی اور مینظر نظر آنے لگا کہ جو غریب اہل سنت ان کے دھوکے
 میں پھنسے ہوئے تھے وہ بیزار ہونے لگے اور روٹیوں میں فرق آنے لگا تو ایسی صورت
 گڑھی جس سے مناظرہ کا نام ہو جائے لیکن مناظرہ نہ ہونے پائے۔ لہذا یہ چال چلی
 کہ بریلی شریف کے علمائے کرام سے مناظرہ کی مکاتبت شروع کر دی اور ان کے تمام
 اخراجات کا بار اپنے اوپر لیا اور عوام پر یہ ظاہر کر دیا کہ دیکھو ہم کس قدر طاقتور ہیں کہ مناظرہ
 پر بھی تیار ہیں اور فریقین کے اخراجات کا بوجھ بھی اپنے اوپر لے لیا اور دل میں سمجھ رکھا
 تھا کہ علمائے بریلی ہمیں کیا منہ لگائیں گے وہ تو ہمارے بڑوں کو دباے ہوئے ہیں لیکن اتنا فائدہ
 ضرور ہوگا کہ عوام کو بتائیں گے کہ اگر علمائے بریلی میں ہمت ہوتی یا مذہب اہل سنت میں حقانیت ہوتی
 تو ضرور مقابلہ کرتے اور مناظرہ کیلئے آجائے اور مسئلہ اپنا اٹھ کر لینگے مگر بیچاروں کی قسمت

یاد رہی سنہ ۱۲۸۱ھ میں حضرت شیربیشہؒ سنت ناصر الاسلام مناظر عظم مولانا مولوی حافظ قاری ابوالفتح
عبدالرضا محمد حشمت علی خاں صاحب داری ضوی لکھنوی دام مجید عالمی (علیہ الرحمۃ) کو حضرت مولانا صاحب نے بلوایا۔ اور حضرت شیربیشہؒ سنت کے کفر شکن مواظ کا سلسلہ شروع ہوا۔
لوگ جوق در جوق آپ کے مواظ میں شریک ہوتے رہے حضرت شیربیشہؒ سنت نے دیوبندی
عقیدوں کی پول کھول دی سینکڑوں بھائی جو دیوبندیوں کے جال میں پھنسے ہوئے تھے الحمد للہ
پختہ سستی ہو گئے دیوبندی پارٹی نے مشورہ کر کے ایک طالب علم سراج الحق کے نام سے
مناظرہ کی تحریر بھیجی کہ ہم مولانا حشمت علی خاں صاحب مناظرہ چاہتے ہیں اور آج ہی ہو جائے۔
دیر نہ ہو اور لکھا تھا کہ چوتراہن معاون الاسلام یا مسجد میاں صاحب دیپا سرائے یا جہاں
آپ چاہیں مناظرہ کر لیجئے۔ اس تحریر کا جواب فاضل نوجوان حضرت مولانا محمد حسین صاحب قادی
سکھ نے دے دیا کہ حضرت شیربیشہؒ سنت آپ لوگوں کے ساتھ مناظرہ کر نیکی لئے تیار
ہیں۔ آج ہی بمقام چوک دیپا سرائے آجائے چار بجے سے مناظرہ شروع ہو گا اور پھر
اسی دن چار بجے سے قبل حضرت مولانا محمد جمال صاحب قبلہ اور حضرت شیربیشہؒ سنت مظہر علی حضرت
اور برادران اہلسنت میدان مناظرہ میں پہنچ گئے مگر دیوبندی پارٹی گھروں میں بھی بیٹھی رہی علمائے
اہلسنت نے پانچ بجے تک انتظار فرمایا اور پھر اس فتح پر بطور شکر یہ قیام کر کے صلاۃ سلام پڑھ
کر فتح و نصرت کا پھر راء اڑاتے واپس تشریف لائے ایک بار وہاں سے جھوٹا اعلان مناظرہ
کرا دیا کہ آج شب کو آٹھ بجے ہلالی سرائے میں مناظرہ ہو گا حالانکہ اسی روز اسی وقت
حافظ شوکت حسین صاحب کے مکان پر حضرت شیربیشہؒ سنت کا بیان مقرر تھا۔ سمجھ لیا تھا کہ
حضرت موصوف و عطا چوڑا کر نہ جائیں گے اور وہابی اپنی فتح منالینگے حضرت شیربیشہؒ
سنت نے فوراً لکھ لکھا کہ اگر آپ کو اپنے اور اپنے اکابر کے اسلام کا ثبوت دینا منظور ہے
تو ہم وعظ چوڑا کرانے کیلئے تیار ہیں۔ اس پر سب لوہے ٹھنڈے ہو گئے پھر اپنے بوٹے
کا نہ پا کر مولوی اسعد اللہ رامپوری کو سہارنپور سے بلوایا لیکن وہ بھی حضرت موصوف

کے سامنے آکر اپنے اور اپنے پیروؤں کے سلمان ہونے کا ثبوت دینے کیلئے تیار نہ ہو سکے
پھر مولوی منظور حسین کو تارکخیر احمد سے بلوایا گیا لیکن وہ بھی اپنے اور اپنے پیروؤں کے سلمان ہونے
کا ثبوت دینے کیلئے آمادہ نہ ہو سکے۔ الغرض سنہ ۱۲۸۱ھ کے ہر چہ بچہ پر واضح ہو گیا کہ اگر دیوبندیوں
میں کچھ بھی ہمت ہوتی تو فوراً اپنے آپ کو سلمان ثابت کر نیکی لئے تیار ہو جاتے لیکن کچھ تو ہے
جس کی پردہ داری ہے اس کے بعد حضرت شیربیشہؒ سنت سنہ ۱۲۸۱ھ سے بفتح نصرت تشریف لے گئے
دیوبندیوں نے اپنی بنی گجراتی دیکھ کر پھر بریلی تشریف سے سلسلہ جنابانی شروع کی اور دکھا کہ ہم آپ کے
اخراجات کے قائل ہو گئے آپ مناظرہ کیلئے تشریف لائے علمائے کرام نے لکھ لکھا کہ ہم مناظرہ کیلئے
آ رہے ہیں چار آدمیوں کا زاد راہ فوراً روانہ کرو۔ دیوبندیوں کا جوش و خروش باقی کٹھی
کا ابل تھا۔ اس خط کو دیکھتے ہی ختم ہو گیا لیکن کچھ نے لکھ لکھا کہ پاس تھا، کچھ اپنے بھرم رکھنے کا
خیال تھا۔ اور عوام میں پھیل کود کا کوئی موقع نہ تھا اس لئے حضرت مولانا مولوی محمد
رحیم الہی صاحب قبلہ مظہر عالمی کی خدمت میں لکھا کہ ۱۵ جمادی الاولیٰ تک کرایہ پہنچ
جائیگا۔ اور ۲۲، ۲۳، ۲۴ جمادی الاولیٰ مناظرہ کی تاریخیں مقرر فیض اور کرایہ خاص ۲۲ جمادی
اولیٰ کو ۱۲ بجے پہنچا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ علمائے کرام مقرر تاریخوں پر نہ پہنچ سکیں
اور ہم اپنی فتح منالیں ہی منصوبے سوچ کر ۲۲، ۲۳، ۲۴ جمادی الاولیٰ کو چوتراہن معاون
الاسلام پر جلسہ مقرر کیا مبلغ وہاں بیہلکی شیخ جی ایڈیٹر النجم مولوی عبدالشکور کا کوردی اور مولوی
فخر الدین مراد آبادی و مولوی قدرت اللہ اور چند علمائے دیوبند سنہ ۱۲۸۱ھ پہنچے اور طلبہ مناظرہ میں کہنا
شروع کیا کہ دیکھو ہم مناظرہ پر آمادہ ہیں لیکن علمائے بریلی نہیں آئے ان کا قرار ہوا حضرت شیر
بیشہؒ سنت مولانا مولوی حشمت علی صاحب بھی ۲۲ جمادی الاولیٰ کو سنہ ۱۲۸۱ھ تشریف لائے اور ایڈیٹر
النجم کو چیلنج مناظرہ دیا ایڈیٹر صاحب نے انکار کر دیا اور اسی روز فریفر فرار کی صرف کبیر گاندے
لکھنؤ روانہ ہو گئے اور حد بھر کی بے ایمانی یہ کہ مناظرہ کی تاریخوں سے پیشتر ہی ایک اشتہار رخصت
کا مناظرہ سے فرار چھپو کر رکھ لیا اور پہلی ہی تاریخ اسے شائع کرا دیا مسلمانوں ایسی ہٹ بھری ہے

ایمانی بھی کبھی ہوگی کہ فریقین کی رضامندی سے مناظرہ کی تاریخیں مقرر ہوں خصم تاریخ پر پہنچ جائے اپنے مقابل کو چیلنج دے مقابل وقت سے پہلے ہی بھاگ جائے اور اپنے خصم کا فرار شائع کرادے مگر ہے یہ کہ جس قوم نے خدا کو جھوٹا سمجھا تو وہ خود کیونکر سچ بھر کر جھوٹ نہ بولے۔ بریلی شریف کے علمائے کرام حضرت مولانا مولوی محمد رحمہ اللہ صاحب دام محمد رحمہ اللہ صاحب و حضرت مولانا مولوی محمد عبدالعزیز خالص صاحب دام فضلہم و جناب مولانا مولوی محمد احسان علیہ صاحب روز پنجشنبہ ۲۴ جمادی الاولیٰ کو سنبھل تشریف لے آئے اور اسی وقت میدان مناظرہ میں پہنچے حضرت مولانا رحمہ اللہ صاحب قلم مظہم العالی نے فرمایا کہ چونکہ کراہیدہ میں پہنچنا اس لئے آئے ہیں تاخیر ہوئی اب میں اپنی طرف سے اپنے تلبیس سعید مولوی شمس علی خالص صاحب کو مناظرہ مقرر کرتا ہوں مولوی صاحب سید اسی مسئلہ اور انھیں شرائط مجھ سے طے ہوئے ہیں آپ مناظرہ کریں گے دیوبندی مولویوں میں سے مولوی کریم بخش و مولوی عبدالمجید و مولوی سعید احمد اسلمی و مولوی کمال مولوی فخر الدین مدرس اول مدرس شاہی مراد آباد و مولوی قدرت اللہ اور مراد آباد و امروہہ و سنبھل کے تمام دیوبندی مولوی میدان مناظرہ میں مولوی منظور حسین کو مشورے دینے اور انھیں مدد پہنچانے کیلئے جمع تھے۔ اہل سنت کی طرف سے حضرت مولانا مولوی محمد عمر صاحب نعیمی مدیر السواد الائم مراد آباد و حضرت مولانا مولوی محمد اجمل شاہ صاحب سنبھلی و جناب مولانا مظہر حسین صاحب سنبھلی و جناب حاجی محمد اشرف شاذلی مراد آبادی و جناب مولانا مولوی ولایت حسین صاحب سنبھلی و جناب حاجی محمد یعقوب صاحب رئیس عظم سنبھلی و جناب قاضی محبوب احمد صاحب عباسی ناظم مدرسہ محمدیہ خفیہ مسجد گدڑی امروہہ وغیرہ حضرات تشریف فرما تھے۔

بہت سی گفتگو کے بعد مناظرہ اس طرح شروع ہوا۔ آگے ہم مولوی منظور حسین کو دیوبندی اور حضرت شیر بشیہ سنت کو شیر سنت کہیں گے۔ (دیوبندی) میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب میں اس سے آپ کی کیا مراد ہے باعطاء الہی یا بغیر عطاء الہی بعض کا یا کل کا علم غیب مانتے ہیں۔ شیر سنت نے یہ اپنے

دعوے کو پیش کرتا ہوں، سنئے ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے فضل و کرم سے اپنی رحمت و محبت سے اس قدر علم غیب عطا فرمایا کہ تمام ممالکان و ممالکوں کو شامل ہو گیا۔ دیوبندی۔ انفس میں نے جوابات پوچھی اپنے ایسا جواب دیا جسے عربی دال سمجھ گئے لیکن جو عربی نہیں جانتے وہ کچھ نہیں سمجھے کہ ممالکان و ممالکوں کیا چیز ہے یہ بھی بتائیے کہ ممالکان و ممالکوں ازل سے ابد تک تمام مخلوقات کو شامل ہے یا نہیں۔

شیر سنت۔ میں نے صاف الفاظ عرض کئے تھے۔ آپ اور تفصیل چاہتے ہیں میں اور کیے دیتا ہوں سنئے حضرت عزت عظمیٰ نے اپنے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام اولین و آخرین کا علم عطا فرمایا شرق تا غرب عرش تا فرش سب انھیں دکھایا ملکوت السموات و الارض کا شاہد بنایا روز اول سے روز آخر تک کا سب ممالکان و ممالکوں انھیں بتایا اشیائے مذکورہ سے کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم عظیم ان سب کو محیط ہوا نہ صرف اجمالاً بلکہ ہر صغیر و کبیر ہر طب و دباس خشک و تر جو تیار کرتا ہے۔ زمین کی اندھیروں میں جو دان پڑا ہے۔ سب کو جدا جدا تفصیلاً جان لیا واللہ الحمد اکثر اشیاء بلکہ یہ جو کچھ بیان ہوا ہرگز ہرگز محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پورا علم نہیں بلکہ حضور کے علم سے ایک چھوٹا حصہ ہے ہنوز احاطہ علم محمدی میں وہ ہزار در ہزار حصہ دے کہنا سمندر لہرار ہے میں جن کی حقیقت وہ جانیں یا ان کا عطا کرنے والا ان کا مالک مولى جل و علا۔ دیوبندی۔ میں پھر تفصیل چاہتا ہوں مولانا اور زائد تفصیل کریں روز اول سے روز آخر تک اس کا کیا مطلب ہے۔

شیر سنت۔ میرا کلام تو بہت صاف اور سیدھا تھا کچھ پیچیدہ نہ تھا۔ مگر انفس کو آپ کی سمجھ میں داخل نہ ہوا سنئے روز اول سے مراد ابتدائے آفرینش عالم اور روز آخر سے روز قیامت مراد ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس قدر علم غیب عطا

کوئی حق آپ کو نہیں۔

شیخِ سنت۔ اچھا جناب میں آپ کی خواہش کو پورا کرنے کیلئے اتنا اور زائد کئے دیتا ہوں یعنی ہمارے دعوے سے خارج ہیں اب عبارت یوں ہو گئی معلومات مابعد القیامت ہمارے دعوے میں سکوت عنہا ہیں یعنی ہمارے دعوے سے خارج ہیں۔

دیوبندی:- مولنا تو قیامت تک کا علم حضور کیلئے مانتے ہیں اور مولنا کے اکابر کیا فرماتے ہیں۔ دیکھیے مولنا کے اُستاد مولنا فہیم الدین صاحب الکلمات العلیا ص پر فرماتے ہیں حضرت حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم نور مجتہم سیدنا و مولنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع اشیاء جملہ کائنات یعنی تمام ممکنات حاضره و غائبه کا علم عطا فرمایا بے خلق یعنی ابتداء سے آخرت تک و دخول جنت و خروج جنت و ناز و تنگ کا علم مانتے ہیں تو مولنا کے دعوے کو مولنا کے اُستاد کے دعوے سے اتفاق نہیں ہے شاہ عبدالعزیز صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ قیامت اور دخول جنت و ناز میں پچاس ہزار برس کا فاصلہ ہوگا۔ یہ بھی فرمائیے کہ حضور کو یہ علم کب اور کس وقت اللہ نے عطا فرمایا۔

شیخِ سنت۔ جناب میں تو سمجھا تھا کہ آپ دیوبند کے تازہ فاضل ہیں جو کچھ آپ نے پڑھا لکھا ہے یاد ہو گا لیکن افسوس میرے سن ظن میں کمی ہو گئی آپ نے خود ہی شرائط میں ایک شرط یہ لکھی ہے کہ نصوص قطعیہ کے سوا کوئی دلیل پیش نہ جائے مگر آپ خود ہی شاہ صاحب کا قول پیش فرماتے ہیں کیا شاہ صاحب کا قول کوئی نص قطعی یا آیت یا حدیث ہے۔ آپ کو یہ بھی نہیں معلوم کہ قیامت کب سے شروع ہوگی اور کب ختم ہوگی میں آپ کو بتانا ہوں قیامت کی ابتدا لغو اولیٰ سے ہوگی اور دخول جنت و ناز ختم ہوگی تو جب جنت میں اور دوزخ میں چلے جائیں اس وقت تک تمام علوم میرے دعوے میں داخل ہیں اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ علم عطا فرمایا جتنا قرآن پاک نازل ہوتا

فرمایا کہ ابتداء سے قیامت تک جو کچھ ہو چکا ہو چکا ہو رہا ہے جو کچھ ہو گا سب کا محیط تمام تفصیلی علم حضور کے علم کا ایک جز ہو گیا۔ کیسے اب بھی آپ کی سمجھ میں آگیا یا ابھی کچھ باقی ہے۔ دیوبندی۔ اتنا اور فرمایا جائے کہ قیامت کے بعد کے معلومات کا علم بھی حضور کو ہے یا نہیں کیونکہ اہل سنت کے نزدیک مستقبل میں کائنات غیر متناہی ہیں۔

شیخِ سنت۔ میں نے جو دعویٰ کیا ہے اس کا مطلب بالکل صاف اور سیدھا ہے لیکن افسوس آپ کی سمجھ میں نہیں آتا پھر سنئے ہمارا دعویٰ ہے کہ ابتداء سے آخرت تک عالم سے روز قیامت تک ہر چیز بر بات کا تفصیلی علم تام اللہ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا مگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم اسی میں منحصر نہیں بلکہ حضور کے علم کے ذخائر نہرِ موتیوں میں مارے ہیں کہ تمام ماکان و مایکون کا علم بھی اُن کا ایک قطرہ ہے مگر قیامت کے بعد کے معلومات ہمارے دعوے سے خارج ہیں ہم جس دعوے کے اثبات کے درپے ہیں وہ علم تمام ماکان و مایکون ہے۔

دیوبندی۔ مولنا اپنا یہ دعویٰ تحریر کر دیجیے۔

دعویٰ: جو تحریر کر کے دیوبندی مناظر کو دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتداء سے آخرت تک جو کچھ ہو چکا ہو چکا ہو رہا ہے جو ہو گا سب کا تفصیلی علم محیط عطا فرمایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم اقدس اس سے بھی بدرجہا زائد ہے فقط فقیر عبد الرضا محمد حشمت علی قادری رضوی غفرلہ

دیوبندی:- اتنا اور بڑھائیے کہ قیامت کے بعد کے معلومات آپ حضور کیلئے مانتے ہیں یا نہیں۔ اُن کی اس خواہش پر حضرت شیعہ سنت نے اتنا اور بڑھا دیا کہ مکرر یہ کہ معلومات بعد القیامت ہمارے دعوے میں سکوت عنہا ہیں۔

دیوبندی: صاف بیان فرمائیے کہ معلومات آپ کے دعوے میں داخل ہیں یا خارج پھر درخواست کرتا ہوں کہ قیامت کے بعد کے معلومات کو داخل کیجیے یا خارج کیجیے سکوت کا

رہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ علوم حاصل ہوتے رہے یہاں تک کہ جب سارا قرآن پاک مکمل نازل ہو چکا تو علم ماحکات و مایکون بھی کامل طور پر حاصل ہو گیا۔

دیوبندی۔ افسوس مجھے مولنا کے حافظہ کی شکایت پیدا ہو گئی شرائط میں یہ ہے کہ نفس مسئلہ پر استدلال نفوس قطعہ سے ہوگا۔ میں نے نفس مسئلہ پر کوئی استدلال نہیں کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ مجھے نفس مسئلہ پر استدلال کی نوبت نہیں آئے گی مدعی تو مولنا ہی اپنے دعوے پر دلیل لانا تو آپ کا کام ہے میں اس وقت دعوے کی تنقیح کر رہا ہوں۔

شاہ عبدالعزیز صاحب کا قول ہے دردی سے ٹھکرا دیا گیا قیامت کا مطلب نفع اولیٰ سے دخول جنت و نارا تک سمجھ لیا گیا۔ خیر اب یہ فرمائیے کہ قرآن کریم حضور کی وفات سے کس قدر قبل مکمل ہوا۔

شیر سنت۔ جناب میرے حافظہ کی شکایت غلط ہے نفس مسئلہ میں اس کے صحیح ماہر و ماہر علیہا سب داخل ہیں آپ نے اسی مسئلہ کے متعلق شاہ صاحب کا قول پیش کیا ہم بے ادب نہیں ہم نے شاہ صاحب کے قول کو نہیں ٹھکرایا بلکہ آپ کی قرارداد سے آپ کے استدلال کو ٹھکرایا ہے آپ پوچھتے ہیں قرآن عظیم کا نزول کب مکمل ہوا میں کہتا ہوں اس پر بحث کچھ مفید نہیں اس مسئلہ میں ہمارا آپ کا اختلاف نہیں جو وقت آپ فرما دیں گے ہم اسی کو تسلیم کر لیں گے مسئلہ علم غیب میں آپ کا اختلاف ہے اس پر بحث فرمائیے بے نتیجہ بحث کا کیا حاصل ہوگا۔

دیوبندی۔ جب مسئلہ پر بحث ہوگی اتنی نفوس کے دریا بہیں گے لیکن مولنا پہلے یہ بتادیں کہ نزول قرآن کب مکمل ہوا میں کہتا ہوں مولنا کو معلوم ہوتا تو ضرور بتا دیتے اگر معلوم ہے تو بتا دیجئے اور اگر نہیں معلوم تو فرما دیجئے میں نقل صحیح سے تمام نزول قرآن کی صحیح تاریخ بتا دوں گا یہ خوب فرمایا کہ جو تاریخ آپ بتا دیں وہی ہم مان لینگے دعویٰ تو آپ کریں اور تاریخ میں بتاؤں۔

شیر سنت۔ میں نے فضول بحث کو ختم کرنے کیلئے کہہ دیا تھا کہ جو تاریخ آپ بتائیں ہم اسی کو تسلیم

کر لینگے مگر آپ کو اسی پر اصرار ہے میں عرض کرتا ہوں کہ اس مسئلہ پر ہماری آپ کی بحث نہیں اس مسئلہ گفتگو کیجئے جس میں اختلاف ہے اتفاقی مسئلہ کو بحث میں لانے کا کیا موقع ہے اگر کچھ جرات ہے تو اصل مسئلہ کے متعلق جلد بحث شروع فرمائیے۔

دیوبندی۔ دو مرتبہ درخواست پیش کر چکا ہوں مگر اسے رد کر دیا گیا تیسری مرتبہ بھی پیش کرتا ہوں اس مرتبہ صاف بتائیے کہ پورا قرآن شریف کب نازل ہو چکا اگر اب بھی آپ نے نہ بتایا تو میں یہ کہنے پر مجبور ہوں گا کہ مولنا کو معلوم نہیں لیکن یہ عرض کئے دیتا ہوں کہ اگر آپ کو معلوم نہیں تو اپنے استاد سے پوچھ لیجئے اپنی طرف کے علماء سے دریافت کیجئے پھر جواب دیجئے تعین کر کے فرمائیے کہ فلاں دن نزول قرآن ختم ہوا نفس مسئلہ پر جب بحث کا وقت آئے گا اس وقت نفوس کے دریا بہاؤں گا شیر سنت۔ مولوی صاحب کو میں اپنا دعویٰ سنا دیا آپ کی کچھ کے اندر نہیں آیا میں نے بار بار سمجھا دیا آپ مجھے یہ دعوے پر دلیل طلب فرمائیے پھر اس پر منہ یا نقص یا مواضع لائیے آپ ان باتوں سے فرار فرماتے ہیں نزول قرآن کی تمام تاریخ پوچھتے ہیں کہ چکا کہ اس میں ہمارا آپ کا کوئی اختلاف نہیں جو تاریخ آپ بتا دیں میں تسلیم ہوگی دیوبندی۔ آپ کو تاریخ معلوم ہے یا نہیں۔

شیر سنت۔ خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل و کرم سے مجھے معلوم ہے سنئے میں بیان کئے دیتا ہوں تاریخ تمام نزول قرآن میں بہت اختلاف ہے یہاں تک کہ اس میں اٹھ قول ہیں حضور کے وصال شریف سے اکیاسی روز بیشتر یا ستاسی روز یا اکیانوے روز یا اناوے روز یا نو دن قبل یا اکیس دن قبل یا سات دن پہلے یا تین ساعت بیشتر نزول قرآن ختم ہوا۔ اکیاسی روز والے قول پر حدیث پڑھتا ہوں ابن جریر نے ابن جریر سے تخریج کی کہ مکث النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد ما انزلت هذا الآية احدى وثمانين ليلة قوله تعالى اليوم اكملت لكم دينكم يعني آیت کریمہ اليوم اكملت لكم دينكم کے نزول کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اکیاسی رات دنیا میں تشریف فرما ہے۔ کہیے آپ کی فہم تنگ میں اب بھی داخل ہوا یا نہیں فرمائیے اس بحث سے آپ کو کیا فائدہ ہوا اب تو جو آپ کی ہٹ تھی اُسے میں نے پورا کر دیا اب مسئلہ علم غیب پر گفتگو شروع فرمائیے۔

دیوبندی - مولانا نے اپنا فرض بھی ایک ملک پورا کیا خیر میں اسے قبول کرتا ہوں اور اصل بحث گفتگو کرتا ہوں فرمائیے نزول قرآن کے مکمل ہوجانے کے بعد بھی کوئی شیخ حضور پر پوشیدہ رہی یا نہیں۔
فتویٰ سنت - میں نے مولوی صاحب کے سوال کا مفصل جواب دیا اور جو کام مجھ سے کرنا چاہا میں نے اسے انتہائی حد تک پورا کر دیا۔ لیکن مولوی صاحب کو خبری نہیں فرماتے ہیں ایک ملک پورا کیا یعنی پوری حد تک نہیں کیا سبحان اللہ میں نے تمام اقوال الفیصلہ لایا دیے مفصل جواب دیا کہ بالکل سب کو صاحب کی سیر نہیں ہوتی۔ ہاں میں لیجئے قرآن عظیم کے مکمل نازل ہوجانے کے بعد مہاجرات ماکان و مایکون میں سے کسی ذرہ کا علم حضور پر ہی نہ رہا۔ ہاں علوم ذات و صفات کا احاطہ نہیں ہو سکتا ان علوم و معارف میں الٰہی ابدال آباد حضور اقدس علیہ السلام کو پرہیز میں ترقی ہوتی ہے گی کوئی ان کا احاطہ نہ ہوگا۔

دیوبندی: الحمد للہ میرا اور مولانا کا ایک حد تک اتفاق ہو گیا۔ نزول قرآن کے مکمل ہونے سے قبل ہم بھی مانتے ہیں کہ حضور کو تمام کائنات کا علم نہ تھا اور مولانا بھی مانتے ہیں کہ نزول قرآن کے مکمل ہونے سے قبل تمام ماکان و مایکون کا علم نہ تھا۔ ہاں بعد تمامی نزول قرآن ہمارا اور مولانا کا اختلاف ہو جاتا ہے مولانا فرماتے ہیں کہ بعد تمامی نزول قرآن حضور کو تمام ماکان و مایکون کا علم ہو گیا ہم یہ کہتے ہیں کہ حضور کو تمام ماکان و مایکون کا علم نہ تھا۔ ہاں یہ ہم مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو مغیبات کی اتنی باتیں سکھائیں کہ انہیں کسی نبی ولی فرشتے کو نہیں بتائیں۔ تمام انبیاء تمام اولیاء تمام ملائکہ کے علوم ملکہ حضور کے علم کے برابر نہیں ہو سکتے حضور تمام مخلوق سے اوسع العلم ہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ ہمارے پاس کوئی ایسی ترازو نہیں جس سے ہم تول کرتا ہوں کہ حضور کے علوم غیبی اس قدر تھے۔ مولانا فرماتے ہیں بعد تمامی نزول قرآن حضور کو تمام ماکان و مایکون کا علم حاصل ہو گیا مولانا اپنے دعوے پر دلیل پیش کریں۔

فتویٰ سنت - مولوی صاحب! ذرا اپنی اس تقریر کو کچھ کر مجھے دے دیجئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء اولیاء ملائکہ سے زیادہ علوم غیبی بخشے۔ اس پر مولوی منظور حسین صاحب

نے تقریر کی کھردری۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم - محمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلعم کو اس قدر علوم غیبیہ عطا فرمائے کہ نہ کسی نبی کو ملے نہ کسی ولی کو نہ کسی فرشتے کو حضور اعظم الخلق ہیں فقط محمد منظور نعمانی غفرلہ۔

فتویٰ سنت - آپ نے اس تحریر میں اپنا عقیدہ تو یکھ دیا اور آپ ایک اس مضمون کی تحریر بھی فرمائی ہے جسے میں نے بالفاظ نقل کیا ہے۔ باسمہ سبحانہ یہ ہے اور علمائے دیوبند کے اصول موافق ہیں فقط محمد منظور نعمانی غفرلہ۔ دوسری تحریر یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم محمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم میرا اور علمائے دیوبند کا عقیدہ بالکل ایک ہے فقط محمد منظور نعمانی غفرلہ اور آپ پہلے میرے دعوے پر حضرت استاذ

العلماء امام المناظرین مولانا مولوی نعیم الدین صاحب مدظلہ العالی کی الکلمۃ العلیا سے معاذ اللہ کہے ہیں لہذا میں پھر اسی طریقہ سے آپ کی دریافت کرتا ہوں کہ جب آپ اپنا عقیدہ یہ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو اس قدر علوم غیبیہ عطا فرمائے کہ نہ کسی نبی کو ملے نہ کسی ولی کو نہ کسی فرشتے کو اور علمائے دیوبند کے پیشوا جن کا عقیدہ اور اصول آپ کی تحریر کی بنا پر آپ کے موافق اور بالکل ایک ہے مولوی رشید گنگوہی اپنے رسالے مسئلہ علم غیب کے مقدمہ پر اپنی جماعت کا عقیدہ لکھتے ہیں ہر چہ ائمہ مداح ہیں

جملہ علماء متفق ہیں کہ انبیاء علیہم السلام غیب پر مطلع نہیں اب فرمائیے کہ دیوبندی دھرم کا وہ عقیدہ ہے جو آپ نے لکھا یا وہ جو آپ کے پیشوا گنگوہی صاحب نے اور نیز آپ علمائے دیوبند کے عقائد کو اپنا عقیدہ فرما چکے تو یہ دونوں آپ کے عقیدے ہوئے یا نہیں اگر ہوئے تو ان میں کونسا عقیدہ صحیح ہے اور کونسا غلط ہے اور ان میں تو آپ اپنی تحریر کی بنا پر کیا ٹھہرتے ہیں۔ اور لیجئے آپ کے دوسرے پیشوا مولوی خلیل احمد صاحب انیسویں لکھنؤ کے برائین قاطعہ صفحہ ۱۵ میں دیوبندی دھرم کا مسئلہ علم غیب میں عقیدہ لکھتے ہیں شیطان اور ملک الموت کمال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسد سے

ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نفس سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نفس قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے مولوی صاحب دیکھئے اس میں تمام روئے زمین کا علم شیطان اور ملک الموت کو ثابت کیا اور حضور علیہ

الصلوة والسلام کیلئے جو اتنا علم مانے اس کو مشرک کہا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اُن دونوں کا علم زیادہ مانا تو اب بتائیے کہ آپ کا عقیدہ کہ حضور کا علم تمام مخلوقات سے زیادہ ہے۔
(یعنی علم الخلق) صحیح ہے یا آپ کے پیشوا ابھیوی صاحب کا، اور چونکہ ان کا عقیدہ آپ کا عقیدہ ہے لہذا آپ کے نزدیک بھی شیطان اور ملک الموت کا علم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم سے زیادہ ہے لہذا مولوی صاحب آپ کا اور آپ کے بڑوں کا تو یہ عقیدہ ہے اب آپ مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لئے کہتے ہیں کہ حضور کے برابر کسی دلی کسی نبی کی فرشتے کو بھی علم غیب نہیں تھا مولوی صاحب یہ کیا بات ہے کہ آپ کچھ کہتے ہیں آپ کے پیشوا کچھ اور پھر اصول و عقائد سب کے ایک آپ تو اربوں اور عیسائیوں کو بھی ان کی شہرہ جرحوں میں شریا کہ ایک مسئلہ علم غیب اور اس میں ہر اک دوسرے کے خلاف کہتا ہے۔ بالجملة آپ ان سوالوں کے ٹھیک جواب غایت کریں اور دیوبندی دھرم میں مسئلہ علم غیب کا جو متفقہ ایک عقیدہ ہو وہ بیان کریں تاکہ جلد ہم علم غیب پر دلائل قائم کریں اور مسئلہ افتاء کی طرح ہر خاص و عام پر روشن ہو جائے۔

دیوبندی مہربانم خاص مسئلہ علم غیب پر مناظرہ ہونا شرائط میں طے ہو چکا تھا تین روز اسی ایک مسئلہ پر بحث ہوگی مناظرہ کی شرائط سے باہر قدم نہ نکالئے بحث کے خلاف بحث متنا نہیں آپ دلائل پیش کیجئے اپنے دعوے کو مستحکم فرمائیے۔

شیر سہنتے۔ مولوی صاحب آپ نے ہمارے حضرت استاذ العلماء مولانا مولوی حافظ نعیم الدین صاحب مدظلہ العالی کا قول میرد عوی پر پیش کیا تھا تو میں نے اس کو خلاف بحث کہہ کر نہیں ٹالا تھا اب اس کے کیا معنی ہیں کہ میں آپ کے دعوے پر آپ کے بڑوں کے وہی قول پیش کروں جو خاص مسئلہ علم غیب سے تعلق رکھتے ہیں۔ تو وہ بحث کے خلاف ہو جائیں تو مولوی صاحب آپ کا مطلب یہ ہے کہ میں کوئی آپ پر اعتراض نہ کروں کیونکہ میں جو اعتراض کروں گا اگرچہ وہ مسئلہ علم غیب کی ہی جان ہو لیکن چونکہ جناب اس کا جواب ممکن نہیں لہذا وقت پورا کر نیکی لئے آپ کہتے رہیں گے کہ یہ بات بحث سے خارج ہے مجھ پر اس کا جواب دینا ضروری نہیں مولوی صاحب

مجھے یہ دکھانا منظور ہے کہ آپ جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے اس قدر علوم غیبیہ کا اقرار کرتے ہیں کہ کسی نبی دلی فرشتے کو بھی اس قدر علم نہیں مگر آپ کے تیسرے پیشوا مولوی اشرف علی صاحب تھانوی آپ کی ساری جماعت کا مسئلہ علم غیب میں یہ عقیدہ حفظ الایمان کے صفحہ ۶ میں تحریر کرتے ہیں۔ پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہے تو دریافت

طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی مجنوں (یعنی ہر بچہ اور پاگل) بلکہ جمع حیوانات و بہائم (یعنی تمام جانوروں چار پاؤں) کیلئے بھی حاصل ہے۔ اب بتائیے کہ آپ کا عقیدہ آپ کی ساری جماعت کا عقیدہ ہے یا تھا مولوی صاحب کا، اور پھر یہ تھا مولوی صاحب کا عقیدہ بنا برآپ کی تحریک کے آپ کا عقیدہ بھی ہے لہذا اسلام یہ ہوا کہ آپ کا اصل عقیدہ تو وہی ہے، جو تھانوی صاحب نے لکھا۔ (یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے برابر نبیوں پاگلوں جانوروں چار پاؤں کو علم غیب حاصل ہے۔ لیکن خلق خدا کو دھوکا دینے کیلئے آپ نے کہہ دیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے برابر کسی کو اس قدر علوم غیبیہ عطا نہیں ہوئے مولوی صاحب اب پہلے اس کو طے کیجئے کہ آپ کا اور آپ کی جماعت کا مسئلہ علم غیب میں کیا عقیدہ ہے اور زیادہ حیرت کی بات یہ ہے کہ عقیدہ بقول آپ کے سب ایک لیکن اگر ان کو جمع کیا جائے تو صوب ایک دوسرے کے خلاف یہ کیا مٹا ہے پہلے آپ اس کا جواب دیجئے اور اس کے بعد ہم سے دلیل لیجئے۔

دیوبندی۔ حاضرین ہمارے فاضل مخاطب کی دلیری ملاحظہ ہو کہ معاملہ میں تھا سوال کا حق مجھ کو حاصل اور یہ امر بھی طے ہو چکا تھا کہ گفتگو محض مسئلہ علم غیب پر ہوگی لیکن ہمارے مخاطب نے سارا وقت تھاج از بحث باتوں میں صرف کرنا شروع کر دیا اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ مسئلہ علم غیب پر ہم سے بحث کرنا وہ ہے کہ جس میں اگر آپ کی ساری جماعت ملکر قیامت تک اور لگائے تو مسکڑی کے جائے برابر بھی کوئی دلیل اس پر پیش نہیں کر سکتی۔

شیر سہنتے۔ سنی بھائو! تم نے دیکھا کہ مولوی صاحب کتنی حیاداری سے کام لے رہے ہیں

مولوی اشرف علی خاص ہسی مسئلہ علم غیب میں کہتے ہیں کہ ایسا علم غیب (یعنی جیسا حضور علیہ السلام کو بعض ہے) تو زید و عمر بلکہ برہمیں جنہوں بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے اب ذرا سی دیہ الصاف کو دل میں جگہ دیتے ہوئے کہنا کہ کیا یہ مسئلہ علم غیب کی بحث ... نہیں ہے کیا تھا مولوی صفی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو نہیں کہہ رہے ہیں اور اسی طرح مولوی رشید احمد انبی عبادت (برچہ پاران محمد مذہب و جملہ علماء منتفق ہیں کہ انبیاء علیہم السلام غیب پر مطلع نہیں) میں کیا مسئلہ علم غیب کو بیان نہیں کر رہے ہیں اور اسی طرح مولوی خلیل احمد کی براہین قاطعہ والی عبارت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کی بحث نہیں ہے تو میری ان عبارتوں کے پیش کرنے پر یہ کہہ دینا کہ یہ خارج از بحث باتیں ہیں کیا صریح دھاندلی نہیں ہے ضرور ہے معزز حاضرین یہ دیکھوئے پر جب انھوں نے حضرت مولانا نعیم الدین صاحب دام ظلہم العالی کا قول پیش کیا تھا اور میں اس وقت یہ کہتا کہ جناب استاذ العلماء کا قول پیش کرنا خارج از بحث بات ہے تو ہمارے یہ مولوی صاحب کیا میری اس بات کو من لیتے ہرگز نہیں سنتے پھر اگر میں نے ان کے پیشواؤں کے اقوال خاص مسئلہ علم غیب ہی کے پیش کر دیئے تو میں کس طرح خارج از بحث باتیں کرنے لگا اور کس طرح علم غیب کی گفتگو سے نکل گیا۔ مگر حقیقت اسکی یہ ہے کہ ان اقوال میں کفری مضمون ہے اور مولوی صاحب خود کہہ چکے ہیں کہ میرا اور علمائے دیوبند کا عقیدہ بالکل ایک ہے۔ لہذا وہ جب کافر ہوئے تو چونکہ مولوی صاحب بھی ان کے معقیدہ ہیں یہ بھی کافر ٹھہرتے ہیں۔ اسلئے یہ ان اقوال کو اگر خارج از بحث کہہ کر نہ ٹالیں تو اور کیا کریں کیونکہ کفر کا بوجھ ان کے سر سے اٹھانے کیلئے یہ مولوی صاحب ہی کیا بلکہ ہمارے علمائے دیوبند بلکہ مصنفین بھی عاجز ہیں اور ہمیشہ منہ پر لہذا اب میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ ان اقوال میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین ہوئی یا نہیں اور وہ آپ کے نزدیک کافر ہیں یا نہیں تو مولوی صاحب پہلے آپ عقیدہ مسئلہ علم غیب کے کفری الزامات اپنے سروں اتاریں تاکہ آپ کا مسئلہ علم غیب کے متعلق ایک عقیدہ قائم ہو جائے تو پھر نبوت علم غیب کے دریا بہاؤں۔

دیوبندی مہربانم مناظرہ محض علم غیب میں ہے (یعنی وہی مرغ کی ایک ٹانگ) مولوی اشرف علی صاحب و مولوی خلیل احمد صاحب کے کفر و اسلام میں نہیں ہے اور اگر ان کے کفر و اسلام پر ہے تو آپ مجھ کو یہ تحریر دیجئے کہ ہم مسئلہ علم غیب پر مناظرہ کرنے سے عاجز ہیں تو بندہ اس کیلئے بھی حاضر ہے لیکن اگر آپ کے پاس علم غیب کی کوئی گری پڑی بھی دلیل ہو اس کو پیش کیجئے اور اس کے بعد میں حاضرین کی طمانیت کیلئے یہ بھی بتائے دیتا ہوں کہ مولوی خلیل احمد صاحب کی براہین قاطعہ میں ہرگز توہین نہیں ہے مولوی شمس علی صاحب میرے پاس براہین نہیں ہے اگر آپ غایت کریں تو ابھی میں دکھا دوں (چنانچہ انکو براہین دی گئی اور اسکو پڑھنا شروع کر دیا) دیکھئے مولانا خلیل احمد صاحب اس عبارت کے بعد یہ کہتے ہیں اور یہ بحث اس صورت میں ہے کہ علم ذاتی آپ کو کوئی ثابت کر کے یہ عقیدہ کرے جیسا کہ جملہ عقیدہ ہے مولانا اس میں علم ذاتی کی نفی کر رہے ہیں جو آپ حضرات کے نزدیک بھی شرک ہے اور مولانا اشرف علی صاحب آپ کی اس پیش کردہ عبارت کے بعد کہتے ہیں کہ میں قدر علوم لازمہ نبوت تھے وہ تمام مسائل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھے۔ اس میں مولانا علوم لازمہ نبوت کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے خود ثابت کر رہے ہیں لہذا ان کلاموں میں توہین کس طرح پیدا ہو سکتی ہے یہ لوگ الہی تہمتوں سے بالکل بے ہیں۔ مشیر سنت۔ مولوی صاحب مسئلہ علم غیب کے دلائل توجہ پیش کروں کہ پہلے آپ عقیدہ علم غیب کا ایک تعین ہو جائے اور مناظرہ کا مقصد یہ ہی ہے کہ ہر ایک دوسرے کے مذہب کی کافی چھان بین کرنا ہو جائے پائے تو کیا آپ مسئلہ علم غیب کے متعلق اپنے بڑوں کے عقائد پیش کرنے سے چڑھتے ہیں یہ کیا بحث کا طریقہ ہے اور جب اس مسئلہ میں دو مذہبوں کا فیصلہ منظور ہے تو اس مسئلہ میں کسی مذہب کے پیشوا کے اقوال کیوں پیش نہ کئے جائیں کہ مذہب تو پیشواؤں کے کلاموں سے سمجھا جاتا ہے اور جب آپ خود کہتے ہیں کہ میرا اور ان کا عقیدہ ایک ہے تو ہمارا یہ سوال کہ آپ کا تو یہ عقیدہ ہے اور آپ کے پیشوا اس کے خلاف کہتے ہیں کس طرح یہاں سوال ہے اور کیوں خارج از بحث ہے۔ رہی یہ بات کہ مناظرہ مولوی اشرف علی و مولوی خلیل احمد کے کفر و اسلام میں نہیں ہے ہم کب کہتے ہیں کہ ان کے کفر و اسلام میں مناظرہ ہے اور اگر ان کے کفر و اسلام میں مناظرہ ہوتا تو کیا ہم مولوی اشرف علی و مولوی خلیل احمد کے صرف یہ دو کفری پیش

کرتے کہ ان کے بیسیوں کفریات فقط اسی بحث کے لحاظ سے پیش نہیں کئے گئے اور پھر ان کی بھی کیا نصیحت تھی مولوی اسماعیل دہلوی مصنف تقویت الایمان مولوی قاسم نانوتوی مصنف تحذیر الناس مولوی رشید احمد گنگوہی مولوی محمود حسن دہلوی کے اقوال کفر یہ پیش نہ ہوتے مگر ہم کو علم غیب ہی میں مناظرہ کرنا مقصود تھا اسی لئے ان کو پیش نہیں کیا گیا بلکہ صرف وہ اقوال جو علم غیب سے خاص تعلق رکھتے تھے پیش کئے تاکہ علم غیب میں آپ کا ایک عقیدہ متین ہو جائے اور بحث نتیجہ خیز ثابت ہو اور جو نہ آپ نے ان عبارتوں کے سمجھانے میں نہایت بے الفانی سے کام لیا ہے اس لئے میں کہتا ہوں کہ آپ نے براہین قاطعہ کی عبارت سے جو یہ نتیجہ نکالا ہے کہ مولوی خلیل احمد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے علم ذاتی کی نفی کر رہے ہیں اور یہ واقعی شرک ہے علم عطائی کی نہیں حالانکہ وہ اسی صفحہ پر لکھتے ہیں اولیاء کو حق تعالیٰ نے کشف کر دیا کہ ان کو یہ حضور علم حاصل ہو گیا اگر اپنے فخر عالم علیہ السلام کو بھی لاکھ گناہ اس سے عطا فرمائے ممکن ہے مگر ثبوت فعلی اس کا کہ عطا کیا ہے کس نص سے ہے کہ اس پر عقیدہ کیا جائے۔ کیا اس عبارت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ مولوی خلیل احمد علم عطائی میں کلام کر رہے ہیں شیطان کیلئے خدا کا دیا ہوا تمام روئے زمین کا علم مانتے ہیں اور حضور کیلئے خدا کا دیا ہوا تمام روئے زمین کا علم ماننے کو شرک کہتے ہیں علاوہ بریں اس عبارت میں اولیاء کیلئے حضور علم کا اقرار کر لیا لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے اولیاء کے برابر بھی علم نہیں مانا گیا یہ کفر نہیں ہے اور پھر آپ بھی انکی ہم عقیدگی کی بنا پر کافر ہوئے یا نہیں اور پھر آپ کا یہ مطلب کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے تمام روئے زمین کا ذاتی علم ماننا شرک ہے تو یہ قیاس سے ثابت نہیں ہو سکتا شرک کے ثبوت کیلئے نص کی ضرورت ہے۔ تو کیا شرک نص سے ثابت ہو سکتا ہے۔ اور مولوی اشرف علی صاحب کی یہ عبارت کہ نبوت کیلئے جو علوم لازم تھے وہ آپ کو بہ تماہا حاصل ہو گئے تھے۔ آپ نے بڑے زور سے پیش کی کہ مولوی صاحب جب حضور کیلئے وہ تمام علوم مانتے ہیں تو توہین انکی مراد کیسے ہو سکتی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ تھانوی صاحب نے علم غیب کی دو قسمیں کیں کل علم غیب اور بعض علم غیب کل علم غیب کو تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے عقلاً و نقلاً باطل

مانا اور بعض علوم غیب کو عیون پاکوں جانوروں چار پاؤں کے علم کے مثل بتایا تو وہ علوم جن نبوت کیلئے لازم و ضروری ہیں اور آپ اور تھانوی صاحب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے ان تمام علوم کے لازم ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔ تھانوی صاحب کی دو شکوں میں سے کوئی شق میں داخل میں تو معلوم ہوا کہ تھانوی صاحب نے علوم لازمہ نبوت کو جانوروں چار پاؤں کے علم کے مثل کہا کیا یہ توہین اور کفر نہیں اور جب تھانوی صاحب کا اور آپ کا عقیدہ بالکل ایک ہے اور تھانوی صاحب جانوروں کیلئے علم مانتے ہیں تو کوئی آیت کریمہ کوئی حدیث شریف کوئی نص قطعی ایسی پیش کیجئے جس سے ثابت ہو کہ بھیکو اتنا علم غیب ہے اور بھیکو اس قدر علم غیب ہے اور لکھا کہ اتنا علم غیب ہے کیونکہ تھانوی جی کا عقیدہ آپ کا عقیدہ ہے لہذا جناب اس کا ثبوت پیش کریں۔ یہاں تک (۱۴) سوال ہوئے ان کے جوابات عنایت ہوں۔

دیوبندی۔ بندہ نواز یہاں کی پبلک جاہل نہیں ہے کہ آپ کی ان چالوں کو نہ سمجھے حاضرین آپ کی ان کارروائیوں کو سمجھ رہے ہیں کہ آپ اشتغال پیدا کر کے دونوں جماعتوں میں تصادم چاہتے ہیں اور اس سے آپ مناظرہ سے جان چھڑانا چاہتے ہیں اور یہ خیال غلط ہے اور سب جانتے ہیں کہ آپ مسئلہ علم غیب پر بحث کرنے سے عاجز ہیں اور یہ آپ کے چودہ سوال نہیں بلکہ مناظرہ سے بھاگنے کے راستے ہیں میں ان کا جواب اپنی تقریر میں دے چکا ہوں اب ان سوالات کو پیش کرنا آپ کی حیاداری ہے آپ کا یہ مقصد ہے کہ میں بھی ان خرافات کی طرف متوجہ ہوں اور مسئلہ علم غیب پر روشنی نہ پڑے (اور اسی طرح وقت پورا کر دیا کوئی جواب دیا)۔

شیوہ سنت۔ مولوی صاحب آپ نے اس لغو تقریر میں میرے کون سے سوال کا جواب دیا کیا میں یہی جواب ہو گیا کہ میں اس کا جواب دے چکا ہوں ہاں ان کو خرافات کہتے جانا اور پھر انہیں کو اپنا عقیدہ بھی بنائے رکھنا یہ آپ کی حیاداری کا واقعی زبردست نمونہ ہے اور یہ امر تو حاضرین خوب احساس کر رہے ہیں کہ مناظرہ میں جان چھڑانا کون چاہتا ہے اور خوب سمجھ رہے ہیں کہ مسئلہ علم غیب کے متعلق آپ کے پیشواؤں کا عقیدہ اور اس کی خرابیاں بیان کر رہا ہوں تو میں علم غیب کو خوب

سوالات کو ملا کر کل سوالوں کا عدد (۲۵) ہو گیا اب درجہ جواب دیجئے کہ اس طرح اڑے اڑے پھرنے سے کام نہیں چلتا دیکھیے ان پیشواؤں کے اصول و عقائد ماننے سے ان کے سارے کفر آپ کے گلے میں آ پڑے اور میں جب تک آپ کی جماعت کے مختلف عقائد (جو نقطہ مسئلہ غیب سے متعلق ہیں) میں ایک عقیدہ قائم نہ کرالوں گا یہ میرے سوالات جاری رہینگے۔ اس وقت چونکہ چار بج چکے تھے اس دن تو مولوی منظور حسین صاحب کو اپنی گردن چھڑانے کا خوب موقع مل گیا۔

۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۷ھ یوم جمعہ کے مناظرہ کی تفصیل

دیوبندی۔ ہمارے فاضل مخاطب نے کل سارا وقت بیکار باتوں میں ضائع کر دیا تھا۔ اور حفظ الایمان اور براہین قاطعہ کی ایک خارجی بحث شروع کر دی تھی جس کو مسئلہ زیر بحث سے کوئی تعلق نہ تھا میں دلیل کا مطالبہ کرتا ہوں لیکن مولوی صاحب بیشک یہ سوالات کی فہرست پڑھ کر سنا دیتے ہیں۔

شیر سُنّت۔ حضرات میں تو اس تمنّا میں تھا کہ مولوی صاحب کو تقریباً ۱۰ گھنٹے کی بھی مہلت مل گئی ہے۔ لہذا مسئلہ علم غیب میں اپنا اور اپنے پیشواؤں کا ایک عقیدہ متعین کر لیا ہو گا اور یہ فیصلہ کر لیا ہو گا کہ یا تو ان پیشواؤں کا مسئلہ علم غیب کے متعلق یہ غلط عقیدہ چھوڑنا چاہیے ورنہ ان عقائد پر جو سوالات کفری وارد ہوتے ہیں ان کے کافی جواب دیکر مسئلہ علم غیب میں ایک عقیدہ متعین کر لینا چاہیے مگر اس وقت کھڑے ہو کر میری ساری آرزوؤں پر پانی پھیر دیا اور وہی مرغ کی ایک ٹانگ کہ میں اس کا مطالبہ کرتا ہوں یہ ایک خارجی بحث ہے۔ مولوی صاحب افسوس صد افسوس کیا حفظ الایمان و براہین میں حضور کے علم غیب کی بحث نہیں ہے اور کیا آپ کا عقیدہ اُس کے موافق نہیں ہے ضرور ہے تو پھر یہ خارجی بحث کیسے ہو گئی اور اس کو علم غیب سے ایسا تعلق ہے کہ آپ یہ پیشوا اور خود آپ اس عقیدے کی وجہ کا فرم فرمائیے کیونکہ اس عقیدے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سخت توہین ہے اور حضور کی ادنیٰ توہین ہمارے ہی نزدیک کیا آپ کے نزدیک بھی کفر ہے لہذا آپ یا تو اس عقیدہ سے توہین کا دھبہ بیٹ دیں یا آپ اس عقیدہ سے توبہ کریں یا اس

عقیدہ سے آپ انکار کریں دیکھیے میرے یہ پیش سوالات کل کے آپ پر سوار ہیں اور اب نئے سوالات حاضر ہیں مجھے سخت افسوس ہے آپ بھی مسئلہ علم غیب کے متعلق کوئی عقیدہ ہی قائم نہ کر سکے اور میرا اور میرے پیشواؤں کا کتنی جلدی متعین ہو گیا تاکہ میں پھر علم غیب پر دلائل پیش کروں۔

دیوبندی۔ آپ سوالات کا وہی ایک جواب ہے کہ وہ خارج از بحث ہیں ان کا جواب دینا اصول مناظرہ کے اعتبار سے ضروری تو ضروری درست بھی نہیں۔

شیر سُنّت۔ مولوی صاحب آپ ہمارے سوالات کے جواب دینگے یا نہیں نہایت شرمناک بات ہے کہ نہ آپ اپنے ان پیشواؤں کے عقیدہ کے مسئلہ علم غیب میں انکار کرتے ہیں نہ ان سے توبہ کرتے ہیں تو پھر ان سے توہین شان رسالت کا دھبہ کیوں نہیں سیٹے اس کام نہیں چلتا کہ آپ خارج از بحث کہہ کر مال دیا کریں۔ کیا حاضرین نہیں سمجھتے ہیں کہ کبھی کسی شخص سے جب ہی ہو سکتی ہے کہ پہلے اُس کا ایک عقیدہ تو متعین ہو جائے اور جب اس کا عقیدہ ہی متعین نہیں ہوا تو آخر بحث کس بات میں ہوگی وہ جس بات میں گرفت کرے گا وہ فوراً کہہ دے گا کہ میرا یہ عقیدہ نہیں ہے۔ تو مولوی صاحب یوں اڑے اڑے پھرنے سے کام نہیں چلتا ہے۔ آپ جس طرح مسئلہ علم غیب کے متعلق ایک یہ عقیدہ متعین کر لیا تھا تو پھر اب آپ اپنا عقیدہ کیوں متعین نہیں کرتے ہیں اگر میں بھی اپنا عقیدہ متعین نہیں کرتا اور جواب میں آپ کی طرح ہی کہہ دیتا کہ آپ کا یہ سوال خارج از بحث ہے تو کیا آپ مجھ سے اس مسئلہ پر کوئی گفتگو کر سکتے تھے اور اگر کرتے بھی تو کیا وہ کوئی نتیجہ زیر بحث ثابت ہوتا اور آپ کا یہ کہنا کہ مجھے اس کا جواب دینا ضروری نہیں مولوی صاحب ضروری تو یوں ہے کہ جب آپ یوں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو اتنے علوم غیبیہ عطا فرمائے جو نہ کسی نبی کو ملے نہ ولی و فرشتے کو اور آپ کے سب سے بڑے پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی کہتے ہیں کہ نبی غیب پر مطلع ہی نہیں اور مولوی خلیل احمد کہتے ہیں کہ شیطان کو حضور سے زیادہ علم ہے اور اشرف علی تھانوی کہتے ہیں کہ حضور کے برابر تمام جانوروں چارپاؤں کو بھی علم غیب ہے اور آدھراپ یہ بھی کہتے ہیں کہ علمائے دیوبند کا عقیدہ میرا عقیدہ ہے تو اب فرمائیے اس میں آپ کا عقیدہ کون سا مانا جائے اور کس عقیدے کو مد نظر رکھتے ہوئے بحث شروع کی جائے تو مولوی صاحب یا تو

آپ اپنے پیشواؤں کے عقیدے سے توبہ کیجئے اور چونکہ انھوں نے اس عقیدے میں سرکار رسالت کی شان میں گستاخی کی ہے لہذا ان کو کافر کیے و نران عقائد کی توہین ہونے کی وجہ سے میرے ان مجلس مولوں کا جواب دیجئے مولوی صاحب یہ فقہانوی و گنگوہی و انبیٹھوی کی محبت آپ کے دل میں جگہ کر گئی ہے۔ تو کیا ان کی محبت آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبوب اور بہت پیاری معلوم ہوتی ہے کہ باوجود انکی ایسی سخت گستاخوں کے بھی ان کو آپ مسلمان ہی کہتے ہیں اور ان سے بیزار ہی ظاہر کر کے ان کو کافر کیوں نہیں کہتے۔

دیوبندی - مجد اللہ کل اور آج کی بحث نے یہ ثابت کر دیا کہ آپ دلیل پیش کرنے سے عاجز ہیں آپ کے پاس علم غیب کے بارے میں کٹری کے جالے برابر بھی کوئی دلیل نہیں ہے۔ اس لئے مجھ سے سنیئے کہ آپ حضور کو علم ماکان و مایکون ثابت کرتے ہیں اگر صحیح مان لیا جائے تو ایک علم شعر حضور کے علم سے نکلا جا رہا ہے اور باوجودیکہ وہ ماکان و مایکون میں داخل ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وما علمناک الشعر وما ینبغی لہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شعر نہیں سکھایا اور نہ ان کی شان کے مناسب ہے۔ تفسیر مدارک میں فرماتے ہیں الشعر ای قول الشعر یعنی شعر کا قول اور ما ینبغی لہ نے یہ شبہ بھی اٹھا دیا کہ شاید اس آیت کے بعد علم شعر دے دیا گیا ہو اس آیت نے علم غیب کا خاتمہ ہی کر دیا۔ ہم تو حضور کیے کثرت علوم غیبیہ انتے ہیں جو نبوت کے لئے لازم و ضروری ہیں لیکن ہمارے پاس کوئی ایسی ترازو نہیں ہے جس سے تول کر ہم بتا دیں کہ اتنا تھا ہاں ضرور ہے کہ کل ماکان و مایکون کا نہ تھا۔ اب آپ علم غیب کی ترازو پیش کیجئے۔

شیروست - مسلمانو! تم نے دیکھا کہ مولوی صاحب تو علم غیب کے متعلق کوئی عقیدہ قائم کرتے ہیں اور نہ اپنے پیشواؤں پر مسئلہ علم غیب کے عقیدے کے متعلق اور خود مولوی صاحب پر بھی کیونکہ مولوی صاحب ان کے ہم عقیدہ ہیں جو سوالات وارد ہوتے ہیں اس کے جواب کا نام لینا بھی سخت سے سخت حرام جانتے ہیں اور انکی ہوا بھی نہیں لگنے دیتے اور پھر یہ فضائل ملاحظہ ہو کہ دلیل کا پیش کرنا میرا حق تھا۔ لیکن جب مولوی

صاحب نے یہ دیکھا۔ اگر دلیل پیش کرنی حمت علی کے ذمہ باقی رہی تو حمت علی جب اپنے ایک ایک سوال کا جواب نہیں لے لیکا اس وقت تک کوئی دلیل پیش نہیں کر لیکا اور ان سوالات کے جوابات ممکن ہی نہیں ہیں۔ لہذا خود دلیل پیش کرنی شروع کر دی اور حضور شافع یوم النور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان گھسانے کو وما علمناک الشعر وما ینبغی لہ پیش کرتے ہیں مولوی صاحب پہلے تو اپنے اور اپنے بڑوں کا مسلمان ہونا ثابت کرتے پھر قرآن شریف کی کسی آیت کو پیش کرتے۔ کیونکہ قرآن پاک کے سمجھنے کیلئے تو ایمانی نظر درکار ہے اور پھر اگر پیش بھی کر دی ہے تو ذرا اسکو سمجھ کر بھی دکھائیے کہ قرآن شریف کا ترجمہ دیکھ کر تو انسا سیدھا غلط مطلب لوٹدیاں بھی نکال لیتی ہیں۔ اب سرت فقط اسی آیت کریمہ کے متعلق جناب سے نو سوال پیش کئے جاتے ہیں۔ (۱) وما علمناک میں جو علم ہے اس کے کیا معنی ہیں اور علم کے کتنے معنی آتے ہیں۔ (۲) اس بات پر کیا دلیل ہے کہ آیت کریمہ میں علم یعنی دانسن (جانتنا) کی نفی ہے۔ (۳) شعر کے کس قدر معنی ہیں۔ (۴) کفار حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شاعر اور قرآن پاک کو شعر کہتے تھے ان کی کیا مراد تھی۔ (۵) کفار جن معنی سے حضور کو شاعر اور قرآن کو شعر کہہ کر جو معنی مراد لیتے تھے تو اس آیت میں اسی معنی کا رد ہے یا کسی دوسرے معنی کا اگر دوسرے معنی کا رد ہے تو کفار کی بات کا جواب نہ ہو جس معنی کا انکار ہوا وہ کفار ثابت نہیں کرتے تھے تو معاذ اللہ یہ لازم آیا کہ سوال دیگر جواب دیگر۔ (۶) اور اگر اسی معنی کا انکار ہے جو کفار ثابت کرتے تھے وہ کیا معنی تھے۔ آیا کلام موزوں یا قصیدہ یا غمیلہ (۷) اگر کہتے کہ کفار کلام موزوں مراد لیتے تھے تو کیا قرآن پاک کلام موزوں ہے اور کیا کفار عرب جب کہنے لگے شعر یا غمیلہ یا غمیلہ تھا۔ انیس اتنی تیز بھی نہیں تھی کہ کلام موزوں و غیر موزوں میں امتیاز کر سکتے۔ (۸) اور اگر کہتے کہ قصیدہ یا غمیلہ کے اعتبار سے کفار کہتے تھے تو سوال یہ ہے ان قصایا سے قصا یا صادق مراد تھے یا کاذب اگر صادق تھے اور قرآن پاک نے اسی کی نفی فرمائی ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ کیا قرآن عظیم میں کثرت ایسی آیات موجود نہیں ہیں وازلفت الجنة للمتقیین وبرزت الجہیمہ للغوین وغیرہ ذالک تو اگر شعر کے یہ معنی مراد ہوں اور اسی معنی کی نفی آیت کریمہ نے فرمائی ہو تو

لازم آئیگا کہ معاذ اللہ اس قسم کی صدا آیات کریمہ کلام الہی نہ رہیں (۹) اور اگر کہیں لکھا شعر سے
تضایا خیال کا ذمہ لیتے تھے اور بیشک ہی معنی انکی مراد تھے تو معلوم ہوا کہ کفار قرآن پاک کو شعر کہہ کر
معاذ اللہ قرآن پاک کو جھوٹا کہتے تھے تو آیت کریمہ نے انکی اسی مراد کو رد کیا تو کیا آفتاب سے زیادہ روشن
طور پر ثابت نہ ہو گیا کہ آیت وما علمناک الشعر وما ینبغی لہا کا یہ مطلب ہو کہ ہم نے اپنے
حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹ بولنا نہ سکھایا اور یہ ان کی شان کے لائق بھی نہیں مولوی صاحب
قرآن پاک کا ترجمہ تو آسان تھا اب ذرا اس کو سمجھا کر بھی دکھائیے اور مولوی صاحب جب حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے علم اقدس کو تولنے کیلئے کوئی ترازو نہیں تو پھر کونسی ترازو آپ کے پاس ہے جس کے ایک پلہ میں اپنے
جمع ماکان و مایکون کا علم رکھا اور دوسرے پلہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم اقدس کو رکھا
اور تول کر معلوم کر لیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم کل ماکان و مایکون کے علم سے کم ہے جس
سوال پہلے تھے اور نو ۹ ہوئے اور ایک توکل (۳۵) سوال ہوئے۔

دیوبند کا مہربان من اگر قوروی دیکھتے ہیں یہی مان لیں کہ آیت کا یہی مطلب ہے کہ ہم نے حضور کو جھوٹ
بولنا نہیں سکھایا تو جھوٹ بھی تو ماکان و مایکون میں سے ہے اور آپ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ
نے حضور کو جھوٹ کا علم نہیں دیا تو ثابت ہو گیا کہ حضور کو تمام ماکان و مایکون نہیں تھا۔ علم معنی
صرح میں دانستن یعنی جانتا اور شعر کا علم چونکہ شان نبوت کے منافی ہے۔ (پہلے حضور کو شعر کا علم
نہیں دیا گیا اور شاعر اسکو کہتے ہیں جو شعر جانتا ہو جب آپ کے نزدیک حضور کو شعر کا علم تھا تو کیا کفار کی طرح
تم بھی حضور کو شاعر کہنے کیلئے آمادہ ہو۔

تشریح مختلف - مولوی صاحب میرے (۳۵) سوالات تھے جن میں ایک کا جواب نہیں اب رہی آپکی یہ
خلافات کہ جھوٹ بھی ماکان و مایکون میں داخل ہے تو اس کا جواب سنئے آیت کا مطلب ہے کہ ہم
نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹ بولنے کی قدرت نہیں دی ہے جس طرح شاعر اپنے شعر کو جھوٹ باتیں بولا کرتے
ہیں۔ مولوی صاحب آپکی اس سمجھ پر آفریں ہے کہ اگر کوئی بادشاہ اپنے شاہزادے کے متعلق اپنے دربار میں
اعلان کرے کہ میں نے اپنے بیٹے کو ظلم و ستم کی تعلیم نہیں دی ہے تو اس کا یہ مطلب ہوگا کہ بادشاہ نے شاہزادے

کو ظلم و ستم کی برائیوں اور اس کی حقیقت سے بھی آگاہ نہیں کیا ہے۔ بلکہ مراد بادشاہ کی یہ ہے کہ
ظلم و ستم کا ملکہ و عادت تعلیم نہیں کی ہے۔ کیونکہ جب تک کسی شخص کو معلوم نہ ہو کہ ظلم و ستم کونسا نام ہے
اس کی کیا حقیقت ہے تو وہ ظلم و ستم سے کس طرح پرہیز کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حضور علیہ
الصلوٰۃ والسلام کو ہم نے شعر (جھوٹ) کی تعلیم نہیں دی تو مراد یہ ہے کہ حضور جھوٹ نہیں بول سکتے ہیں
نہ یہ کہ جھوٹ کا علم ہی نہیں دیا۔ اسی بحث شعر پر ۹ سوال تو پہلے پیش کئے گئے اب (۹) اور لیجئے
(۱۰) جھوٹ کا علم اللہ تعالیٰ کو بھی ہے یا نہیں (۱۱) اگر آیت کریمہ میں علم کے معنی دانستن لئے جائیں
تو کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام شعر کا مفہوم اور اس کے معنی اور شر و ظلم میں فرق بھی معاذ اللہ نہیں سمجھتے تھے
اور اس کا ثبوت کیا ہے۔ (۱۲) کیا علم کے معنی فقط دانستن کے ہی آتے ہیں (۱۳) علم کے معنی ملکہ کے بھی
آتے ہیں یا نہیں (۱۴) اگر کہیں آتے ہیں تو علم بمعنی دانستن اور علم بمعنی ملکہ میں کیا فرق ہے اور علم بمعنی
ملکہ کی نفی سے کیا علم بمعنی دانستن کی نفی بھی لازم آجاتی ہے۔ اگر ہاں تو اس کا ثبوت کیا ہے (۱۵) اگر
کہیں علم بمعنی ملکہ کے نہیں آتا تو اس آیت کریمہ و علمناہ صنعہ لبوس اور اس حدیث شریف
علموا اولادکم السباحۃ و الرماۃ میں علم بمعنی ملکہ کے نہیں ہے تو اور کس معنی میں ہے۔ (۱۶)
اس آیت کریمہ میں علم شعر کی نفی کو کس مفسر نے کونسی تفسیر میں لکھا ہے (۱۷) جب شعر شان نبوت
کے منافی ہے تو ان تمام علوم کو گنڈائیے جو شان رسالت کے منافی ہیں (۱۸) جب آپ کے نزدیک
جن کو شعر کا علم ہو یعنی وہ شعر جانتا ہو اس کو شاعر کہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو تو آپ کے نزدیک بھی
شعر کا علم ہے اور جسے شعر کا علم ہے وہ شاعر ہے لہذا کفار مکہ نے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
کو معاذ اللہ شاعر کہا تھا آپ ان سے بھی ایک قدم آگے بڑھ کر اللہ تبارک و تعالیٰ کو شاعر
کہنے کیلئے تیار ہو جائینگے۔ مولوی صاحب نو سوال اسی بحث شعر پر پہلے تھے اور نو ۹ ہوئے یعنی
کل اٹھارہ ہوئے اور (۲۶) اس پہلے لہذا کل سوالات (۴۴) ہو گئے۔ ان کے جوابات جلد ۱
جلد دیکھئے مسلمانوں دیکھو انھوں نے فقط آیت کے ظاہری لفظ کا ترجمہ کر دیا ہے کوئی تفسیر پیش نہیں
کی بلکہ تفاسیر پیش بھی نہیں کر سکتے کہ سب انکے خلاف میں چنانچہ یہی تفسیر و ارک جن کو مولوی

صاحب نے اس آیت میں پیش کیا تھا۔ اُسی میں ہے اِی جعلناہ محیث لواراد قرض الشعر لہیات لہ یعنی اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا کیا ہے کہ اگر شعر بنانے کا ارادہ کرتے تو اس کو لانا سکتے۔ مراد یہ ہے کہ حضور کو شعر کا علم تھا لیکن ملکہ نہیں تھا۔ تفسیر روح البیان نے اس کو بالکل ہی صاف کر دیا۔ والظاهر ان المراد وما ینبغی لہ من حیث نبوتہ وصدق لہجۃ ان یقول الشعر لان العلم من عند اللہ لا یقول لاحقا و هذا لانی فی کونہ فی نفسہ قادر علی النظم و النثر و یدل علیہ تمییزہ بین جید الشعر و رذیہ ای موزونہ و غیر موزونہ علی ما سبق و من کان ممیزا کیف لا یكون قادر علی النظم فی الالہیات و الحکم لکن القدیمۃ لا تستلزم الفعل فی هذا الباب صناعا عن اطلاق لفظ الشعر و الشاعر الذی یوہم التخیل و الذی قد کانت العرب یعرفون فصاحتہ و بلاغتہ و عذوبۃ لفظہ و حلاوۃ منطقہ و حسن سورۃ و الحاصل ان کل کمال انما ہو ما خود منہ یعنی یہ ظاہر ہے کہ معنی آیت کے یہ ہیں کہ حضور کیلئے ہمیشہ نبی اور صادق البیان ہونے کے شعر کوئی مناسب حال نہیں کیونکہ اللہ کا سکھایا ہوا جوابات کہتا ہے حتیٰ ہی کہتا ہے اور یہ آپ کے فی نفسہ نظم و نثر پر قادر ہونے کے منافی نہیں اور اس پر حضور کا شعر کے جید و رذی اور موزوں و غیر موزوں میں تمیز فرمانا دلالت کرتا ہے۔ اور جو تمیز ہو کیونکہ الہیات و حکم میں نظم پر قادر نہ ہوگا۔ لیکن قادر ہونا فعل یعنی شعر کوئی کرنے کو مستلزم نہیں تا کہ لفظ شعر اور شاعر کے اطلاق سے امن ہو کیونکہ یہ لفظ تخیل و کذب کا موسوم ہے اور بیشک عرب کی فصاحت و بلاغت اور پاکیزگی الفاظ اور شیریں گفتاری اور غریب روش کے عارف تھے اور حاصل یہ ہے کہ ہر کمال آپ سے ماخوذ ہے۔ فی الحال اسی پر اکتفا کیا گیا ہے کہ اسی میں نہ فقط شعر بلکہ کلام موزوں پر حضور کو کتنے صریح الفاظ میں قدرت ثابت کی ہے۔ اگر آپ اس آیت کی یہ تفسیر دیکھ لیتے تو پھر آیت کے پیش کرنے کی جرات نہ ہوتی۔

دیوبندی۔ ہمارے فاضل مخاطب ذرا پہلے اپنے ایمان کی خبریں کہ قرآن پاک سے ماخوذ کرتے

ہیں قرآن شریف تو صاف الفاظ میں کہتا ہے۔ وما علینا الشعر وما ینبغی لہ من صاف معلوم ہوتا ہے کہ ماکان وما یکون میں سے شعر کا علم انحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان کے مناسب نہیں اور آپ کہتے ہیں تمام ماکان وما یکون کا علم جس میں شعر بھی داخل ہے۔ شان نبوی کے مناسب ہے۔ اور اگر آپ بہت کریں تو اور آیتیں پیش کروں آپ جواب دینے کی بہت کہتے ہیں میں سے ایک پیش کر چکا ہوں۔ دوسری سنئے قال اللہ تعالیٰ ان الساعۃ انما تکاد اخیضہا یتحقق قیامت آنے والی ہے اس آیت سے معلوم ہوا اللہ تعالیٰ کا ارادہ قیامت کے چھپانے کا ہے بخاری و مسلم کی حدیث ہے کہ حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضور سے چند سوال کئے بمثل ان سوالوں کے ایک یہ سوال تھا متی الساعۃ قیامت کب آئیگی۔ حضور نے جواب میں فرمایا ما المسؤل عنہا با علم من السائل یعنی قیامت کے بارے میں جس سے سوال کیا جا رہا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ اس کے بارے میں علم نہیں رکھتا یعنی اس کا علم نہ مجھ کو ہے اور نہ تم کو کیا ان نصوص کے بعد کسی کو یہ گنجائش رہتی ہے کہ یہ کہے کہ تمام ماکان وما یکون کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے۔

شیر سنت سے معزز حاضرین آپ کو کچھ کہ مولوی صاحب نے پہلے (۲۶) سوالوں کے متعلق لب کھول سکے۔ علم شعر کے متعلق (۱۸) سوالوں کا کچھ جواب دیا اور خاص کر مولوی صاحب کا مدعاب ثابت ہو سکتا تھا کہ وہ پہلے یہ دکھاتے کہ فلاں مفسر نے اس آیت سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم شعر کی نفی مراد لی ہے اور جب ثابت نہ کر سکے تو باقی تقریر سب بیکار رہے۔ اور چونکہ میرے پاس کوئی تفسیر نہیں تھی اس آیت کی تفسیر میں مولوی صاحب نے لیکر پیش کیں جن میں انھوں نے آفتاب کی طرح ثابت کر دیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم شعر تھا ہاں ملکہ شعر کوئی کا نہیں تھا۔ اب مولوی صاحب (۲۵) سوال کیا جاتا ہے کہ یہ مفسرین کلام پر حضور کو علم شعر مانتے ہیں قرآن پاک کے صریح الفاظ سے معارضہ کرتے ہیں یا نہیں اور انھوں نے جو اس آیت سے مطلب سمجھا ہے وہ صحیح ہے یا جو آپ سمجھا ہے وہ صحیح ہے آپ پہلے انکے ایمان کی خبر لیجئے۔ لہذا اس آیت سے تو آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم گٹھا نہ سکے انکی مرتبہ آپ کا علم مبارک میں کیا ثابت

کرنے کیلئے آیت کریمہ ان الساعة آتیہ اکادا خفیہا پڑھی اس کے متعلق میرے (۲) سہول ہیں (۱) اخفا کی حد تک اور کہاں تک ہے (۲) تفسیر کبیر میں علامہ فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ حضور کو وقوع قیامت کے علم پر مطلع ہونا مانتے ہیں۔ وہ کس حکم کے مستحق ہیں اور انھوں نے قیامت کا علم حضور کے لئے کس طرح مانا۔ اب رہی آپ کی وہ حدیث ما المسئول عنها اعلم من السائل تو اس کے متعلق یہ سوال ۵۳ ہے کہ کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یوں نہ فرما سکتے تھے کہ مجھے اللہ نے قیامت کا علم نہیں دیا اور یہ کیوں فرمایا گیا کہ جس سے پوچھا گیا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ جاننے والا نہیں ہے کیا اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہو سکتا ہے کہ اسے جبریل تم جو جمع میں قیامت کا سوال کرتے ہو تو اس سے تمہارا مقصود کیا ہے تم خود اس کا علم حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس مسئلہ میں تم سے زائد مجھے علم نہیں تم خود قیامت کے علم سے واقف ہو پھر پوچھنے کی کیا ضرورت اور اگر مجمع کو قیامت کے علم سے واقف کرنا چاہتے ہو تو یہ بھی تمہیں معلوم ہے کہ قیامت کے علم سے عام لوگوں کو واقف کرنا اللہ عزوجل کی مصلحتوں کے خلاف ہے۔ اگر یہ مطلب غلط ہے تو اس کے غلط ہونے پر کیا دلیل ہے۔ مولوی صاحب لیجئے (۴۵) سوالات پہلے تھے تین یہ حاضر ہیں کل (۴۸) سوالات ہوئے۔

دیوبندی۔ میں ان سوالات کا جواب دیتا ہوں۔ اکادا خفیہا میں کوئی قید مذکور نہیں مطلق ہے ما المسئول عنها اعلم من السائل کا یہ مفہوم کہ قیامت کے علم سے تم بھی واقف ہو اور میں بھی معلوم ہوتا کہ کبھی شکوہ شریف دیکھنے کا بھی اتفاق نہیں ہوتا اسی حدیث میں حضور کے الفاظ یہ بھی موجود ہیں فی خمس لا یعلمون الا اللہ ان اللہ عندک علم الساعة الا یہ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل کو یہ جواب دیا کہ قیامت کے بارے میں تم سے زیادہ علم نہیں رکھتا یہ ان پانچوں چیزوں میں داخل ہے جن کیلئے قرآن پاک نے بتلادیا ہے کہ ان کو سوا اللہ کے اور کوئی نہیں جانتا اور حضور نے بطور استشہاد کے سورہ لقمان کی اس آیت کو پڑھا ان اللہ عندک علم الساعة الخ یہ تو تھا آپ کے سوالات کا مختصر جواب اب میری آیت سنئے قال اللہ تعالیٰ ان اللہ عندک علم الساعة ونیزل الغیث وعلیم ما فی الارحام وما تدری نفس ما ذاتکسب غدا وما

تدری نفس بای ارض تموت ان اللہ علیم جبیر ترجمہ تحقیق اللہ کے ہی پاس ہے قیامت کا علم... اور وہی نازل کرتا ہے۔ بارش کو اور وہی جانتا ہے جو کچھ عورتوں کے رحم میں ہے۔ اور کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا اور کوئی نہیں جانتا کہ کہاں مرے گا۔ تحقیق اللہ ہی جاننے والا اور خبر دار ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ان پانچ چیزوں کا علم خدا کے سوا کسی کو حاصل نہیں حالانکہ یہ بھی ماکان وما یکون میں داخل ہیں۔

شیخ سنن۔ سبحان اللہ (۴۶) سوالات کے جوابات مضمون اور صرف دو کے جواب اور پھر جواب بھی کتنے زبردست، اب ان جوابات پر سوالات حاضر ہیں (۴۹) آپ نے فرمایا کہ آیت میں مطلق اخفا فرمایا گیا ہے۔ اس پر سوال ہے کہ آیت میں مطلق اخفا مراد ہے یا اخفا سے مطلق (۵۰) مطلق اخفا اور اخفا مطلق میں کیا فرق ہے (۵۱) اخفا دو قسم کا مطلق اخفا اور اخفا سے مطلق ہے یا نہیں مطلق اخفا موجب جزئیہ کو اور اخفا سے مطلق موجب کلیہ کو چاہتا ہے یا نہیں مطلق اخفا اگر آیت میں مراد ہو تو آیت کریمہ موجب جزئیہ اس طرح بنے گا یا نہیں کہ بعض الزمان اکادا خفی فیہ الساعة یعنی کچھ زمانہ تک میں قیامت کو چھپانا چاہتا ہوں۔ اور اگر اخفا سے مطلق مراد ہو تو آیت کریمہ کا موجب کلیہ اس طرح بنے گا یا نہیں کل زمان اکادا خفی فیہ الساعة یعنی ہر زمانہ میں قیامت کو چھپانا چاہتا ہوں جب قیامت قائم ہوگی اس وقت تمام مخلوق پر قیامت ظاہر ہوگی یا نہیں اگر آیت میں اخفا سے مطلق مراد لیا جائے تو یہ لازم آئے گا یا نہیں کہ کسی زمانہ کسی وقت میں کسی پر قیامت ظاہر نہ ہوگی یہ معنی غلط ہیں یا نہیں اگر یہ معنی غلط ہیں تو آیت میں اخفا سے مطلق مراد لینا غلط اور مطلق اخفا مراد لینا صحیح ہوا یا نہیں اگر آیت کریمہ میں مطلق اخفا مراد ہے تو آیت کریمہ کا یہ مطلب ہوا یا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ زمانہ تک قیامت کے علم کو چھپانا چاہا تا تمام مخلوق سے اگر آیت کریمہ کا یہی مطلب ہے تو جس زمانہ میں یہ آیت نازل ہوئی اس وقت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قیامت کا علم اللہ تعالیٰ نے نہیں عطا فرمایا ایسا اعتقاد رکھنے میں اس آیت کریمہ کی کیا مخالفت ہو سکتی ہے اور مولوی صاحب نہایت ہٹ دھرمی کی بات ہے کہ آپ نے فقط شکوہ شریف ہی کو دیکھ کر اپنا غلط مطلب اس پر قیوب دیا مولوی صاحب انصاف کی بات تو فرمائی

کہ اس حدیث کی شروع بھی دیکھ لی ہوگی مگر چونکہ ان میں آپ کے مطلب کے خلاف ہے اس لئے آپ نے ان کا ذکر تک نہیں کیا لیجئے اب مجھ سے سنئے کہ شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اشعۃ اللمعات میں انھیں پانچوں باتوں کے متعلق جو آیت میں مذکور ہیں اور جن میں سے قیامت بھی ہے تحریر فرماتے ہیں مراد آنست کہ بے تعلیم الہی بحساب عقل اس بار اندازہ آئے انہا از امور غیب اند کہ خبر خدا کسے آئے اند مگر آنکہ ولے تعالیٰ از نزد خود کسے را بوحی والہام بدانند دیکھئے اس میں حدیث کی مراد کتنے صاف طریقہ سے ظاہر فرمادی کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بے تعلیم الہی کوئی شخص ان امور کو مشکل اور قیاس سے نہیں جانتا کہ یہ امور غیب ہیں سوئے خدا کے کوئی ان کا جاننے والا نہیں مگر جس کو اللہ جل شانہ نے وحی والہام کے ذریعہ سے تعلیم فرمایا ہو، مولوی صاحب وحی نبی کو اولیاء الہام ولی کو ہوتا ہے تو (۵۳) سوال یہ ہے کہ اشعۃ اللمعات کی اس عبارت کا یہ مطلب نہیں ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء اور اولیاء کو بھی وحی والہام سے ان پانچوں باتوں کا علم جن میں علم قیامت بھی ہے عطا فرماتا ہے۔ لہذا باوجود اس کے آپ یہ کہنا کہ ان پانچ چیزوں کا علم خدا کے سوا کسی کو حاصل نہیں کہاں تک صحیح ہے (۵۴) حضرت شیخ انبیاء اولیاء کو ان پانچوں باتوں کا علم لکھتے ہیں اور آپ یہ کہتے ہیں کہ خدا کے سوا کسی کو علم حاصل نہیں۔ لہذا ان دونوں قولوں میں کس قول صحیح ہے اور کس کا غلط اور شیخ کس حکم کے مستحق ہیں۔ اب رہی سورہ لقمان کی آیت اس پر ایک سوال ہی پیش کر دیا جاتا ہے۔ (۵۵) ان میں جن پانچ چیزوں کے علم کا ذکر ہے آیا اللہ تعالیٰ ان کا علم کسی دوسرے کو دے بھی سکتا ہے یا نہیں۔ اور اس آیت کو کیا بھی یہی مطلب ہے یا نہیں ان پانچوں باتوں کا علم اپنی عقل سے بالذات ہے واسطہ اللہ جل شانہ کے سوا کوئی نہیں جان سکتا ہاں اللہ تعالیٰ جس کو واقف کرے وہ یقیناً ان کو جان سکتا ہے۔ مولوی صاحب میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ قرآن پاک سمجھنے کیلئے ایمانی نظر درکار ہے اور جب مسئلہ علم غیب میں اپنے پیشروؤں کے عقائد ماننے کی وجہ سے آپ پر اور ان پر ایک دو کفر نہیں بلکہ ہمیشہ کفریات لازم آ رہے ہیں تو پھر آپ کی سمجھ اور قرآن پاک کے عالی نکات۔ اس لئے میں نے عرض کیا تھا کہ آپ پہلے اپنے اور اپنے بڑوں کے

سرسے کفری الزامات اٹھا دیں پھر دلائل میں بحث کریں۔ لیکن آپ نے ان کا مطلق کوئی جواب نہیں دیا اور اپنی ناقص سمجھ پر اعتماد کر کے قرآن پاک کی آیات پیش کرنی شروع کر دیں پھر اگر آپ تفاسیر سی دیکھ لیتے تو ایسے لغو سوالات کی جرات نہ ہوتی۔

دیوبندی۔ افسوس کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کافروں کو مسلمان بنایا کرتے تھے نہ مسلمانوں کو کافر مسلمانوں کا کافر بنانا مولوی احمد رضا خاں صاحب ہی شروع کیا ہے کہ مولوی اسماعیل شہید کافر علمائے دیوبند کا کافر اور ندوہ میں جو شریک ہوں وہ کافر اور آپ کے اعلیٰ حضرت نے خلافت کے شرکاء کو بھی کافر کہا اپنے تو ساری دنیا کو ہی کافر بنا دیا ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ میرے سوالوں کا جواب دوسرے غیر مسلم یہاں کی پبلک اتنی نا سمجھ نہیں ہے اور آپ کی ان چالوں میں آنے والی نہیں ہے۔ حاضرین خوب سمجھتے ہیں کہ یہ سوالات نہیں بلکہ مناظرہ علم غیب کے چیلنج کی چالیں ہیں اور جو سوال نئے پیش ہوئے ان کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے نزدیک ضرور اس پر قادر ہے۔ کہ ان چیزوں کا علم کسی کو دے دے لیکن ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ کوئی دیا نہیں اور نہ دیکھا۔ ان علوم کو قرآن میں اس نے اپنے ہی ساتھ خاص بتایا ہے اور مشکوٰۃ شریف والی حدیث کے متعلق آپ کا کہنا کہ اس میں علم ذاتی کی نفی ہے اپنی جہالت کا ثبوت دینا ہے۔ حدیث میں علم ذاتی کی نفی مقصود نہیں۔

شیخ سندت۔ مولوی صاحب بیشک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کافروں کو مسلمان بنایا کرتے تھے لیکن اس کفر سے توبہ کرنے کے بعد اور جب تک وہ اپنے کفر پر اڑے رہتے تو کیا ان کو اس حالت میں بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مسلمان کہا کرتے تھے اور جو مسلمان ہو کر کفر کرتے تھے کیا ان کو بھی حضور مسلمان ہی فرمایا کرتے تھے۔ دیکھئے میں آپ کو اسی مسئلہ علم غیب کے انکار پر نہ صرف سرکار مدینہ کا حکم بلکہ رب العزت تبارک و تعالیٰ کا حکم سناؤں تغیر و زمر مشور میں ہے کہ ایک منافق نے جو ظاہر مسلمان تھا شان رسالت میں کفر کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں کہ فلاں شخص کی اوٹنی فلاں جنگل میں ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم غیب کیا جانیں اس پر یہ آیت نازل ہوتی ہے قل ابا اللہ وایاتہ ورسولہ کذبتم وستمھون لا تقعدوا قد کفرتم بعد ایمانکم کیا تم اللہ تعالیٰ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسولوں کے ساتھ ٹھٹھا کرتے ہو۔

بہانے نہ بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے۔ مولوی صاحب ملاحظہ کیجئے کہ اس نے فقط حضور ﷺ
 علیہ السلام کے علم غیب کا ہی تمکار کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اسکے ایمان کو بیان کرتے ہوئے اس کے کافروں نے
 کا حکم دیا تو کیا آپ اس کلمہ کوئی کی بنا پر اس کو مسلمان سمجھتے ہیں یا نہیں اور اگر نہیں سمجھتے تو کیا آپ ایک
 اس شخص کو جو مسلمان تھا کافر کہتے ہیں اور اسمعیل دہلوی و علمائے دیوبند کے اسلام کا کیا آپ ملکہ آپ کی
 ساری جماعت اب یا شورہ کر کے کوئی ثبوت پیش کر سکتی ہے۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ان کے مسلمان ہونے
 کی آپ کوئی وجہ پیش نہیں کر سکتے اور اللہ پر گزشتہ پیش نہیں کر سکتے تو ہمارے علم حضرت نے اگر ان کے کلمات ...
 کفریات پر ان کو کافر کہا تو کیا بیجا ہے یہ آپ جب کہہ سکتے تھے کہ پہلے ان کا مسلمان ہونا ثابت کر دیتے اسی طرح
 وہ خلافت کیٹی ولے جنہوں نے گاندھی کو بالقوۃ بنی کہا یا اپنی عمر جو آیت و حدیث میں گزری تھی اس کو
 ایک بت پرست پرستار کر دیا جنہوں نے قشتے لگوائے یا اور ایسے ہی کفریات کئے تو ایسا کو اگر کافر کہا
 تو کیا غضب ہے یہ کیا آپ کے نزدیک باوجود ان افعال کے کافر نہیں اور تمام علمائے ندوہ کو علم حضرت
 نے کافر کہاں لکھا ہے ذرا ثبوت پیش کیجئے۔ مولوی صاحب ایسے اتہامات سے کام نہیں چلتا ہے
 اب رہا ساری دنیا کو کافر کہہ دینا تو یہ آپ ہی حضرات کا کام ہے۔ دیکھئے آپ اپنے مذہب کی مقدس کتاب
 تقویت الایمان جس میں انسان تو انسان بلکہ فرشتے بلکہ کسی نبی رسول بلکہ خود اللہ تعالیٰ کو بھی حکم کفر و شرک
 سے نہیں چھوڑا ہے لہذا فرمائیے کہ اب آپ حضرات ساری دنیا کو کافر و مشرک کہنے والے ہیں یا ہم۔ ذرا اپنے
 گریبان میں تو منہ ڈاکر دیکھئے کیا مولوی صاحب کیچے نزدیک کوئی مسلمان ہو کر اگر معاذ اللہ کفر کرے تو وہ کافر ہی
 نہیں ہوگا۔ پھر آپ قادیانیوں کو کیوں کافر کہتے ہیں۔ مولوی صاحب واقعی حاضرین خوب سمجھ رہے ہیں کہ
 میرے سوالات میں سے ایک بھی خارج از بحث نہیں میں اور اٹھارہ تو خاص کر آپ ہی کے پیش کردہ علم
 شجر پر کٹے گئے ہیں، جن میں سے ایک کا جواب نہیں، لہذا مسئلہ علم غیب آپ کو مسوں دور بھاگ رہے
 ہیں یا ہم۔ یہ تو تمام پبلک خوب احساس کر رہی ہے کہ آپ ایک دلیل پیش کرتے ہیں اور جلیک پرزوات
 کئے جاتے ہیں، تو فوراً دوسری پیش کرنے لگتے ہیں، اور جب سکی بھی خبری جاتی ہے تو تیسری اور چوتھی کی
 کوشش کرنے لگ پڑتے ہیں، مولوی صاحب (۵۵) سوالات پہلے تھے (۸) اس میں ہوئے اور

(۵) سوال آپ کے ان جوابوں پر کئے جاتے ہیں (۶) بخاری و مسلم میں ہے کہ ترخص کا مادہ پیدائش اس کی
 ماں کے پیٹ میں چالیس روز تک لطفہ رہتا ہے پھر چالیس روز تک جما ہوا خون رہتا ہے پھر چالیس
 روز تک گوشت کا لطفہ پھر اللہ تعالیٰ فرشتے کو بھیجتا ہے وہ اس میں روح پھینکتا ہے اور چاروں دنوں
 کے لکھنے کا اسے حکم دیا جاتا ہے۔ وہ فرشتہ اس کے تمام رزق کو جو ساری عمر میں کھائے گا لکھتا ہے اور وہ
 کب اور کہاں مرے گا یہ بھی لکھتا ہے اور جو کچھ اپنی عمر میں عمل کرے گا وہ بھی لکھتا ہے کہ سعید ہے یا شقی یعنی
 جنتی ہے یا دوزخی الفاظ حدیث میں ہیں یومس باریج کلمات یکتے نرقہ واجلہ و عملہ و سعید
 و شقی۔ فرمائیے جب آپ کہتے ہیں کہ ان چیزوں کا علم اللہ نے نہ کسی کو دیا نہ دیگا۔ تو اس فرشتے کو ان چیزوں
 کا علم کیسے ہو گیا (۶۵) شکوۃ شریف میں دلائل النبوة سے منقول ہے کہ ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کرتی ہیں یا رسول اللہ رات کو میں نے برا خواب دیکھا۔ حضور فرماتے
 ہیں کیا دیکھا عرض کرتی ہیں سخت خواب ہے۔ فرماتے ہیں بیان کر دو عرض کرتی ہیں میں نے دیکھا گیا حضور
 کے جسم مبارک کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں رکھ دیا حضور ارشاد فرماتے ہیں راست خیر تلک فاطمہ
 انشاء اللہ غلاما یکون فی حجرک یعنی تم نے اچھا خواب دیکھا میری بیٹی فاطمہ کے ایک لڑکا ہوگا۔
 جو تمہاری گود میں رہے گا۔ ام الفضل فرماتی ہیں پھر حضرت فاطمہ زہرہ کے ماجزادے پیدا ہوئے اور میری گود میں
 رہے جیسا حضور نے ارشاد فرمایا تھا۔ کیوں مولوی صاحب آپ فرماتے ہیں کہ مادہ کے پیٹ میں کیا ہے
 اس کا علم اللہ نے کسی کو نہیں دیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ علم کیونکر ہو گیا کہ حضرت فاطمہ کے لڑکا
 ہوگا۔ (۶۶) بخاری و مسلم کی حدیث ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے روز خیر فرمایا۔ لا اعطین ہذین
 الراہیۃ غدا رجلا یفتح اللہ علی یدہ یدہ یحب اللہ ورسولہ و یحبہ اللہ ورسولہ یعنی کل میں
 یہ ہفتہ ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ فتح دے گا جو اللہ و رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ و
 رسول اس سے محبت رکھتے ہیں۔ جب صبح ہوئی تمام لوگ خدمت اقدس میں یہ تمنا لیکر حاضر ہوئے
 کہ کاش یہ ہفتہ ہم کو عطا فرمایا جاوے۔ حضور ارشاد فرماتے ہیں علی ابن ابی طالب کہاں ہیں عرض کی گئی
 کہ ان کی آنکھیں کھلتی ہیں۔ فرمایا انھیں بلاؤ مولیٰ علی حاضر ہوئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

نے اپنا لعاب دہن اقدس... لگا دیا فوراً اچھے ہوئے جیسے کبھی ان کی آنکھیں دکھی ہی نہ تھیں پھر انھیں جھنڈ عطا فرمایا۔ کیوں جناب آپ تو فرماتے ہیں کہ اس بات کو علم کہ میں کل کیا کرونگا۔ اللہ نے نہ کسی کو دیا نہ کسی کو دیکھا پھر حضور اطہر صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ علم کہ میں کل یہ کرونگا۔ اور مولیٰ علی کے ہاتھ پر فتح ہوگی کیونکر ہوگی۔ چونکہ میرا وقت ختم ہو گیا باقی ثبوت آئندہ نمبر میں پیش کرونگا۔

نواب صاحب۔ (صدر جماعت دیوبند) چونکہ ہمارے مناظرہ کے وقت کے بعد (۵) منٹ باقی رہتے ہیں اس لئے مولوی منظور حسین صاحب کو سب وقت دیدیا جائے۔

خالص صاحب۔ (صدر اہلسنت و جماعت) الفا تو یہ ہے کہ اس کو بھی نصف نصف کر دیا جائے۔

نواب صاحب۔ بہت بہتر منظور ہے۔

دیوبندی۔ میں اس سے بہت خوش ہوں کہ آپ ہر مرتبہ اسی طرح نام نہاد سوالات سنا دیا کریں اور میں قرآن و حدیث سے مسئلہ علم غیب پر روشنی ڈالوں۔ آپ کی دولت بس یہی سوالات ہیں جن پر علیک مش رہی ہے اور میرے پاس قرآن و حدیث کی دولت ہے کل حزب بمالہ دیکھ فرجوں (اور اسی طرح اپنا وقت پورا کیا)۔

نواب صاحب۔ ڈھائی منٹ باقی ہیں اس میں مولوی حشمت علی صاحب کا کام کر سکیں گے۔

شیر سنت۔ میں ڈھائی منٹ میں کر دوں گا اپنا پورا کام۔

نواب صاحب۔ بگڑ کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا یہ کیا تو ہیں کے لفظ آپ بولتے ہیں کر دوں گا ان لفظوں پر ہر کیجیے۔

شیر سنت۔ جناب ان لفظوں میں آپ جیسے مولویوں کی توہین ہو جاتی ہے لیکن مجھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب معاذ اللہ جانوروں یا گھوں کی مثل ہے۔ اور ان کا علم معاذ اللہ شیطانوں کے علم سے کم ہے۔ ان ناپاک لفظوں میں حضور کی آپ کے نزدیک توہین نہیں ہوئی کیا اسی کا نام اسلام کیا اسی کا نام ایمان ہے شرم شرم شرم۔ میں اپنا پہلا مضمون بھی پورا کیئے دیتا ہوں (۶۷) مسلم کی حدیث ہے سیدہ عمر فاروق عظمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر ایک روز پہلے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اہل بدر کی قتل گاہ میں دکھاتے تھے اور فرماتے تھے۔ ہذا مصرعی فلان غدا ان شاء اللہ و ہذا مصرعی فلان غدا ان شاء اللہ یہ کل فلاں کی قتل گاہ ہوگی اور فلاں کل یہاں قتل ہوگا ان شاء اللہ۔ عمر فاروق فرماتے ہیں اس خدا کی قسم جس نے حضور کو حق کے ساتھ بیجا کفار مکہ میں سے ہر ایک اسی جگہ مارا گیا۔ جو حضور نے اسکے لئے فرمایا تھا کیوں مولوی صاحب جب کسی کو اللہ نے یہ نہیں بتایا کہ کوئی کہاں مرے گا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ علم کس طرح ہو گیا (۶۸) حدیث مشکوٰۃ میں میرے علم ذاتی کی نفی کرنے کو اپنے کہا اپنی جہالت کا ثبوت دینا ہے تو مولوی صاحب میں نے یہ اکثر مفسرین و علماء کا قول پیش کیا تھا۔ جن میں سے ایک شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی عبارت پیش کی گئی تھی، لہذا مولوی صاحب کیا آئمہ مفسرین و علمائے کرام و خاص کر حضرت شیخ تمام جاہل ہیں اور ان کا یہ بکھنا جہالت کا ثبوت ہے ذرا ہوش کی پی کر کیجئے۔ مولوی صاحب اب آپ کو معلوم ہو گیا کہ وہ پانچ چیزیں جن کا ذکر سورۃ لقمان کی آیت میں ہے۔ یعنی علم قیامت۔ مادہ کے پیٹ میں کیا ہے۔ میخ کب برسے گا۔ کون سی زمین میں مرے گا۔ کل کیا کرے گا۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے کلام سے ظاہر ہو گئیں کہ انبیاء اور اولیاء کو بھی وحی و الہام سے علوم حاصل ہوتے ہیں اور ہر ایک کا بیان فرما فرما۔۔۔ حدیثوں سے بھی ثابت کر دیا گیا۔ لہذا یہ علوم بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بہ عطاۃ خداوندی حاصل ہیں۔ اس وقت مناظرہ ختم ہو گیا شام کو اس طرح شروع ہوا۔

دیوبندی۔ حضرات جس مسئلہ کی بحث کیلئے اس جلسہ کا انعقاد کیا تھا اس پر کافی روشنی پڑ چکی ہے۔ میں تین آیتیں پیش کر چکا ہوں جن کا جواب ہمارے فاضل مخاطب نے یہ دیا کہ تم ان آیات کا مطلب نہیں سمجھتے اور میں نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ مفسرین کے کلام سے بیان کیا ہے۔ میں اپنی طرف سے کسی آیت کا مطلب بیان کرنا حرام سمجھتا ہوں تو میرے فاضل مخاطب میرے بیان کردہ مطلب کو غلط نہیں بتلا رہے ہیں بلکہ مفسرین کے مطلب غلط بتا رہے ہیں سو وہ لقمان کی آیت کا مطلب تو جس نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف سے بیان کیا ہے کیا معاذ اللہ آپ کے نزدیک حضور نے بھی قرآن کا مطلب نہیں سمجھا

اب چوتھی آیت سنئے۔ یَسْئَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مَرْسَاهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ
رَبِّی لَا یَجْلِيهَا لَوْقَهَا إِلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِی السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا تَأْتِيكُمُ إِلَّا
بَغْثَةً یَسْئَلُونَكَ حَتَّىٰ عَنِهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَلَٰكِن أَكْثَرُ النَّاسِ لَا یَعْلَمُونَ
(اعراف ۲۳) لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں قیامت کے بارے میں کہ کب آئیگی فرمادیجئے کہ بڑا اس
کا علم میرے رب کو ہی ہے نہیں ظاہر کیا اُسکو اُسکے وقت مگر اللہ تعالیٰ بھاری ہے وہ آسمانوں اور
زمینوں میں وہ اچانک بے خبری ہی میں آئے گی، وہ لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں گویا کہ
آپ اسکو جانتے ہیں۔ کہہ دیجئے کہ اس کا علم اللہ ہی کو ہے۔ لیکن بہت سے لوگ اس راز
سے ناواقف ہیں۔ غور کیا جائے کیا ان تصریحات کے ہوتے ہوئے کسی مسلمان کو یہ گنجائش ہے کہ وہ
یہ عقیدہ رکھے کہ علم قیامت حضور کو حاصل تھا۔

شیر سنئے۔ مولوی صاحب واقعی اگر آپ ان آیتوں کا صحیح مطلب سمجھتے ہوتے تو برگز
ان سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی نفی نہیں کرتے اور کم از کم ان کی تفاسیر کو ہی ملاحظہ کر
لیتے تو اتنی شرمندگی اٹھانی نہ پڑتی اور پھر اس پر آپ کی یہ جرات کریں نہ جو کچھ بیان کیا ہے
مفسرین کا کلام بیان کیا ہے کتنا جتنا جھوٹ ہے لیجئے پہلے میں حاضرین کو یہی دکھا دوں کہ
مولوی صاحب نے تفسیروں کا کلام بیان کیا ہے یا ان کے بالکل خلاف کہا ہے پہلی آیت علم شعر
کی وما علمنہ الشعر الا یہ آپ نے پیش کی لہذا فرمائیے کہ اس کے متعلق کس مفسر نے یہ
لکھا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شعر کا علم نہیں دیا گیا۔ جیسا آپ کہتے ہیں اور مجھ سے
سنئے تفسیر مدارک میں بحث شعر میں پیش کر چکا ہوں کہ انھوں نے علم شعر کی حضور سے نفی نہیں
کی ہے۔ تفسیر خازن و تفسیر علامۃ ابو سعود و تفسیر کبیر میں بھی یہی مضمون ہے کہ حضور پر شعر کی نظم
واداد شوارقی یعنی ملکہ نہ تھا۔ اور تفسیر روح البیان میں تو خاص اس امر کی تصریح کر دی کہ حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم شعر کو جانتے تھے حضور کو شعر کا علم تھا ہاں شعر کہتے نہیں تھے۔ اس لئے کہ
شعر گوئی سے لفظ شاعر کے اطلاق سے امن ہو۔ اس کی پوری عبارت کو مسئلہ شعر کی بحث میں پیش کیا

اب چوتھی آیت سنئے۔ یَسْئَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مَرْسَاهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ
رَبِّی لَا یَجْلِيهَا لَوْقَهَا إِلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِی السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا تَأْتِيكُمُ إِلَّا
بَغْثَةً یَسْئَلُونَكَ حَتَّىٰ عَنِهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَلَٰكِن أَكْثَرُ النَّاسِ لَا یَعْلَمُونَ
(اعراف ۲۳) لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں قیامت کے بارے میں کہ کب آئیگی فرمادیجئے کہ بڑا اس
کا علم میرے رب کو ہی ہے نہیں ظاہر کیا اُسکو اُسکے وقت مگر اللہ تعالیٰ بھاری ہے وہ آسمانوں اور
زمینوں میں وہ اچانک بے خبری ہی میں آئے گی، وہ لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں گویا کہ
آپ اسکو جانتے ہیں۔ کہہ دیجئے کہ اس کا علم اللہ ہی کو ہے۔ لیکن بہت سے لوگ اس راز
سے ناواقف ہیں۔ غور کیا جائے کیا ان تصریحات کے ہوتے ہوئے کسی مسلمان کو یہ گنجائش ہے کہ وہ
یہ عقیدہ رکھے کہ علم قیامت حضور کو حاصل تھا۔

شیر سنئے۔ مولوی صاحب واقعی اگر آپ ان آیتوں کا صحیح مطلب سمجھتے ہوتے تو برگز
ان سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی نفی نہیں کرتے اور کم از کم ان کی تفاسیر کو ہی ملاحظہ کر
لیتے تو اتنی شرمندگی اٹھانی نہ پڑتی اور پھر اس پر آپ کی یہ جرات کریں نہ جو کچھ بیان کیا ہے
مفسرین کا کلام بیان کیا ہے کتنا جتنا جھوٹ ہے لیجئے پہلے میں حاضرین کو یہی دکھا دوں کہ
مولوی صاحب نے تفسیروں کا کلام بیان کیا ہے یا ان کے بالکل خلاف کہا ہے پہلی آیت علم شعر
کی وما علمنہ الشعر الا یہ آپ نے پیش کی لہذا فرمائیے کہ اس کے متعلق کس مفسر نے یہ
لکھا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شعر کا علم نہیں دیا گیا۔ جیسا آپ کہتے ہیں اور مجھ سے
سنئے تفسیر مدارک میں بحث شعر میں پیش کر چکا ہوں کہ انھوں نے علم شعر کی حضور سے نفی نہیں
کی ہے۔ تفسیر خازن و تفسیر علامۃ ابو سعود و تفسیر کبیر میں بھی یہی مضمون ہے کہ حضور پر شعر کی نظم
واداد شوارقی یعنی ملکہ نہ تھا۔ اور تفسیر روح البیان میں تو خاص اس امر کی تصریح کر دی کہ حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم شعر کو جانتے تھے حضور کو شعر کا علم تھا ہاں شعر کہتے نہیں تھے۔ اس لئے کہ
شعر گوئی سے لفظ شاعر کے اطلاق سے امن ہو۔ اس کی پوری عبارت کو مسئلہ شعر کی بحث میں پیش کیا

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں اندھے ہو گئے ہیں کہ یہی آیت کریمہ **لَوْ جُمِعَ إِلَهُهُ الرُّسُلُ لَا يُعْنِيهِ ذَلِكَ** انبیاء کے عدم علم کی دلیل ٹھہرا دی حالانکہ یہ ان مقدس گروہ کا کمال ادب ہے کہ اللہ عزوجل کے روبرو وہ اپنے علم کو شمار ہی نہیں کرتے جیسے کوئی لائق شاگرد اپنے جلیل القدر استاذوں کے سامنے اپنے علم کا اظہار سوء ادبی سمجھتا ہے اور حقیقتہً تمام مخلوقات کا علم خالق جل جلالہ کے علم کے موازنہ میں مثل لاشے کی ہے۔ تفسیر خازن میں تفسیر کریمہ نقل کرتے ہیں **ان الرسل عليهم السلام لما علموا ان الله تعالى عالم لا يجهل وحليم لا يسف وعاذل لا يظلم علموا ان قولهم لا يفيد خيرا ولا يدفع شرا فزادوا رب في السكوت وتوقيض الاموالى الله تعالى عدله فقالوا لا علم لنا** یعنی جب انبیاء کرام علیہم السلام نے یہ ملاحظہ کیا کہ اللہ تعالیٰ عالم ہے جاہل نہیں ہے اور حلیم ہے سفیہ نہیں ہے عادل ہے ظالم نہیں۔ تو پھر ہمارا کہنا کسی خیر کا افادہ اور شر کو دفع نہیں کر سکتا تو انھوں نے سکوت میں اور اللہ تعالیٰ کی طرف تفرغ کرنے میں ادب نظر رکھ کر کہا کہ ہم کو علم نہیں لیکن مولوی صاحب اپنے نتیجہ نکال لیا کہ ان کو علم ہی نہیں کتنی خود مطلق ہے شرم شرم شرم۔

دیوبندی۔ ہمارے فاضل مخاطب کے پاس کوئی دلیل تو مسئلہ علم غیب میں نہیں ہے۔ لہذا وہ مجبور ہیں کہ اس طرح اصرار دھڑک باتوں میں اپنا وقت پورا کر دیا کریں کبھی کسی پر کوئی افترا کر دیا کبھی کسی کو گالیاں دیدیں بس ان کا یہی سرتیہ ہے۔

شیر سُنّت۔ بزرگو! یہ اپنے خوب اندازہ کر لیا ہے مولوی صاحب کے سوالات کے جواب دینے سے بالکل عاجز ہیں اور دفعہ الہامی کر رہے ہیں مناظرہ کے تین دن کی موت سے پور کرنے چاہتے ہیں اور جہاں بے گھاٹ پھینس جاتے ہیں فوراً اپنی ہنر مندگی مثلاً کیلئے دلیل کا مطالبہ کرنے لگتے ہیں لیکن مجھے دلائل پیش کرنیکی تو ضرورت نہیں تھی کہ مولوی صاحب اپنے دلائل سے اپنا مدعی ثابت نہ کر سکے تو میرا مدعی نہایت زبردست طریقہ سے ثابت ہو گیا۔ مگر چونکہ سنی بھائیوں کے ایمان کی اور تازگی ہوگی اس لئے میں بھی بطور نمونہ کے چند آیات و احادیث پیش کرتا ہوں۔ شکوۃ شریف میں معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث مروی ہے جس میں ہے کہ میرا رب نہایت اچھی قبل کے ساتھ مجھ پر جلوہ فرما ہوا۔ مجھ سے پوچھا اے محبوب فرشتے آپس میں کس بات پر بحث کر رہے ہیں۔

لَسَلَوْنَاكَ عَنِ السَّاعَةِ الْآلِيَةِ اسکو ذرا تفسیر روح البیان میں ہی دیکھ لیا ہوتا کہ تفسیر روح البیان میں اسی آیت کے بعد لکھتے ہیں۔ **قد ذهب بعض المشايخ الى ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يعرف وقت الساعة باعلام الله تعالى** یعنی بعض مشایخ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وقت قیامت کو جانتے تھے، اللہ عزوجل کے واقف کرنے سے۔ مولوی صاحب آپ اب تو اس توہین رسول کی آفت سے بچئے۔

دیوبندی۔ محترم بزرگو! تم سوالات توکل ہی سے سُن رہے ہو میں بقدر ضرورت ان کے جوابات بھی دے چکا ہوں۔ ہمارے مخاطب جن عقائد کو میرے اکابر کی طرف منسوب کرتے ہیں بجز اللہ ان کا دامن تقدس ایسی خرافات سے بالکل پاک ہے۔ لیکن زبان درازی کا علاج کس کے پاس ہے۔ میں مولوی صاحب کے ان لغویات سے اعراض کرتے ہوئے اصل بحث کی طرف متوجہ ہوتا ہوں پانچویں آیت **سُنّت** **لَوْ جُمِعَ إِلَهُهُ الرُّسُلُ لَا يُعْنِيهِ ذَلِكَ** اللہ فیقول ما ذا اجبتكم قالوا لا علم لنا انك انت علام الغيوب جس دن کو جمع کرے گا اللہ تعالیٰ رسولوں کو پس فرمے گا ان سے تم کو کیا جواب دیا گیا عرض کریں گے وہ کہ ہمیں علم نہیں آپ ہی غیب کی باتوں کے داننے والے ہیں! اسمیں آپ سمجھ سکتے ہیں اگر ان کو علم ہو تو کیا فرماتے۔ شیر سُنّت۔ حضرات سیر سوالات تو داعی آپ سُنّتے ہی رہیں گے اور آپ جواب جب سُن سکتے ہیں کہ مولوی صاحب جواب دیں اور آپ یہ بھی اپنے دلوں میں سوچیں کہ میرے (۷۲) سوالوں میں سے مولوی صاحب نے جواب دینا تو درکنار کسی سوال کو چھوڑا بھی نہیں ہے۔ لہذا اس پر مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ میں بقدر ضرورت ان کے جوابات دے چکا ہوں کیا صریح جھوٹ نہیں ہے اور پھر یہ کہہ دینا کہ ہمارے اکابر کی طرف جو عقائد منسوب ہیں ان سے انکا دامن بالکل پاک ہے کتنی کھل بے ایمانی ہے۔ مولوی صاحب میں کل سے یہی تو عرض کر رہا ہوں کہ اپنے اکابر کا دامن ذرا ایسے عقائد کفریہ سے پاک کر کے دکھائیے اور ان کے سرور سے الزامات کفریہ کو اٹھائیے۔ میرے پہلے سوالات کے ذرا جوابات دینے کا ارادہ تو کیجئے پھر آپ کی کیا بلکہ سارے حاضرین کو معلوم ہو جائیگا کہ ان کا دامن ان خبیث عقائد سے پاک ہے یا سراسر ملوث ہے آپ کی اس بے سود رٹ سے کام نہیں چلتا کہ سیر اکابر کا دامن پاک ہے مولوی صاحب آپ یہاں تک دشمنی

میں نے عرض کی مجھے نہیں معلوم فرائیتہ وضع کفہ میں کتنے حجت و جدت بردار نامہ ہیں ثنوی فتح علی کل شیء و عرفت یعنی میں نے دیکھا کہ میرے جل جلالہ نے اپنا دست قدرت میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھ دیا۔ تو میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں پائی تو اس کی برکت سے ہر چیز مجھ پر ظاہر ہو گئی اور میں نے ہر شے کو پہچان لیا۔ اور عبد الرحمن ابن عائش رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ مروی ہیں۔ فعلمت ما فی السموات والارض یعنی جو کچھ زمینوں اور آسمانوں میں ہے میں نے جان لیا۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت میں اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں۔ پس دانستم ہرچہ در آسمانہا و ہرچہ در زمین بود عبارات امت از حصول تمامہ علوم کلی و جزوی و احاطہ آن یعنی اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ تمام کلی و جزوی علوم سب مجھے حاصل ہو گئے اور میں ان کا احاطہ فرمایا لیجئے مولوی صاحب اب بھی حضور کے ایسے علم پر ایمان لائے گا یا نہیں۔ دیوبندی۔ مولوی صاحب آپ نے اپنا دعویٰ ثابت کرنے کیلئے جو حدیث پیش کی ہے اگر چاروں شرط مناظرہ مجھ کو اس کے جواب دینے کی ضرورت نہیں کہ یہ کوئی نص قطعی نہیں ہے اور شرائط میں کتب عقائد و نعوس قطعیہ کا پیش کرنا طے ہو چکا ہے۔ مولوی صاحب اس کے متعلق کہتا ہوں کہ یہ حدیث کس زمانہ کی ہے۔

شیر سُنّت۔ مسلمانو! تم نے دیکھ لیا کہ مولوی صاحب اس حدیث کا جواب تو کچھ بھی نہ دے سکے اور صرف یہ کہہ کر ٹال دینا چاہتے ہیں کہ یہ نص قطعی نہیں ہے اور یہ کہتے ہیں کہ اس کا زمانہ تباہ و مولوی صاحب کا مقصد یہ ہے کہ چونکہ اس حدیث سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب ہوا جاتا ہے۔ لہذا اس میں کوئی نہ کوئی نوا عرنا پیدا کر دو تاکہ حضور کا علم ثابت نہ ہونے پائے لہذا خارجی بحث شروع کرتے ہیں تاکہ زمانے کی بحث میں لوگ اس حدیث کا مضمون بھول جائیں۔ مولوی صاحب یہ کوئی بحث کی بات نہیں کہ جو زمانہ آپ تباہ دینگے وہ ہی ہم مان لینگے۔ اب خارج از بحث باتوں میں وقت پورا نہ کیجئے۔

دیوبندی۔ مہربانم معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث معراج ہے اور یہ شب معراج میں پیش آیا اور معراج ہجرت سے بھی پہلے ہے۔ لہذا یہ وفات شریف سے بہت پہلے ہوئی اور آپ خود اس زمانہ میں حضور کو علم غیب نہیں ملتے تو حدیث آپ کے مذہب کے مخالف ہوئی۔

شیر سُنّت۔ مولوی صاحب ان باتوں سے آپ کا مقصد پورا ہوتا نظر نہیں آتا پہلی حدیث کا مشابہ لکھتا ہوں۔ ظاہر هذا الحديث ان هذا الشاۃ فی النجوم فلا يحتاج الى تاویل۔ یعنی اس حدیث کا ظاہر یہ ہے کہ یہ دیکھنا خواب میں تھا تو اس میں کسی تاویل کی حاجت نہیں اور یہی مضمون دوسری حدیث کے حاشیہ پر ہے۔ اور اگر ہم اس کو بھی تسلیم کر لیں کہ یہ واقعہ معراج شریف میں ہوا تو کیا استعمال لازم آتا ہے۔ رہی یہ بات کہ ہم ہجرت سے قبل حضور کے علم غیب کے قائل نہ ہوں یہ بالکل غلط ہے۔ لیجئے اور حدیث سنئے عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ نزل فی الارض فرأیت مشارقها ومغاربها حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو سمیٹ دیا یہاں تک کہ میں اس کے مشارق و مغارب کو دیکھ لیا۔ مولوی صاحب اب آپ علمائے دیوبند کے عقائد کفریہ سے توبہ کر لیجئے۔ دیوبندی۔ ہمارے فاضل غامد کی دہری ملاحظہ ہو کہ نعوس قطعیہ میں کتب عقائد و نعوس قطعیہ کے پیش کرنا کیونکر شیر سُنّت۔ مولوی صاحب آپ اگر حدیثیں پیش کریں تو وہ نعوس قطعی ہو جائیں اور اگر ہم پیش کریں تو اس پر اعتراض آپ بیکار باتوں میں وقت ضائع نہ کریں یہ خارج از بحث باتیں کرنا مناسب نہیں آپ کے پاس اگر ان حدیثوں کا جواب ہو تو پیش کیجئے اور سنئے۔ بخاری و مسلم میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔ قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقاما ما تزلک شیئا کیون فی مقامہ ذالک الی قیامۃ الساعة الا حدث بہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار ہم میں کھڑے ہوئے تو قیامت تک جو چیز اپنے مقام میں ہو نیوالی تھی سب بیان فرمایا۔ بولے اب بھی حضور کیلئے ہا کاں و ما کیون کا علم آپ مانتے ہیں یا نہیں مولوی صاحب اگر کچھ بہت ہے تو ان حدیثوں کا جواب دیجئے۔ دیوبندی۔ میرے محترم نص قطعی کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ وہ قرآن پاک کی آیت ہو دوسرے کہ کوئی ایسی حدیث ہو جس کے راوی اتنے ہوں کہ اس کے فرمان رسول ہونے میں کسی قسم کا شبہ نہ رہے آپ نے کوئی آیت پیش کی نہ کوئی حدیث متواتر اور میں نے ابھی تک کوئی حدیث دلیل میں پیش نہیں کی ہاں آیت کی تائید میں ضرور پیش کی ہے اب مجھ سے پڑھی آیت سنئے۔ ویقولون متی هذا الوعد ان کنتم صادقین

قل انما العلم عند الله واتما انانذیر مبین۔ یہ کفار کہتے ہیں کہ تباؤ یہ وعدہ کہو گے کہہ دیجئے اس کا علم اللہ ہی کو ہے میں تو بس ڈرانے والا ہوں بیان کرنیوالا ہوں حضرات میں چھ آیتیں پیش کر چکا ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ مولوی صاحب کوئی نص قطعی پیش کریں۔

شیر سُنّتے۔ مسلمانو! تم نے دیکھ لیا کہ میرے سوالوں کا جواب ابھی تک مولوی صاحب نے نہیں دیا ہے اور ایک غیر متعلق بات نص قطعی کی بحث شروع کر دی تاکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کسی طرح علم غیب ثابت نہ ہونے پائے۔ مولوی صاحب ابھی اپنے کیا دیکھا ہے انشاء اللہ دلائل کے دریا بہا دوں گا۔ لیجئے نص قطعی بھی لیجئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وعلماک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیم اے محبوب تم کو اللہ نے سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔ تفسیر جلالین میں ہے ای من الاحکام والغیب یعنی غیب احکام۔ لیجئے مولوی صاحب اس پر تو ایمان لائیے۔ اور اپنے پیشواؤں کے اقوال کفریہ کو چھوڑ کر اب مسلمان ہو جائیے اب رہی وہ آیت جو اپنے پیش کی ہے وہ ہمارے خلاف نہیں چونکہ ایسی آیتوں کے جواب جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی نفی ہو تمام مفسرین و علمائے امت نے انکی صحیح مراد ظاہر فرمادی (دیکھئے تفسیر تفسیر خازن و مدارک و منشا پوری شرح شفا شفا شریف فتاویٰ حدیثہ نسیم الریاض وغیرہ) کسی نے کہا کہ علم ذاتی کی نفی ہے کسی نے کہا علم بے واسطہ کی نفی ہے کسی نے کہا علم استقلالی کی نفی ہے لہذا باوجود ایسی تصریحات کے ہوتے ہوئے پھر ایسی آیات کا پیش کرنا شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھسانا ہے۔

مولوی صاحب آپ ایسی تو ہینوں سے تو بیکسیجئے (اس دن اسی تقریر پر مناظرہ ختم ہو گیا)۔

شنبہ کو اس طرح شروع ہوا

دیوبندی۔ آپ حضرات کو معلوم ہے کہ مناظرہ محض مسئلہ علم غیب کے تصفیہ کیلئے ہوا تھا اور یہ امر بھی طے ہو چکا ہے کہ جو مسئلہ علم غیب سے باہر قدم نکالے گا اس کی شکست مانی جائیگی۔ تو میرے محترم بزرگو! یہ اقراری شکست ہمارے مقابل کو پہلے روز ہی سے ہو رہی ہے۔ ان کی کوئی تقریر ایسی نہیں ہوئی جس کا نتیجہ بحث سے نکل جائے نہ ہوا کل چلتے وقت ایک آیت پیش کی جس سے متعلق ایک سوال کے یہ ایک نیا نیا

شیر۔ معزز حضرات یہ آپ کل سے دیکھ رہے ہیں کہ اگر مسئلہ علم غیب کا تصفیہ منظور ہے تو صرف مجھ کو ہے اور مولوی صاحب تو مسئلہ علم غیب کی بحثوں سے کوسوں دور بھاگنا چاہتے ہیں چنانچہ آپ خوب دیکھ چکے ہیں کہ مولوی صاحب علم غیب کے متعلق ابھی تک کوئی عقیدہ متعین نہ کر سکے۔ اور جب مولوی صاحب اپنے بڑوں کا مسئلہ علم غیب کے متعلق عقیدہ مانتے ہیں تو ان کے تمام کفریات ان پر وارد ہوئے۔ یہ تمام بحثیں مسئلہ علم غیب سے مولوی صاحب کے نزدیک خارج۔ مولوی صاحب علم شعر کو پیش کریں تو وہ مسئلہ علم غیب میں داخل ہے اور اگر میں اسی علم شعر پر بحث کروں تو وہ بحث سے خارج ہو جائے مولوی صاحب اگر علم خمس و قیامت میں بحث کریں تو بحث میں داخل رہے اور اگر ہم اسی علم خمس و قیامت پر سوالات کریں تو بحث سے بے تعلق ہو جائیں اور میرے سوالات (جو علم شعر و علم خمس پر ہوں) نہایت سیدر دی سے یہ کہہ کر ٹھکرا دیے جائیں کہ سبب خارج از بحث میں انکے جواب دینے کی مجھ کو ضرورت نہیں۔ اتنا ہی نہیں بلکہ میں نے جو علم غیب کے ثبوت میں آیات و احادیث پیش کرنی شروع کر دیں تو وہ شرائط مناظرہ کے خلاف ہو گئیں۔ تو اب میرے محترم بزرگو! آخر مسئلہ علم غیب کی کس چیز سے بحث کی جائے کہ وہ داخل بحث رہے کیونکہ اس کے عقیدہ پر بحث وہ خارج از بحث اسکے دلائل پر بحث خارج از بحث تو یہ داخل بحث کیا چیز رہ گئی۔ اب میں آپ کو مولوی صاحب کی بحثوں کا خارج از بحث ہونا دکھاؤں (۱) تمامی نزول قرآن کی بحث (۲) ہمارے استاذ العلماء کا قول پیش کرنا (۳) ایوم اکملت الایہ کی آخری آیت ہونے کی بحث (۴) اپنے عقیدہ بدون متعین کئے ہوئے اپنے بڑوں کے کلاموں پر بحث (۵) علما صلی اللہ عنہم پر الزامات (۶) نص قطعی کی بحث (۷) ہر ایک آیت و حدیث کے زمانہ کی بحث وغیرہ وغیرہ پھر مسلمانو ذرا انصاف سے کہنا کہ بحث سے کون بھاگتا ہے اور کس کا قدم مسئلہ علم غیب کی بحث سے باہر نکلا۔ اور کس کے حق میں شکست مانی جائے۔ اب مولوی صاحب مجمع نے خوب احساس کر لیا ہے کہ سوالوں کا ہضم کرنا اور کسی سخت ضرب پر خاموش ہو کر دوسری کروٹ بدلنا یہ وہ باتیں ہیں کہ شکل سے جناب اس کمال کو پہنچائیں میں کہ ہر شخص آپ کے راؤ میں آجاتا ہے۔ اور پھر یہ کہہ دینا کہ ہمارا

سب نے نہیں بتا دیئے تو کیا ضروری علم تمام مالہ تعلو الامری بھی ہو سکتی؟ علم غیب ثابت کیا ہے جو ہر ایک غیبی جو یہ علم میرے حق میں ہے تو کہہ کر میں نے علم ملک مالہ تو کن تعلو الامری ایک مختصر تفسیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب سے متعلق لکھتی ہوں۔ اب اسی آیت کریمہ سے متعلق درج ذیل تفسیر پیش کرتا ہوں۔ تفسیر بیضاوی من خفیات الامور اور الامور الدین والشیء والے تفسیر مالہ (وعلم ملک مالہ تو کن تعلو من امور الدین والشیء ومن خفیات الامور وضما من القلوب۔ تفسیر خازن و قبل علم ملک من علم الغیب مالہ تو کن تعلم قبل معنا وعلم ملک من خفیات الامور والاطلاع علی صفات القلوب ان عبارت کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور را قدوس صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے فیض سے احکام شرع اور امور دین اور امور غیب و پوشیدہ امور دونوں کے کبھی جو حضور نہیں جانتے تھے تعلیم فرمائے۔ مولوی صاحب میں نے تو اس آیت کا مطلب ان تفاسیر اعتبار سے عرض کیا تھا کہ ان کے اللہ اکبر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم گھٹانے کیلئے و علم ملک مالہ تعلو کا اپنے دل سے یا علم ملک گھٹانے کیلئے اس آیت کے ساتھ ساتھ مذہبی کر دیا۔ اب درج ذیل کے فراموش کرنا کہ کفار کیلئے علم غیب ثابت نہ کیا الزام محض یہی نہیں ہوا۔ بلکہ ان حضرات کی کرم پروردگار کی وہ کلامی معنی میں جو کچھ بتاتا ہوں وہ ضروری کا علم نہیں ہے۔ میں اپنی طرف سے آیت کا مطلب بتانا ضرر سمجھتا ہوں مجھے مان دیا جائے کہ یہ بھی ان تفاسیر کو ضرور مانتے ہیں۔ تو وہ یقیناً آپ کے ہی سے مراد ہے۔ اب مولوی صاحب کے درج ذیل کے یا تو حضور نبی کا علم غیب کے ان اقوال سے انکار کیجئے اور صاف طریقہ سے یہ کہہ دیجئے کہ یہ تفسیر بالکل غلط ہے۔ بتا کر آپ کا اعتراض صحیح ہو جائے درنا یا اعتراض اپنے ہی سر پر ماریے کہ ہر اتنا ہر ضروری آپ اب بھی ان کے قائل ہوئے۔ مولوی صاحب کی جواب دیجئے۔

دلیونہ کی۔ مولوی صاحب چھ آیتیں ہیں اس سے قبل انہی میں کے اثبات میں پیش کر چکا ہوں مائوری آیت اور چھ آیتوں میں جس بنیاد پر واقع طریقہ سے ثابت ہو جائے گا کہ جمیع ممالک دنیا کیوں ضرور کو ثابت نہیں ہوتے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض چیزوں کا علم اپنی ذات کیلئے خاص فرمایا ہے اور جن میں سے کسی کو اس کا علم نہیں ملا فرمایا۔ و عنہ ما فتح الغیب لا یعلمہ الا هو انما اس کی علم میں ہیں منافح غیبی بنانا۔ اگر اس کے سوا کوئی۔ اس آیت کی تفسیر کو ضرور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماتے ہیں منافح الغیب سے کہ

مقابلہ بحث سے نکلنا چاہتا ہے (تو چھوڑ دیا کی زیر دست دلیل ہے۔ میں نے جب حدیث پیش کی تھیں تو مولوی صاحب اس کے متعلق یہ کہہ کر مال دیا کہ ضروری تعلیم سے نہیں بھیجیں نے نفس قطع پیش کی تو اس پر یہ کہہ کر کیا کہیں؟ میں نے مالہ ہوں مولوی صاحب ظاہر علم غیب پر ہے یا ان کے کہ ان کے آیت کا نازل ہونا ظاہر حدیث کی وقت کی ہے۔ میں ایسی خارج از بحث باتوں کو بہت بری نظر سے دیکھتا ہوں آپ کو جواب دیجئے۔

دلیونہ کی۔ کل اور یوں کی بحثوں کی ہی آیت وحدیث کی تحقیق کر وہ کس وقت نازل ہوئی اور یہی نازل ہوئی اور یہی نازل ہوئی کیا لکھا ہے۔ یہ سب کچھ ہی ہضم میں ہے لیجئے یہ آیت تقریباً سات برس قبل وفات حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نازل ہوئی اور آپ کو وہی الگ الگ ہی درج ذیل کہ ہے۔ لہذا یہ آیت بھی آپ کے دعویٰ کے لئے معتبر نہیں علاوہ بریں اگر یہ آیت علم حیطہ ثابت کر سکے لگے کافی ہے تو کہیں آپ کفار کیلئے علم غیب ثابت نہ کر دیں لایہی ہی الفاظ قرآن عزیز میں یہود کے متعلق وارد ہیں۔ و علم ملک مالہ تعلو ما لا یستعزلوا ابابکر صدیق اور کھلا دیا کہ جو نہیں جانتے تھے تم بتاؤ آپ ادا فرمائیے اس آیت کے متعلق بہت کچھ بتا سکتا لیکن سردست اتنا ہی کافی سمجھتا ہوں۔

شعبہ مست۔ مولوی صاحب واقعی ایسی فاضل ازجت باتوں میں بحث کرانا اور دوسروں کا وقت ضائع کرنا اور اس پر جو کچھ نہیں جانتا اور تمام حاضرین بھی کہتے ہیں کہ یہ آپ کی ہضم میں ہے ہر الگ بحثوں کو منظرہ کی غرض سے بالکل غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ اب رہا آپ کا اعتراض کہ دعویٰ مائوری قرآن حکیم اور اس دلیل میں اس کے ثبوت ہو رہا ہے۔ تو کیا اس کے پہلوں کی کھنڈ کو ممالک دنیا کیوں کا علم حاصل نہیں مولوی صاحب کی کلام اللہ میں احکام مکرم نازل نہیں ہوئے ہیں اور کیا یہ گت کرنا دل نہیں ہوئی۔ ضرور یوں میں اس کے علم کوئی صورتوں کی ضرورت نہ تھا تو یہ آپ کا اعتراض کا کیا جواب ہے۔ درج ذیل طرح آپ علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتے ہیں اس طرح ان آیات کے کلام الہی پر کا بھی انکار کیجئے جو آپ کی آیت کریمہ علم ملک تعلو ما لا یعلمہ الا هو کہہ کر پیش کرنا انکار کلام کرنا ہے۔ اس لئے کہ میں نے علم ملک مالہ تو کن تعلو کی تفسیر مولانا شریف سے ان الفاظ کی تفسیر ان کی حق من الاحکام والغیب لینا ہے محرم ہو چکا شریعت کے احکام اور جو کچھ غیب کی حدود میں ہے

بعلہا اَللّٰہ ان اللّٰہ عندہ علم الساعۃ الایہ راہ البخاری عن ابی عمر رضی اللّٰہ عنہ یعنی مفتح الغیب پانچ چیزیں ہیں جنکو اللّٰہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اللّٰہ تعالیٰ ہی قیامت کا علم ہے (اور باقی چاروں باتیں لقمان والی آیت کی) اور اصول تفسیر کا یہ سلسلہ ہے کہ جس آیت کریمہ کی تفسیر خود رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے مروی ہو تو اس کے مقابلہ میں کوئی تفسیر مسوع نہ ہوگی اس کے مقابل تمام تفاسیر ٹھکرادی جائیگی اور حضور کے بعد صحابہ کی تفسیر ہے اس کے مقابل میں غیر صحابہ کی تفسیریں اعتبار کے قابل نہیں ہوں گی۔ چنانچہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ بھی مفتح غیب وہی پانچ چیزیں مراد لیتے ہیں۔ جو لقمان والی آیت میں مذکور ہیں (ومشور) اسی کے قریب قریب الفاظ میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللّٰہ عنہ کی تفسیر ہے۔ جبکہ آیت کی ایسی تفسیر ثابت ہوگی تو اب کسی مدعی اسلام کو مترانی کر نیکی لئے گنجائش باقی نہیں رہی۔ اب جس کا جی چاہے سرکار ابد قرار آئے نامدار صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سچا غلام اور صحابہ کا سچا متبع بنکر نجات ابدی حاصل کرے اور جس کا جی چاہے آنکھیں بند کر کے جہنم کا راستہ لے اللّٰہ کی حجت تمام ہو چکی واللّٰہ الذّٰلک

شیر سنّت۔ مولوی صاحب تعجب ہے کہ جب ان چھ آیتوں سے آپ کا مدعی ثابت نہ ہو سکا اور انہیں آیتوں سے آپ کے مدعی کا کافی رد ہو گیا تو پھر ان کو اپنی سند میں شمار کر کے جانا کتنی بڑی نا انصافی ہے مثلاً پہلی آیت وما علمنا الشعر وما ینبغی لہ سے جب آپ حضور اقدس صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے علم شعر کی نفی ثابت نہ کر سکے اور کسی تفسیر سے آپ علم شعر کی نفی اس آیت کریمہ میں مراد ہونا دکھا سکے (اور النساء اللّٰہ تعالیٰ نہ قیامت تک آپ دکھا سکیں گے) تو اب یہ آیت آپ کی دلیل کس طرح ہو گئی یا کم از کم جن مغضوبوں نے اس آیت سے ملکہ کی نفی ثابت کی۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے علم شعر مانا آپ انکار دہ کرتے تو پھر اس آیت کو آپ اپنی پہلی دلیل شمار کر سکتے تھے۔ اور جب آپ کسی طرح اپنا مدعی (یعنی علم شعر حضور سے نفی) اس آیت سے ثابت نہ کر سکے اور نہ آئینہ کبھی کر سکیں گے تو آپ کا اس آیت کریمہ کو یہ کہہ جانا کہ میری پہلی دلیل وما علمنا الشعر الایہ ہے کیا مسلمانوں کو دھوکہ بازی اور اپنی چال بازی کا یقین ثبوت نہیں ہے۔ معزز حاضرین یہ تو مولوی صاحب کی پیش کردہ پہلی آیت کے متعلق

مختصر اعتراض کیا گیا اب میں مولوی صاحب کی پیش کردہ باقی پانچ آیتیں تو وہ بھی اسی طرح ان کے مدعی کے بالکل خلاف ہیں جنکا تفصیلی بیان ہر ایک کی جگہ پر ہم نے پیش کیا ہے پھر ان انکو بھی اپنے دلائل میں شمار کیئے جانا مولوی صاحب کی حیاداری ہے۔ لہذا مولوی صاحب اب آپ کو یہ کہنا چاہیئے کہ میری مثبت مدعی اب پہلی آیت و عندہ مفتح الغیب کا یہ علم ہوا الا ہو ہے۔ کیونکہ جب میں نے اس کے متعلق ابھی کچھ کہا ہی نہیں ہے۔ تو آپ کے ذہن میں اگر آپ کا مدعی ثابت کرنے والی ہے۔ تو یہ ایک آیت ہے اور اگر اس کے بعد کوئی اور آیت پیش کرنی ہو تو اس کے اعتبار سے البتہ پہلی ہو جائیگی یہاں تک تو آپ کے مغالطہ کی حقیقت تھی۔ اب سنئے اس آیت کے متعلق بھی۔ مولوی صاحب ان پانچوں باتوں کا علم اللّٰہ تبارک و تعالیٰ کو یا ذاتی (جو خود بخود حاصل ہوا اور کسی کی عطا کا اسمیں بالکل دخل نہ ہوا اور بہ مقتضائے ذات ہو) ہو گا یا عطائی۔ (جو بہ مقتضائے ذات نہ ہوا اور عطائے حاصل ہو) تو اللّٰہ عزوجل کو ان پانچوں چیزوں کا علم عطائی تو ہو نہیں سکتا کہ یہ بیشک کفر بات کو مستلزم ہے۔ تو یقیناً ذاتی ہوا۔ لہذا آیت کا مطلب یہ ہوا کہ ان پانچ باتوں کا علم غیب ذاتی خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ تو یہ مولوی صاحب ہمارا ایمان ہے۔ چنانچہ ہمارے نزدیک جو شخص کسی غیر خدا کے لئے عام ازین کردہ انبیاء ہوں یا ملائکہ ہوں یا اولیاء ہوں کسی ادنیٰ سی ادنیٰ چیز کا علم غیب ذاتی ثابت کرے گا تو قطعاً کافر ہے۔ لیکن انبیاء علیہم السلام کو جو علم غیب ثابت کیا جاتا ہے وہ علم غیب عطائی ہے لہذا اس پر آپ کی کہنا کہ ان پانچوں باتوں کا علم مخلوق میں سے کسی کو عطا نہیں فرمایا۔ ایک ایسی بات ہے جس کا آپ کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے۔ اب رہا آپکا بخاری شریف کی حدیث۔ یا حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللّٰہ عنہما کے اقوال ان کا بھی یہی مطلب ہے کہ ان غیوب خمسہ کو ذاتی طریقہ سے اللّٰہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا ورنہ ان پانچوں کا علم خود حضور اقدس نے اپنے لئے بیان فرمایا ہے۔ لیکن آپ ایک ایک سننے جائیئے۔

میں نے کاہرنا مشکوٰۃ شریف باب العلامات میں یسری الساعۃ میں نواس ابن سعمان سے ایک طویل حدیث میں حضور اکرم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یہ الفاظ مروی ہیں ثم یرسل اللّٰہ مطر الا یکن منہ بیت مد و لا یدیر جس سے صاف ظاہر ہے کہ بعد فتنہ یا جوج و ماجوج کے اللّٰہ تعالیٰ

ایک ایسا منہ بھیجے گا جس سے کسی شہر یا گاؤں کا کوئی مکان خالی نہ رہے گا۔ دوسری حدیث اسی کے باب لا تقوم الساعة الا شرار الناس میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ مروی نہیں ثم يرسل الله مطرًا كانه اطل فينبت منه اجساد الناس یعنی (سب آدمیوں کے مرنے کے بعد) اللہ تعالیٰ منہ بھیجے گا گویا کہ وہ شہم ہے۔ پس اس منہ سے آدمیوں کے جسم انگلیکے تفسیر الس البیان میں تو اسی آیت کریمہ کے تحت میں اولیاء کرام کیلئے بھی ثابت کیا ہے۔ عبارت یہ ہے۔ ولكن كثيرًا ما سمعت من اولياء لقول يعطى السماء غداً اوليلاً فيمطر بطن من نزل اوليا سے یہ بہت سنا ہے کہ کل کو منہ بر سے یارات کو پس برستے۔ اسی روز کہ جس روز کی انھوں نے خبر دی ہے۔ ان دو حدیثوں سے خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے اور اس تفسیر اولیا کرام کیلئے بھی انھیں پانچوں چیزوں سے منہ برسنے کا علم ثابت ہو گیا۔

اعش کا علم کہ پیٹ میں کیا ہے۔ اس کی خبر بھی حضور سے ثابت ہے۔ چنانچہ سیکڑوں برس پہلے امام ہندی کی خبر دینا اور ایک حدیث کل کے بایوں میں پیش کی گئی کہ حضور نے ام الفضل سے فرمایا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لڑکا پیدا ہو گا۔ معزز حضرات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا علم ہوا انھیں جن چیزوں سے ثابت ہو گیا۔ بلکہ حضور کی بدولت آپ کے خدام کو حاصل ہے۔ چنانچہ تاریخ الخلفاء میں حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی وفات کے وقت انھیں بتا دیا کہ اے میری بیٹی مجھے تیرا لڑکا ہونا بہت پیارا ہے۔ اور غریب ہونا بہت ناگوار اس درخت کھجور سے ایک جو کچھ تم نے فائدہ اٹھایا ہے وہ تمہارا تھا۔ وانما هو اليوم مال وارث وانما هو اخوات و اختاك فاقسموا على كتاب الله فقالته يا ابت لو كان كذا وكذا لتركته انما هي اسماء فن الاخرى قال ذو بطن ابنة خارجة امرها جارية یعنی لیکن میرے بچے والے وارثوں کا ہے۔ اور تمہارے وارث صرف دونوں بھائی اور دونوں بہنیں ہیں۔ اس کو شرع کے موافق تقسیم کر لینا حضرت صدیق نے فرمایا ایسا ہو سکتا ہے۔ لیکن سیر تو صرف ایک بہن اسماء ہی ہیں آپ نے دوسری کو کسی بتا دی فرمایا ایک تو اسماء میں دوسری بہن اپنی ماں کے پیٹ میں ہے۔ میں جانتا ہوں کہ وہ لڑکی ہے۔ تو ام کلثوم پیدا ہوئی کہ دوسری روایت میں فولدت ام کلثوم آیا ہے۔ لہذا اچھی طرح ثابت ہو گیا کہ یہ علم

بھی حضور کو حاصل ہے۔ چونکہ میرا وقت تم ہو چکا ہے اس لئے باقی تین امور پھر پیش کروں گا۔ دیوبندی۔ محترم اس وعظ گوئی سے کام نہیں چلتا ہے۔ کیا آپ اس کو جامع مسجد یا حافظ شوکت حسین صاحب مکان مقرر کر رکھا ہے۔ کیا آپ اس وعظ سے حاضرین پر اثر ڈالنا چاہتے ہیں کہ وہ متاثر ہو کر میرے دلائل کو بھول جائیں اور آپ کیا اپنی اس آواز کے بلند ہونے پر اپنا غلبہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ آپ ان تمام بھاگنے کی چالوں کو چھوڑ کر میری دینلوں کا دیکھتے یہاں کی پبلک ایسی جاہل نہیں ہے کہ آپ کے داؤ میں آجائے۔ اور حیرت کھالات اسی پردہ میں لا جواب رہ جائیں۔ (اور ایسی ہی لغو باتوں میں اپنا وقت پورا کر دیا)

ثانی سندھ۔ حضرات گرامی۔ اپنی پہلی تقریر کا بغیر عرض کرتا ہوں کل کی بات کا علم ایک حدیث تو اس مضمون کی کل پیش کر چکا ہوں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر میں فرمایا کہ میں کل ضرور یہ جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا کہ اللہ اس کے ہاتھ پر فتح عنایت کریگا دوسری حدیث مشکوٰۃ میں دہ ہے۔ جو ہر خاص و عام کی زبان پر ہر وقت جاری ہے کہ حضور فرماتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام زمین پر اتر کر گئے پھر نکاح کر گئے اولاد ہو گئی پتیا ایس سال ٹھہر کر انتقال کر گئے اور میرے ساتھ قبر میں دفن کئے جائینگے تیسری حدیث ثابت بالسنن میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری جبریت کے ساتھیوں سال حسین قتل کئے جائینگے مولوی صاحب دیکھئے ان حدیثوں میں کتنے روشن طور سے ثابت ہو گیا۔ کہ حضور کو علم بھی حاصل ہے۔ اس کا علم کہ کہاں مرے گا اس کے متعلق بھی ایک حدیث تو کل ثنا چکا ہوں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فلاں یہاں قتل ہو گا اور فلاں کی قتل گاہ یہ ہے۔ دوسری حدیث شریف حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کہ اس میں ان کی وفات اور دفن کو بیان کر دیا۔

قیامت کا علم اس کے متعلق تفسیر کبیر پیش کر چکا ہوں اور دیگر کتب میں ہمارے علماء اس کو بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے ثابت کرتے ہیں۔ چنانچہ تفسیر روح البیان میں نہایت صاف الفاظ میں عبارت یہ ہے قال رسول الله صلى الله عليه وسلم. ينزل عيسى ابن مريم الى الارض و يتزوج وليد له وليكث خمسا واربعين سنة ثم يموت فيدفن معي في قبوري. قال رسول الله يقتل الحسين علي بن اسنتين سنة من مهاجرة (رواه الطبرانی)

نکھتے ہیں۔ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعرف وقت الساعة باعلامہ اللہ تعالیٰ یعنی بیشک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے واقف کرنے سے قیامت کا وقت پہچانتے تھے اور کتاب ابریز میں تو حضور کے خدام کیلئے بھی علم قیامت ثابت کیا ہے۔ عبارت یہ ہے۔ وکیف یخفی علیہ ذلک والقطاب السبعة من امتہ الشرفیۃ لعلمو نھما وہم دون الغوث فکیف لیسید الاولین والآخرین الذی ہو عصب کل شیء ومنہ کل شیء یعنی قیامت کا علم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کیونکر پوشیدہ ہو سکتا ہے جبکہ آپ کی امت شریفہ کے ساتوں قطب اسکو جانتے ہیں اور غوثوں کا مرتبہ قطبوں سے بھی بالاتر ہے۔ تو کس طرح اسکے عالم نہ ہونگے اور سید اولین و آخرین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نیاز مند جب اس کے عالم ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کیسے پوشیدہ رہ سکتا ہے۔ کہ حضور تو ہر چیز کا سبب ہیں اور عالم کی ہر شے کا وجود حضور ہی کی بدولت اور حضور کہا سے ہے۔ مولوی صاحب آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق میں سے کسی کو ان کا علم عطا نہیں فرمایا تو ان عبارات کا کیا جواب ہے دیکھتے ہیں انہیں پانچوں علوں کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے کسی صریح حدیثوں اور تفسیروں سے ثابت کر چکا بلکہ حضور کے مدد سے حضور کے نیاز مندوں کو بھی انہیں پانچوں باتوں کا علم ثابت ہو گیا۔ اگر اور صاف طریقہ سے دیکھنا منظور ہے تو سنئے۔ کہ اسی ابریز میں ہے کہ شیخ عبدالعزیز عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کیا گیا۔ علماء ظاہر اس مسئلہ میں مختلف ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان پانچ چیزوں کا علم تھا۔ جو سورہ لقمان والی آیت میں ہیں فقال کیف یخفی امر الخس علیہ صلی اللہ علیہ وسلم والواحد من اهل التصرف من امتہ الشرفیۃ لا یکنہ التصرف الا بمعرفۃ ہذا الخس تو حضرت شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا کہ ان پانچوں چیزوں کا علم حضور پر کیسے پوشیدہ رہ سکتا ہے جبکہ ایک صاحب تعرف امتی کو بغیر ان پانچوں کے علم کے تعرف ممکن نہیں۔ مولوی صاحب اب تو آپ کو مترانی کرنے کی گنجائش نہیں رہی۔ اب فرمائیے کہ حضور کا سچا غلام اور صحابہ کرام اور امت کے علماء و عظام کا سچا متبع کون ہے۔ اور کس نے حضور کے علم گھٹانے کے باعث آنکھیں بند کر کے جہنم کی راہ اختیار کی۔ ہمارا آیت پروردان صحابہ کی مراد پیمان ہے۔ لیکن اس میں علم عطائی کی نفی مراد نہیں۔ چنانچہ تفسیر

عرائس البیان میں لکھتے ہیں قولہ لا یعلمھا الا ہواہی لا یعلم الا لدون والاخرین قبل اظہارہ تعالیٰ ذلک لہم یعنی آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ظاہر کرنے پہلے کوئی نہیں جان سکتا۔ اسی تفسیر میں چند سطر بعد لکھتے ہیں۔ قال البحریری لا یعلمھا الا ہواہی لیطلعہ علیہا من صفی وخیل وجیب ودلی یعنی جبری نے کہا کہ مفاتح غیب کو کوئی نہیں جانتا مگر اللہ اور وہ شخص جس کو اللہ عزوجل ان پر مطلع کر دے خواہ وہ صفی ہو یا خلیل یا حبیب یا ولی کہیے کیا اب بھی آپ ہی کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کی عطائے کوئی مخلوق میں ان کو نہیں جان سکتا۔ بلکہ صاف ظاہر ہو گیا کہ اللہ عزوجل کے اظہار کے بعد اولیائے تک کو ان مفاتح غیب کا علم حاصل ہو جاتا ہے۔ خود حضور کی تفسیر اور عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن سعود رضی اللہ عنہم کی تفاسیر کا بھی یہی مطلب ہے کہ ان کو بغیر اللہ تعالیٰ کے واقف کئے کوئی بالذات نہیں جانتا۔ درالحدیثوں اور تفسیروں کے متعلق آپ کیا حکم لگاتے ہیں۔ اور یہ جرات تو آپ ہی کو حاصل ہے کہ ان تفاسیر کو ٹھکرادیں۔ لہذا فرمائیے کہ کیا آپ ان تمام حدیثوں اور تفسیروں کے ٹھکرانے کیلئے تیار ہیں اور کیا آپ اللہ تعالیٰ کی تفسیر کو بھی نہیں دلیوبندی حضرت میں نے کہا تھا کہ جو جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تفسیر سے تفسیریں ٹھکرائیں وہ ٹھکرادی جائیں گی ہمارے فاضل مخاطب اس پر اعتراض کرتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ اس تفسیر کو بھی سینہ سے لگاؤ گے۔ جو حضور کی تفسیر سے ٹھکرانے میرے محترم کیا آپ کے نزدیک خدا اور خدا کے رسول کی تفسیریں دو دو ہیں ہمارا عقیدہ تو یہ ہے کہ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تفسیر ہے وہی خدا کی ہے۔ قرآن عزیز نے خود فرمایا وما یطلق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی ولنا رحمۃ علیہ فرمائیے گفتہ اگفتہ اللہ بود۔ گر چہ از حلقوم عبداللہ بود۔ (ٹھکرانے سے جوتی کی ٹھوکرانہ مراد نہیں شیر سننت۔ معزز حاضرین آپ نے اپنے کان سے سن لیا کہ تفسیریں ٹھکرادی جائیں گی العیاذ باللہ کیا کہنا تفسیروں کے ساتھ گستاخی نہیں ہے ضرور ہے لیکن مولوی صاحب کو تو مذہب ہی یہی ہے کہ جن تفسیروں سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے علوم عالیہ ثابت ہوں وہ ٹھوکرانے کے قابل ہیں لہذا اگر وہ مفسرین کرام جو سرکار مدینہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان (من فسر القرآن فہو کافر) نے قرآن پاک کی تفسیر اپنی رائے سے کی وہ کافر ہو گیا۔ کہ مد نظر رکھتے ہوئے تفسیریں لکھیں

توان کی تفسیر میں حضور کی تفسیر سے کیا ٹکرا سکتی ہیں۔ ہرگز نہیں کیونکہ جب تک ان کی تفسیر دوسری آیات اور احادیث سے ماخوذ ہوگی تو وہ ہرگز حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تفسیر سے ٹکرائیں سکتی ہاں جب ان کی تفسیر بالرائے ہوگی تو اس کا ٹکرا نا ممکن ہے۔ لیکن وہ اس صورت میں جس حکم کے مستحق ہونگے۔ اور آیا اس حدیث شریف کے مصداق بنینگے یا نہیں مولوی صاحب اب آپ سے سوال یہ ہے کہ مفاہیج غیب (جنکی تفسیر علوم خمس سے کی گئی) کو یہ چند تفسیریں (جو ہم نے پیش کیں) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے بھی یہ تعلیم الہی مان رہی ہیں۔ تو آپ کے نزدیک تفسیر حضور کی تفسیر سے ضرور ٹکرائیں اور یہ صورت جب ہی ہو سکتی ہے کہ ان کی تفسیر بالرائے ہو۔ لہذا یہ مفسرین کا ہونے یا نہیں۔ اور یہ بھی کہیے کہ حضور کا کلام خود اپنے آپ ٹکرا گیا کیونکہ ہم نے کتنی حدیثوں سے ثبوت کیا کہ یہ مفاہیج غیب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل ہیں لہذا مولوی صاحب اب تو اقرار کر لیجئے کہ ان علوم خمس کا علم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر ہے وہی خدا کی تفسیر ہے۔ تو مولوی صاحب ہماری ان پیش کردہ احادیث میں علوم خمس کو حضور نے خود اپنے لئے ثابت فرمایا تو گویا حضور نے یہ تفسیر فرمائی کہ یہ مفاہیج غیب تعلیم الہی جھکوا حاصل ہیں۔ اور آپ اپنا عقیدہ یہ کہتے ہیں کہ جو حضور کی تفسیر ہے وہی خدا کی تفسیر ہے۔ لہذا اب اللہ تعالیٰ کی تفسیر بھی یہی ہو گئی کہ یہ مفاہیج غیب میری عطیہ سے دوں کو بھی حاصل ہو جاتے ہیں۔ تو مولوی صاحب دیکھیے جو ہمارا عقیدہ تھا۔ وہ آپ کو بھی زبان سے کہنا پڑ گیا کاش اگر آپ اپنے بڑوں کو چھوڑ کر یہی عقیدہ مان لیں تو پھر اس مسئلہ میں کوئی جھگڑا ہی باقی رہے لیکن آپ تو کل کی تقریر میں یہ کہہ چکے ہیں کہ خدا نے ان علوم خمس کو کسی کو دیا نہ دیا۔ تو یا تو آپ اس جملہ کو واپس لے لیجئے ورنہ کوئی ثبوت پیش کیجئے۔ میں اپنے مٹی پر اور دلائل قائم کرتا ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وما هو علی الغیب بضین یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیب کی باتیں بتانے میں بخیل نہیں۔ ایک حدیث بھی سن لیجئے۔ مشکوٰۃ شریف میں ہے عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صعد احدًا والی بکر وعمر وعثمان فرجع بہم فصورہ ببجلہ فقال اثبت احدًا فانما علیک نبی وصدیق وشہیدان یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور

حضرت عثمان رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ایک روز اُحد پہاڑ پر تشریف لے گئے۔ وہ بیت سے لڑنے لگا حضور نے ایک ٹھوکر ماری اور کہا رک جا۔ کیونکہ تجھ پر ایک نبی اور ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ دیکھئے اس حدیث میں ان علوم خمس سے ایک کا علم (یعنی کل کیا کہے گا) حضور کو حاصل ہو گیا کہ حضرت عمر فاروق و حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شہادت کی حضور شہادت دی مولوی صاحب اگر محبت و حوصلہ ہو تو ان کے جواب عنایت ہوں۔

دیوبندی۔ میں اس دلیل پر اعتراض کرتا ہوں ع۔ اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیب پر بخیل نہیں۔ لہذا آپ کے نزدیک اس سے کل مغیبات مراد ہیں یا بعض اگر کل مراد ہیں تو آپ خود کیوں کل مغیبات کا علم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نہیں مانتے اور کیوں محمد و علم ثابت کرتے ہیں تو اس آیت کو پیش کرنا اپنی جہالت کا ثبوت دینا ہے۔ ع۔ آپ کا دعویٰ ابتدائے آفرینش سے دخول جنت و دوزخ تک کا علم جزئیہ و کلیہ محیط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل کرنا ہے۔ لہذا اس آیت میں نہ ابتدا کا ذکر ہے نہ انتہا کا تو دلیل دعویٰ پر منطبق نہیں اس مرتبہ آپ خلاف عادت میری پیش کردہ دلیل کی طرف توجہ کی ہے اور یہ کہا کہ آیت میں علم ذاتی کی نفی کی گئی ہے نہ عطائی کی۔ میں کہتا ہوں کہ علم عطائی کی بھی نفی ہے بس ہم اس نزاع کا فیصلہ آقائے نامدار مدینہ کے تاجدار کے دربار سے کرائیں۔ لیکن یہ واضح رہے کہ اس دربار کے ناطق فیصلے کے بعد اگر ذرا بھی چون و چرا کی گئی تو بس ٹھکانا جہنم میں ہے (در مشورہ میں ہے) کہ ایک شخص نے نبی عامر سے حدیث بیان کی انہ قال یا رسول اللہ اھل بقی شیء لا تعلم قال لقد علمنی اللہ خیر وان من العلم ما لا یعلم الا اللہ الخمس ان اللہ عندک علم الساعۃ الا یہ کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا علم میں سے کوئی ایسی بات باقی رہے گی جس کو آپ جانتے ہوں حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بہت کچھ خبر سکھائی اور تحقیق ابھی علم میں سے وہ بھی ہیں جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا وہی پانچ چیزیں ہیں اور حضور نے وہی سورہ لقمان والی آیت تلاوت فرمائی۔ کہیے کیا اس حدیث کے بعد بھی کسی با ایمان کو کوئی گنجائش باقی رہتی ہے کہ وہ یہ کہے کہ علم ذاتی کی نفی مراد ہے نہ عطائی کی۔

شیر سُنّتے۔ مولوی صاحب آپ کتنا ہی اٹری چوٹی کا زور لگا کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو

ہوں کہ وہ بقول آپ کے بھی وحی ہے۔ اور اللہ کا ہی فرمایا ہوا ہے۔ حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ قام فینا البی صلی اللہ علیہ وسلم مقاماً ما خبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اهل الجنة منازلهم واهل النار منازلهم بخاری شریف۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار ہم میں کھڑے ہوئے تو جب مخلوقات کی پیدائش کی ابتدا ہوئی۔ اور اس وقت سے جب تک جنتی جنت میں چلے جائیں گے اور دوزخی دوزخ میں اس وقت تک تمام چیزوں کا بیان فرما دیا۔ کیوں مولوی صاحب اس حدیث سے دیکھتے ہمارے دعویٰ کی ابتدا و انتہا و تمام ماکان و مایکون کا تفصیلی علم ثابت ہو گیا یا نہیں اور بقول آپ کے یہ حضور کا اپنے علم کی تفصیل بیان کرنا جیسی آیات کی تفسیر ہو گیا اور حضور کی تفسیر خدا کی تفسیر ہے۔

لہذا یہ آیات اس حدیث کے موافق ہیں یا مخالف۔ ذرا سوچ کر جواب دیجئے گا۔ کہ میں بھی اس نزاع کا فیصلہ دارین کے سردار دونوں جہان کے مختار مدینہ کے تاجدار آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیا۔ لیکن آپ کا کہول کرشن لیجئے کہ اگر اس سرکار عالی جاہ کے ناطق فیعل کے بعد کچھ بھی چون و چرا کی تو میں دوزخ کے آخری طبقہ میں ٹھکانا ہے۔ اور آپ کا یہ کہنا کہ میں کہتا ہوں کہ علم عطائی کی بھی نفی ہے۔ حقیقتاً حضور کے علم کو گھٹانا ہے۔ اول تو یہ فرمائیے کہ میں ان علوم خمسہ کو احادیث سے ثابت کر دیا اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان علوم کی فردا فردا خبر دی۔ تو مولوی صاحب ان حدیثوں کی بنا پر آپ حضور کیلئے ان علوم خمسہ کا علم ذاتی مانتے ہیں یا عطائی اگر دونوں سے انکار ہے تو کیا آپ احادیث کو محض اس وجہ سے چھوڑ رہے ہیں کہ ان سے حضور کا علم وسیع ہوا جاتا ہے۔ اب رہی آپ کی پیش کردہ حدیث اس سے صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت تک حضور کو ان علوم خمسہ پر اطلاع نہ دی گئی ہو لیکن یہ کہاں معلوم ہوا کہ آئندہ بھی ان پر اطلاع نہیں دی گئی۔ باوجودیکہ ائمہ مفسرین و علمائے راغبین اس کے قائل ہیں کہ حضور کو ان پر بھی مطلع کر دیا گیا چنانچہ تفسیر امجدی و روح البیان و عرائس البیان و کبیر وغیرہ میں نے پیش کیں اور چند دیگر کتب مثل ابریز وغیرہ سے بھی اس کی تائیدات نقل کیں اب سڈ میں بسط کی ضرورت تو باقی نہیں رہی لیکن اور مزید اطمینان خاطر کیلئے ایک حوالہ پیش کرتا ہوں۔ علامہ ابراہیم بجوری شرح قصیدہ بردہ میں فرماتے ہیں ولعمہ

گھٹائیں لیکن بقول اعلمت رحمة اللہ تعالیٰ علیہ۔

تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے۔ جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا عقل ہوتی تو خدا نے نہ لڑائی لیتے۔ یہ گھٹائیں اُسے منظور بڑھانا تیرا

مگر مجھے یہ دیکھنا ہے کہ آپ کے یہ لغو اعتراضات کہاں تک چلتے ہیں باوجودیکہ قابلیت کا یہ حال ہے کہ مغنیات باوجودیکہ مناظرہ کے پہلے دن پندرہ میں مرتبہ دریافت کیا گیا تھا لیکن کوئی جواب نہیں ملا۔ پرسوں دریافت کیا گیا تھا کہ کونسا صبیذ ہے اور کس باب سے ہے اور کیا تعلیل ہے لیکن آج تنبیہوں سے کہ بھروسہ غلط صبیذ زبان پر جاری ہوا۔ مولوی صاحب آپ کے کئی درجن مولوی موجود ہیں ان سے دریافت کر لیا ہوتا یا کسی کتاب ہی میں دیکھ لیا ہوتا۔ مگر اتنی لیاقت ہو تو دیکھیں خیر اپنے سوال کا جواب لیجئے ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے بعض علوم غیبی ثابت کرتے ہیں۔ لیکن ایسے بعض نہیں ہیں جو بقول اشرف علی صاحب تھانوی کے جانوروں یا گلوں کو بھی حاصل ہیں کہ جانوروں یا گلوں کو علم غیب ہی کب ہے۔ بلکہ وہ بعض علوم غیب ثابت ہیں جو تمام ماکان و مایکون کو محیط ہیں۔ ہاں کل علوم غیب اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے مخصوص ہیں حضور کے علم کو اللہ عزوجل کے علم سے وہ مناسبت ہے۔ جو نظر کو دریا سے ہوتی ہے۔ دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ ہمارے دعویٰ کا اٹھیں خلاف کب ہے خلاف تو جب ہوتا کہ اس میں حضور کیلئے علم غیب کی نفی ہوتی۔ اب رہا ابتدا و انتہا کا ذکر تو اس آیت میں چونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب دوسروں کو تعلیم فرمانے کا تذکرہ ہے۔ اس لئے یہاں حضور کے علم کی ابتدا و انتہا کی ضرورت ہی نہیں علاوہ ہر ایک اور جواب یہ ہے کہ کچھ دیر ہوئی کہ آپ خود فرما چکے ہیں کہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر ہے وہ خدا کی ہے۔ اور اس کی اپنے دو دلیل پیش کی ہیں پہلی دلیل یہ ہے۔ وہاں مطلق علی الجہی ان ہوا الا وحی یوحی اور دوسری دلیل مولانا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شعر

گفتہ او گفتہ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

ان دونوں کی مراد یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی خواہش سے کچھ نہیں فرماتے بلکہ وہ وحی ہوتی ہے۔ جو ان کی طرف بھیجی جاتی ہے۔ کہ ان کا فرمایا ہوا اللہ عزوجل کا فرمایا ہوا ہے۔ لہذا میں حدیث پیش کرتا

یخرج صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا الا بعد ان اعلمہ اللہ تعالیٰ بمہذہ الامور
الخمسۃ یعنی حضور دنیا سے تشریف نہیں لے گئے مگر اللہ تعالیٰ نے حضور کو ان علوم خمسہ پر مطلع
فرمادیا تھا۔ اب کہیے کیا اس حدیث کریمہ اور تصریحات علما کے بعد بھی کسی بے ایمان کو کوئی
گفتگو کی گنجائش باقی رہ گئی۔ مولوی صاحب اگر اس اعتقاد پر آپ میرا ٹھکانا جہنم بتاتے ہیں تو
چونکہ میرا اعتقاد ان مجبورانِ خدا سے وابستہ ہے لہذا ان تمام مفسرین و علمائے ربانیین کو بھی کہیے
دیوبند کی حاضرین میری پیش کردہ حدیث سے صاف معلوم ہو گیا کہ حضور نے بھی اس آیت سے
علم عطائی کی نفی سمجھی ہے اور مولوی نعیم الدین صاحب اپنی کتاب الکلمۃ العلیا میں لکھتے ہیں کہ اس
آیت سے علم عطائی کی نفی نکالنا ظلم ہے جس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ معاذ اللہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم خالم ہیں اور حضرت ابن عباس اور حضرت ابن مسعود اور حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہم بھی چونکہ
وہ علم عطائی کی نفی کرتے ہیں۔ کہ اس میں علمائے دیوبند کو برا کہنے والے کہ مولوی نعیم الدین صاحب کی
اس گفتگو کی کو دیکھیں کہ کس کو ظلم کا مرتکب بنا رہے ہیں اور جیل احد اور غزوہ خیبر کی جو دو حدیثیں پیش
کیں ان سے جزوی علم ثابت ہوتا ہے۔ ہم کو اس سے انکار نہیں اور ہم ان پانچ چیزوں کے علم کی کہ
عطا کے قائل نہیں۔ لیجئے آپ جو دلیل پیش کی تھی اس کا جواب کافی ہو گیا۔

شیر سئلے۔ مولوی صاحب نہایت افسوس ہوتا ہے کہ ایک حضور کی فضیلت علم ہیانتک ناگوار
معلوم ہوتی ہے کہ خواہ مخواہ آپ کہے جاتے ہیں اس آیت میں علم عطائی کی نفی ہے۔ باوجودیکہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم ایک دو حدیث میں نہیں بلکہ متعدد حدیث میں ان پانچ چیزوں کا علم خود اپنے لئے حاصل مانتے
ہیں اور حضرت صدیق اکبر و دیگر صحابہ ان علوم کی خبر دیتے ہیں اور مفسرین و علمائے کرام اولیائے کتب ان
علوم کا حصول مان رہے ہیں۔ جن کی عبارتیں اور پوری تفصیل انھیں خمس کی بحثوں میں مفصل پیش کریں
تو کیا ان پانچ چیزوں کا علم بالذات مانتے ہیں پر گز نہیں بلکہ علم عطائی ثابت کرتے ہیں۔ جیسا کہ خود ان
کے الفاظ شاہد ہیں۔ تو اب آپ کی کہنا کہ خود حضور اور حضرت عبداللہ بن عباس و عبداللہ ابن مسعود و
حضرت صدیق رضوان اللہ علیہم اجمعین تمام علم عطائی کی نفی کرتے ہیں۔ ان مقدس ہستیوں پر ہر امر
افتر اور جنتا بہتان ہے یا نہیں۔ کیا العیاذ باللہ یہ حضرات کس غیر خدا کیلئے علم ذاتی کے قائل ہو سکتے

ہیں۔ مولوی صاحب خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ کے لڑکا پیدا ہونے کی خبر دی اور
حضرت صدیق اکبر نے حضرت صدیقہ سے ان کی تیسری بہن پیدا ہونے کی خبر دی تو کیا حضور کو اور
حضرت صدیق کو انھیں پانچوں علوم میں سے مافی الارحام کا علم ذاتی تھا اور اگر ذاتی اور عطائی
دونوں طریقہ کا علم نہیں تھا تو آخر حضور نے اور حضرت صدیق نے کیس طرح خبر دی۔ ذرا اپنے
بڑوں کی دریافت کر کے جواب دیجئے۔ اب رہا ایک حدیث پیش کر کے آپ کا یہ نتیجہ نکالنا کہ
حضور نے بھی اس آیت سے علم عطائی کی نفی سمجھی ہے کتنی خود مطلبی اور اپنی بدباطنی کا نمونہ پیش کر رہے
لیجئے میں عرض کروں خود اس سے مسئلہ اگر بالفرض آپ کی پیش کردہ حدیث کا بھی مطلب تسلیم کر لیا جائے
کہ حضور کو ان پانچ چیزوں کا علم عطائی بھی نہیں ہے اور نہ ذات شریف عطا ہوا۔ تو پھر حضور کا خود
دوسری متعدد حدیثوں میں مثلاً ایک علم مافی الارحام سے حضرت فاطمہ کے صاحبزادے کی خبر دینا۔ دوسرے
علم بای ارض موت سے بدر میں ہر ایک کی قتل گاہیں دکھانا۔ کیا معنی رکھتا ہے۔ اگر آپ کو ان کا
علم عطائی نہ مانا جائے تو آخر ان جیسی سیکڑوں حدیثوں کا کیا مطلب لیا جائے۔ کیا ان حدیثوں کو
غلط کہا جائے کیا ان احادیث کو قرآن پاک کے مخالف کہا جائے۔ کیا وہ تمام مفسرین جو ان
پانچوں چیزوں کا علم عطائی غیر خدا کیلئے صاف طریقہ سے ثابت کرتے ہیں۔ ان کو کافر و مردود کہا جائے
کیا وہ تمام علمائے متقدمین و اولیائے کمالین جو اپنی تصنیفوں میں انھیں پانچوں کا علم عطائی حضور کیلئے
نہیں بلکہ اس امت کے ہر غوث و قطب بلکہ ہر متصرف کیلئے مانے کیا ان کو زندیق و گمراہ و بے دین کہا
جائے۔ اب ذرا سوچ سمجھ کر جواب تو دیجئے۔ ہماری حقیقت کھل جائے گی۔

مولوی صاحب یہی وجہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے علم عطائی کی نفی کرنا ممکن نہیں ہے
اس لئے ہمارے استاذ العلماء امام المناظرین حضرت مولانا نعیم الدین صاحب مدظلہ العالی نے فرمایا ہے
میں کی پوری عبارت یہ ہے (امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے جوابی وفات کی خبر دی تھی اس کا پورا واقعہ
بیان کر کے لکھتے ہیں) کہیے صاحب یہاں تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی وفات کی خبر دی اور
آپ کو امی سرور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں شبہ ہے۔ اب بخوبی ثابت ہو گیا کہ اصل آیت (یعنی
سورہ لقمان والی) سے نفی علم عطائی کی سمجھنا غافلین ہی کا کام ہے۔ اور اسی کے معنوں کے قریب قریب

ایک دوسری آیت جو ہر دم مخالفین کی زبانوں پر رہتی ہے اور جس سے بے محل استہزاء کیا جاتا ہے یہ ہے۔ وَعِنْدَهُ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ یعنی اللہ ہی کے پاس ہی غیب کی کنجیاں ہیں جانتا ہے کوئی اس کو مگر وہی اس آیت سے بھی نفی علم عطائی کی ثابت کرنا ظلم ہے۔ اب مسلمانوں تم نے انکی بے ایمانی کو دیکھا اس عبارت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عبداللہ بن عباس و حضرت عبداللہ بن مسعود و حضرت صدیقہ رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کو کہاں ظالم لکھا ہے۔ تم خود جو مٹری مٹری گالیاں محبوبانِ خدا کو دینے کے عادی ہو تو کیا علمائے حقانی بھی آپکو ایسے ہی گستاخ چھوٹے ہیں۔ الحیا باللہ یہ آپ ہی کا جگر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شیطان کو زیادہ علم ہے۔ حضور کو جتنا علم غیب ہے ایسا ہر جانور اور ہر چار پائے کو حاصل ہے۔ حضور اللہ کی شان کے آگے چڑھے چہارے بھی زیادہ ذلیل ہیں اور اس قسم کی سیکڑوں غرلغات سے تمہاری کتابیں پڑیں اور اتنا تو عارفینِ خوب محسوس کر رہے ہیں کہ پرسوں سے آپ اور آپ کے تمام مولوی اقلانے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے علم گھٹانے کیلئے تمام رات گزار کر آتیوں اور حدیثوں پر غلط مطلب قیوب کر کے کوشش کرتے ہیں کہ حضور کا جتنا بھی علم گھٹایا جائے گھٹ جائے میں اور میرے سارے علمائے اس لئے شب بیداری کرتے ہیں کہ کہاں تک ممکن ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم وسیع ثابت ہو۔ لہذا مولوی صاحب ہر نصف اسی میری اور میرے پیروں کی کوشش آپ اور آپ کے پیشواؤں کی کوششوں سے ہر کسی کے مذہب کے متعلق یہی منصفانہ رائے قائم کرے گا کہ حشمت علیٰ تو سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ارفع و اعلیٰ ثابت کرنا چاہتا ہے۔ اور حشمت علیٰ اور اس کے پیشواؤں کو برائے خیال بد نظر رہتا ہے۔ اور مولوی منظور حسین اور انکے پیشوا حضور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان گھٹانا چاہتے ہیں اور ان کا نقطہ نظر یہی ہے۔ کیا مولوی صاحب اس سے آپ اپنی گستاخوں پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں۔ آپ کے کفریات تمام ویسے ہی آپ کے سر پر سوار ہیں۔ اور مولوی صاحب آپ کے جواب کہ جبل احد اور خیمہ بوالی دونوں حدیثوں سے علم جزوی ثابت ہوتا ہے اس سے ہم کو انکار نہیں۔ تو اس پر دریافت طلب یہ امر ہے کہ ان دونوں حدیثوں میں حضور نے انھیں پانچوں علوم میں سے ایک علم مافی الغد (یعنی کل کیا ہوگا) کی خبر دی ہے اور آپ اس کا ذال علم تو مانہ نہیں لہذا وہ جزوی علم عطائی ہوگا اور وہ آپ بھی اب ماننے میں اور اس سے پہلے اپنی تقریر میں آپ یہ کہہ چکے ہیں

کہ جو ان پانچوں باتوں کا علم عطائی مانے وہ جہنمی ہے اور آپ ماننے میں اگرچہ جزوی ہیں لہذا آپ بقول اپنے جہنمی بے ایمان خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم کے نہایت سخت مخالف ٹھہرتے ہیں کیسے یہ اقبالی دگرری ہوئی۔

دیوبندی۔ دیکھئے مولوی نعیم الدین صاحب نے حضور کو ظالم کہا اور مولوی احمد رضا خاں صاحب خالص الاعتقاد میں لکھتے ہیں کہ ابلیس کا علم معاذ اللہ ہرگز علم اقدس سے وسیع تر نہیں۔ تو آپ کے اعلیٰ حضرت حضور کے علم سے ابلیس کے علم کو وسیع تر نہیں ماننے تو معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک ابلیس کا علم حضور کے علم سے زیادہ نہیں لیکن براہِ ضرورت ہے۔ دیکھئے اس عبارت میں تو میں دکھ رہے ہمارے بعض بھولے بھائی کہا کرتے ہیں کہ علمائے دیوبند کی عبارتوں میں کچھ بے ادبی و رگستاخی تو ہوگی۔ آخر مولوی احمد رضا خاں صاحب اور ان کے موافقین نے بلاوجہ تو ان کو بے ادب و گستاخ بتایا ہی نہیں ہوگا۔ کیا وہ اپنی اس اٹکل سے یہاں بھی کام لینگے کہ جو شخص حضور کو ظالم کہے اور حضور کے علم کو برابر کہے اس سے کیا بعید ہے کہ وہ حضور کے غلاموں کو کافر و مرتد بتائے۔ کیا اسی پردہ پر لوکی تکفیر کی جاتی ہے مولوی صاحب کچھ کافروں کا کفر یوں ثابت ہوتا ہے۔ شیر مستی۔ حاضرین کرام آپ نے خوب دیکھ لیا کہ میں نے حضرت مولانا نعیم الدین صاحب، مظلمہ العالی کی پوری عبارت پیش کی اس میں حضور کو ظالم کہاں لکھا ہے۔ اس میں تو یہ لکھا ہے کہ اس آیت سے بھی نفی علم عطائی کی ثابت کرنا ظلم ہے چونکہ وہابی اس آیت سے علم عطائی کی نفی کرتے ہیں۔ لہذا یہ لوگ ظالم ہوئے۔ میں نے حدیثوں سے بخوبی ثابت کر دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنے لئے ان علوم خمسہ کا علم عطائی ثابت فرما رہے ہیں۔ کسی حدیث میں حضور نے اگر اپنے لئے علم عطائی کی نفی کی ہو تو ذرا پیش کیجئے ابھی حقیقت کھل جائے گی۔ اور تمام مفسرین اور تمام علمائے متقدمین اور تمام ادیبائے کمالین بھی علم عطائی اپنی اپنی تحریروں میں نہایت زبردست طریقہ سے ثابت کر رہے ہیں تو مولوی صاحب اگر آپ کو خدا کا خوف نہ تھا تو بندوں سے بھی شرم نہ آئی کہ یہ مقدس ہستیاں کس طرح ظالم ہوئیں۔ ظالم توجہ ہوتیں کہ یہ بھی علم عطائی کی نفی کرتے اور جب یہ علم عطائی کی نفی نہیں کرتے ہیں تو اس عبارت سے یہ کس طرح ظالم ہو گئے۔ مسلمانو! تم نے دیکھا کہ اس بے ایمانی کا کچھ ٹھکانہ ہے اور ایسا جتنا افزا اور گہا بہتان تم نے کبھی سنا۔ دوسرا بہتان اعلیٰ حضرت قبلہ پر کیا۔ اول تو یہ خالص الاعتقاد کی عبارت ہی نہیں۔ اگر

کچھ حیا ہے تو دکھاؤ کہ خالص الاعتقاد میں کہاں لکھا ہے۔ بلکہ رسالہ راح القہار کے صفحہ پر ہے اور یہ رسالہ مولوی سید عبدالرحمن صاحب بھٹوری کا ہے۔ اس سے خالص الاعتقاد پر کیا اعتراض اور جب خالص الاعتقاد پر اعتراض نہ ہوا تو اعلیٰ حضرت کی ذات پر اس کا کیا اثر علاوہ بریں ذرا اب پوری عبارت تو سن لیجئے پوری عبارت یہ ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم اور اس سے زائد ہے۔ ابلیس کا علم معاذ اللہ ہرگز علم اقدس سے وسیع تر نہیں اس میں حضور کے علم کو ابلیس کے علم کی برابر کہاں کہتا ہے۔ اس میں تو صاف یہ ہے کہ حضور کا علم اور اس سے زائد ہے۔ مولوی صاحب اگر آپ میں کچھ بھی حقیقت اور غیرت باقی رہ گئی ہو تو ذرا ان کلاموں میں تو بین ثابت تو کر دیجئے۔ کیا آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ حاضرین ہمارے اس فریب میں آجائیں گے۔ اور آپ اپنے اور اپنے بڑوں کے سر سے کفر کا بوجھ اتار لیں گے۔ آپ اس خیال کو دور رکھئے آپ کی ان چالوں سے علمائے دیوبند کے کفریات پر پردہ نہیں پڑ سکتا۔ علمائے دیوبند کے تو وہ کفر ہیں جن کو ہر اردو خواں سمجھ کر مطلب نکال لیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علمائے حرمین اور تمام علمائے ہند نے علمائے دیوبند کے کفر کے فتوے دیئے آج کتنے برس ہوئے کہ ان سے سیکڑوں مرتبہ یہ مطالبہ کیا گیا کہ تم اپنے سرور سے کفر کا الزام اٹھاؤ اپنی عبارتوں کا صحیح مطلب اگر بتا سکتے ہو تو پیش کرو۔ مگر وہ سب خاموش ہیں آج آپ ان لچر پوچ طریقوں سے ان کا دھبہ مٹنا چاہتے ہیں اگر جناب ہی کو جو صلہ ہے تو میں نے مولوی اشرف علی کی عبارت اور مولوی غلیل احمد کی عبارت پر جو اعتراضات کئے ذرا انہیں کے جواب دیجئے۔ خیر ان بحثوں میں تو آپ اپنا وقت پورا کرنا چاہتے ہیں میں اصل مسئلہ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ دیکھئے تفسیر خازن و معالم علی الغیب بغین کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

لِقَوْلِ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِمَا تَعْلَمُ الْغَيْبُ وَلَا يَحِثُّ بِكَ عَلَيْكَ بَلْ يَعْلَمُكُمْ بِنِزَانِ عَزِيْمٍ
 فرماتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب آتا ہے۔ تو وہ تم پر غلبہ نہیں فرماتے بلکہ ہمیں ہی تعلیم دیتے ہیں۔ اور آیت لیجئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ عَالِمُ الْغَيْبِ وَلَا يَظْهَرُ عَلَى غَيْبِهِ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی
 من رسول یعنی اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے۔ تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں فرماتا سوا اپنے پسند فرمائے ہوئے رسولوں کے۔ کہیں حضور کیلئے علم غیب ثابت ہوا یا نہیں۔ کہ جب حضور بھی پسند فرمائے رسول ہیں تو

ان کو بھی علوم غیب دیجئے گئے۔ لہذا حضور کیلئے علم غیب ثابت ہو گیا یا نہیں۔
 دیوبندی۔ آپ نے شمار بڑھانے کیلئے جو آیت پیش کی اس پر اعتراض کرتا ہوں۔ اگر آیت کی یہ مراد ہو کہ کل غیب پر ہرگز یہ رسول کو اطلاع دی جاتی ہے۔ تو یہ آپ کے خلاف ہے اور اگر بعض پر اطلاع منظور ہے جیسا کہ تفسیر مدارک و معالم والوسود وغیرہ میں ہے۔ تو ہمارے خلاف نہیں نیز آیت میں ابتداء انتہا کا ذکر نہیں جو آپ کے دھبے میں داخل ہے۔ آپ اس کا جواب دیجئے۔

شیدائست۔ مولوی صاحب انشاء اللہ ہماری دلیلوں کی تو شماری بڑھتی رہیگی لیکن جناب تو ایک دلیل بھی علم غیب کی نفی کی پیش نہ کر سکے۔ اور نہ انشاء اللہ پیش کر سکیں گے اور جو ابلیس پیش کی تھیں انہیں سے ہمارا عقیدہ ثابت ہو گیا۔ اب کہتے ہیں آپ کے پاس کونسی دلیل ہے۔ اور جب آپ کے پاس کوئی دلیل ہی نہیں تو پھر آپ شمار کیا بڑھا سکتے ہیں۔ اب لیجئے اپنے سوالات کے جوابات مولوی صاحب میں اس کے قبل ہی عرض کر چکا ہوں کہ حضور کیلئے کل غیوب حاصل ہونے کا تو کوئی قائل ہی نہیں وہ تو ذات باری تعالیٰ جل جلالہ کے ساتھ مخصوص ہے۔ اب رہا بعض تو الحمد للہ کہ آپ بھی اس کے قائل بنے لیکن مولوی صاحب ذرا اپنے مشورہ مولوی رشید احمد صاحب کی تو خبر لیجئے کہ وہ مسئلہ علم غیب میں لکھتے ہیں۔ ہر چہ اراکم مذاہب و جماعات متفق ہیں کہ انبیاء علیہم السلام غیب پر مطلع نہیں۔ اور آپ کہتے ہیں کہ بعض مغیبات پر اطلاع ہمارے خلاف نہیں لہذا اب اس میں سے کس کا قول صحیح مانا جائے۔ اور آپ یہ بھی کہتے ہیں کہ میرا اور علمائے دیوبند کا عقیدہ بالکل ایک ہے۔ لہذا آپ کا یہ بھی عقیدہ ہوا۔ تو آپ ہی کا یہ عقیدہ بھی ہوا کہ مطلع ہیں۔ اور یہ بھی عقیدہ ہوا کہ مطلع نہیں مولوی صاحب یہ کیا بات ہوئی کہ جس کا اثبات اسی کی نفی اور جس کی نفی اسی کا اثبات مجلس مناظرہ سے ذرا ہوش میں آجائے۔ یہ کیا معاملہ ہوا حاضرین بیٹگیں۔ حضرات مولوی صاحب آپ کو دھوکہ دینے کیلئے کہتے ہیں کہ بعض مغیبات پر مطلع ہونا تو ہمارے مخالف بھی نہیں۔ در نہ مولوی رشید احمد صاحب مولوی صاحب بیزار ہی ظاہر کریں۔ اور جب بیزار ہی ظاہر نہیں کرتے تو معلوم ہوا کہ ان کا بھی یہی فہم ہے اب رہا آپ کا دوسرا سوال اس کا جواب بھی اسی سے بخوبی معلوم ہو گیا کہ ہمارا عقیدہ یہ تھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے علوم غیب عطا فرمائے۔ اور وہ اس آیت سے ایسے ثابت ہو گئے کہ باوجود آپ کے منکر ہونے کے آپ کو بھی تسلیم کرنا پڑا ہے چونکہ آپ کی مرتبہ ان سوالوں کو دہرا دیتے ہیں اسلئے میں دریافت

کرتا ہوں کہ کل کی کیا تعریف ہے اور بعض کی کیا۔ اور ان میں کیا نسبت ہے۔ اور دلیل کسے کہتے ہیں اور دعویٰ کسے کہتے ہیں اور ان میں کیا فرق ہے۔ اب چونکہ آپ کا خزانہ تعالیٰ ہو گیا ہے۔ لہذا صرف اپنا وقت پورا کیا جا رہا ہے۔ لیجئے میں اور دلیل پیش کرتا ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رِّسْلَةٍ مَنْ يَشَاءُ يَعْنِي اللّٰهُ اس لئے نہیں کہ اسے عام لوگوں میں غیب پر مطلع کرے لیکن اللہ اپنے رسولوں میں سے جسکو چاہتا ہے اس بات کے لئے چن لیتا ہے تو اسے غیب پر مطلع فرماتا ہے۔ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكَ تَتَمَارَبُونَ۔ صَالِحٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ کیلئے علم غیب ثابت ہوا کہ نہیں۔ دیوبندی۔ آپ مجھ سے دریافت کرتے ہیں کہ کل اور بعض کی کیا تعریف ہے اور ان میں کیا نسبت ہے اور دلیل دعویٰ کس کو کہتے ہیں اور ان میں کیا فرق ہے اگر اس کے دریافت کرنے کا شوق ہے تو میرے پاس مدرسہ میں تشریف لائیے یہ مناظرہ میں پیش کر نیکی بات نہیں ہے اور علیٰ ہذا آپ کی یہ دلیل بھی دعویٰ پر منطبق نہیں اور پھر وہی سوال وارد ہوتا ہے کہ اس سے کل مراد میں یا بعض اگر کل مراد میں تو تمہارے بھی خلاف ہے۔ اور اگر بعض مراد میں تو وہ ہمارے مخالف نہیں وہ بعینہ ہمارا مذہب ہے اور یہ آیت کریمہ بھی مکی ہے اگر بغرض اس سے یہ علم محیط ثابت ہو تو ہجرت سے پہلے بھی ماننا پڑے گا اور آپ اکیاسی روز قبل مانتے ہیں۔ مولوی صاحب یہ دو تین اعتراض مجدد اللہ آپ کی ساری دلیلوں کا خاتمہ کر دینے کیلئے کافی ہیں۔ اگر کسی دلیل میں بغض باقی ہو تو فرمائیے تاکہ کچھ اور عرض کر دیا جائے۔

شیر سُنّتے۔ مولوی صاحب آپ میرے ان سوالوں کا جواب دیتے ہیں کہ تم میرے شاگرد نہیں تم کو پڑھاؤ رنگا اور بتاؤ رنگا کہ کل اور بعض اور دلیل دعویٰ میں کیا نسبت ہے۔ میں صرف اتنی گزارش کرتا ہوں کہ کیا آپ کو ایسا ہی شاگرد بنانے کا شوق ہے۔ جیسا گنگوہی دانی پٹی کو تھا کہ براہین قاطعہ صفحہ ۲۶ پر لکھتے ہیں۔ مدرسہ دیوبند کی عظمت حق تعالیٰ کی بارگاہ پاک میں بہت ہے کہ صد ہا عالم یہاں پہنچے پڑھ کر گئے اور خلق کثیر کو ظلمات ضلالت سے نکالا یہی سبب ہے کہ ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی۔ آپ تو عربی ہیں۔ فرمایا کہ جب علمائے مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی۔ سبحان اللہ

اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا۔ مولوی صاحب جس کیلئے اللہ تعالیٰ یہ فرمائے۔ وعلماک مالہ۔ لیکن تعلمہ اسے محبوب جو کچھ تم نہیں جانتے تھے ہم نے تم کو سکھا دیا۔ اس ذات کو اردو زبان مدرسہ دیوبند سے سکھائی جاتی ہے۔ شاید دیوبندی دھرم میں اللہ تعالیٰ کو بھی اردو زبان نہ آتی ہوگی جو اسے معلوم تھا وہ سکھا دیا ہوگا اور فرمایا ہوگا کہ اردو زبان ہم کو ہی نہیں معلوم تم کو کیسے سکھائیں۔ ہاں تیرہ سو برس کے بعد دیوبندی مولوی اردو جاننے والے پیدا ہو گئے اُن سے سیکھ لینا۔ اور سچا اللہ اردو بھی ایسی صحیح بلیغ کہ کلام آگئی اور سکھائی جائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جیسے میں کہوں مولوی منظور حسین صاحب بیٹھ گئیں۔ العیاذ باللہ مولوی صاحب اگر آپ ان سوالوں کا جواب دیتے تو پھر آپ کو ان کے دہرنے کی ہمت نہ ہوتی۔ اب میری اس پیش کردہ آیت پر پھر وہی سوالات آپ پیش کرتے ہیں میں چند مرتبہ لکھ چکا ہوں۔ اب ان کو بار بار مرتبہ کہنا صرف اپنے وقت کا پورا کرنا ہے۔ حاضرین نے یہ خوب اچھی طرح احساس کر لیا ہے کہ آپ میرے دلائل کا جواب دینے سے پہلے دن ہی سے عاجز ہیں۔ مگر آپ کو کسی طرح مناظرہ کے دن پورے کرنے منظور ہیں۔ اب رہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بعض علوم ثابت ہونے کی صورت میں آپ کا یہ کہنا کہ ہمارے مخالف نہیں وہ بعینہ ہمارا مذہب ہے۔ تو گذار یہ ہے کہ اس کے متعلق ایک قول تو مولوی رشید احمد گنگوہی کا پہلی تقریر میں پیش کر چکا کہ انبیاء علیہم السلام غیب پر مطلع نہیں۔ جس سے صاف معلوم ہو گیا کہ آپ کا مذہب یہ ہے کہ آپ بعض علم غیب پر بھی حضور کو مطلع نہیں مانتے لیکن آپ کا یہ کہنا کہ بعض علم غیب پر مطلع ماننا ہمارا مذہب ہے۔ مسلمانون کو دھوکا دینا ہے۔ دوسرا قول انھیں گنگوہی کے فتاویٰ رشیدیہ جلد سوم صفحہ ۳۷ سے پیش کرتا ہوں سنئے وہ لکھتے ہیں علم غیب خاص حق تعالیٰ کا ہے۔ اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ایسا ہمارا شرک سے خالی نہیں۔ اور آپ بعض منہیات کا علم غیر خدا (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کیلئے مان رہے ہیں تو آپ اپنے پیشوا کے حکم سے شرک ہو گئے۔ اور چونکہ آپ یہ بھی فرماتے ہیں کہ جو علمائے دیوبند کا عقیدہ ہے وہ میرا عقیدہ ہے۔ تو یہ آپ کا عقیدہ بھی ہوا لہذا آپ اپنے ہی حکم سے شرک ہو گئے۔

مسلمانوں نے دیکھا ان کا اصل مذہب تو یہ ہے کہ جو خدا کے سوا کسی کیلئے کسی تاویل سے (یعنی چاہے بطریقہ عطا ہی ہو) بعض علم غیب بھی مانے وہ شرک ہے۔ لیکن اس وقت تم کو دھوکا دینے

دینے کیلئے کہتے ہیں کہ بعینہ ہمارا مذہب بعض علم غیب حضور کیلئے ثابت کرنے کا ہے۔ خیر مولوی صاحب تو صرف وقت گزاری کر رہے ہیں، لیکن میں اور دلیل پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الرحمن علم القرآن خلق الانسان علمہ البیان یعنی جن جل جلالہ نے قرآن سکھایا انسان کو سکھایا اسے بیان سکھایا۔ تفسیر معالم و تفسیر خازن میں اس آیت کے تحت میں لکھا ہے۔ خلق الانسان بعین محمد صلی اللہ علیہ وسلم علمہ البیان یعنی بیان ماکان وما یکون۔ انسان سے مراد انسان کامل یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مراد میں یعنی اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا اور انھیں ماکان وما یکون سکھایا یعنی جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہو رہا ہے اور جو کچھ ہوگا سب کا علم عطا فرمایا۔ مولوی صاحب اب بھی ایمان لے آئیے۔ دیکھیے آفتاب کی طرح ثابت ہو گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام ماکان وما یکون عطا ہوا۔ ملاحظہ ہو کہ ہم نے اپنا دعویٰ ثابت کر دیا۔

دلیونڈی۔ حاضرین اس مبارک جلسہ کے یہ آخری اجلاس میں آپ حق و باطل کے امتیاز کرنے میں انتہائی توجہ سے کام لیں میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ یہ دیکھیے کہ کس کے ہاتھ میں قرآن عزیز ہے اور احادیث کس کی حقانیت کی شہادت دے رہے ہیں صحابہ و تابعین و دیگر سلف صالحین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا دامن کس کے ہاتھ میں ہے۔ نام کی دلیل تو ہر باطل سے باطل فرقہ بھی پیش کر دیتا ہے لیکن دلیل وہی ہوتی ہے جو عقل و نقل کی کسوٹی پر کس جلتے۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ میرے فاضل مخاطب نے جتنی نام نہاد دلیل پیش کیں انکے کئی کئی جواب دیئے گئے جن پر ان کو ایک حرف کہنے کی جرأت نہ ہوئی اور نہ ہوگی اور میں نے جو اولہ پیش کئے ہمارے فاضل مخاطب قسم کھانے کو بھی اسکا جواب نہیں دے سکے میں نے آیت وما علمنہ الشعرد ما بینہی لہ پیش کی وہ لا جواب رہی۔ بعد ازاں آیت یوم نجمع اللہ السعول الا یہ پیش کی وہ بھی اس وقت تک لا جواب ہے۔ اس کے علاوہ اور چار آیتیں لایا ہیں جن میں وہ بھی لا جواب ہیں آج صبح ساتویں آیت پیش کی تھی اس پر ہمارے فاضل مخاطب نے بڑی جرأت سے کہا تھا کہ میں علم

۱۔ اس کے جواب اور تفسیر اور علم شریعتی پر اٹھارہ سوال اسی ردو اسکے صفحہ ۲۷ پر مفعول میں آپ یہ دیکھ سکتے ہیں کہ کس نے جواب دیا اور کس نے نہیں۔ ۲۔ ردو اسکے صفحہ ۴۴ پر اس آیت کی بحث ہے وہیں آجواکی صداقت کی تائید کیا گیا ہے۔ ان چار آیتوں کی بھی پوری بحث کی گئی ہے اس پر جتنے سوالات کئے گئے ہیں مولوی صاحب بقدر جواب کیلئے وقف کر دیں تو ایک لفظ بھی جگہ سے نہ مل سکے گا۔ اہل علم خود انکو تلاش کر کے بھیجیں یا مولوی صاحب کی استیاضی کے متعلق رائے قائم کریں۔

ذاتی کی نفی ہے۔ میں نے خود حضور اور دیگر صحابہ کے اقوال سے ثابت کر دیا کہ اس میں علم عطائی کی نفی ہے جس کے جواب میں ہمارے فاضل مخاطب ایک حرف نہ کہہ سکے۔

شیر سہنتے۔ معزز حاضرین جس قوم کا خدا جھوٹ بول سکے اس کے بچاری کیوں نہ اپنے لئے جھوٹ بولنا ضروری سمجھیں گے۔ یہ فیصلہ میں آپ ہی پر چھوڑتا ہوں کہ مولوی صاحب نے ایک آیت بھی ایسی پیش کی جس کا یہ مطلب نکالے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فلاں چیز کا علم عطا نہیں کیا گیا اور نہ کبھی عطا کیا جائیگا۔ اور میں نے پانچ آیتیں کیسی صریح پیش کیں۔ (۱) و علمت ما لم تکن تعلم یعنی اے محبوب اللہ تعالیٰ نے تم کو سکھادیا جو کچھ تم نہیں جانتے تھے اور اس کی تفسیر طالین سے نقل کی تھی کہ احکام والغیب یعنی احکام اور غیب۔ (۲) وما هو علی الغیب یعنی ہمارا حبیب غیب بتلنے پر

غیبل نہیں۔ (۳) عالم الغیب ولا یظہر علی غیبہ احد الا من اراد فیمن رسول یعنی اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں فرماتا سوا اپنے پسند فرمائے ہوئے رسول کے (۴) وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولكن اللہ یختی من رسلہ من یشاء یعنی اللہ اس لئے نہیں کرے کہ تم کو تمہیں غیب پر مطلع کرے لیکن اللہ اپنے رسولوں میں سے جسکو چاہتا ہے اس بات کیلئے جن لیتا ہے (۵) الرحمن علم القرآن خلق الانسان علمہ البیان اور پھر اس کی تفسیر خازن و معالم سے تفسیر خلق الانسان یعنی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علمہ البیان یعنی بیان ماکان وما یکون یعنی جن جل جلالہ نے قرآن سکھایا انسان یعنی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا۔ اور انھیں بیان یعنی ماکان وما یکون کا علم عطا فرمایا۔ یہ پانچ آیتیں تو وہ تھیں جن کو میں پیش کر چکا ہوں۔ ابھی

آیت اور یچھ تھیں من ابناء الغیب لوجہا الیلک یعنی یہ غیب کی خبریں ہیں تم کو آپ کی طرف بھیجتے ہیں۔ مسلمانوں میں بھی نہیں اس طرف توجہ نہ کرتا ہوتا ہوں کہ ان آیات سے آفتاب زیادہ روشن طریقہ سے ثابت ہو گیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب عطا ہوا۔ لہذا آپ خود انصاف سے کہنا کہ قرآن کس کے ہاتھ میں ہے۔ اب رہیں حدیثیں تو دو حدیثیں میں معراج والی پیش کر چکا ہوں جن کے مضامین میں کسب معراج جب اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان رکھا تو حضور نے فرمایا

للعنہ اسکے متعلق ہم صرف اتنا کہ دنیا کا فی سمجھتے ہیں لعنت اللہ علی الکاذبین اور اس کا رد دیکھئے والا انشاء اللہ

فعلت ما فی السموات والارض یعنی جو کچھ زمین اور آسمانوں میں تھا۔ سب میں نے جان لیا
دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں فتجلی فی کل شیء وعرفت یعنی میرے لئے ہر چیز ظاہر ہو گئی اور میں
نے ہر شے کو پہچان لیا۔ تیسری حدیث ما تزلک شیا کیون فی مقامہ ذلک الی قیام
الساعة الا حدیث یعنی حضرت خذیفہ فرماتے ہیں کہ حضور ایک بار ہم میں کھڑے ہوئے تو قیامت
تک جو چیز اپنے مقام میں ہونے والی تھی سب کا بیان فرمایا۔ چوتھی حدیث حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ
عنه سے مروی ہے قام فینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل
اہل النجۃ منازلہم واهل النار منازلہم یعنی حضور ہم میں ایک بار کھڑے ہوئے تو جب
سے مخلوقات کی پیدائش کی ابتدا ہوئی اس وقت سے جب تک جنتی جنت میں چلے جائیں گے اور دوزخی
دوزخ میں اس وقت تک تمام چیزوں کا بیان فرمایا۔ حدیثیں تو کئی اور بھی پیش کی تھیں لیکن بطور غور
کے انکو میں نے دہرایا۔ لہذا اے معزز حاضرین ان حدیثوں سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ حضور کو ابتدائے
آفرینش سے دخول جنت و دوزخ تک کی ہر چیز کا تفصیلی علم عطا کیا گیا۔ اور حضور نے ان میں کچھ علوم
ظاہر بھی فرمائیے۔ اب اے برادران ملت ذرا انصاف سے کہنا کہ احادیث کس کی حقانیت کی شہادت
دے رہی ہیں۔ اب رہے صحابہ و تابعین و سلف صالحین ان کا حال بھی انہیں حدیثوں سے معلوم
ہو گیا۔ کہ حضرت عمر فاروق و حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہما بھی ان کو روایت کر کے حضور کے ابتدائے
آفرینش سے دخول جنت و دوزخ تک کی ہر شے کا حضور کو تفصیلی علم مان رہے ہیں۔ علاوہ ہر شرح
زرقانی میں ہے اصحابہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جازمون یا طلعا علی الغیب یعنی صحابہ
کرام یقین کے ساتھ حکم لگاتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کا علم ہے۔ اب رہے تابعین
اور سلف صالحین تو وہ بھی ان حدیثوں کو روایت کرتے ہیں۔ ان کو بے تامل مانتے ہیں۔ ان حدیثوں
کو حضور کے علم پر دلیل لاتے ہیں۔ علاوہ ہر شرح ان کی تصریحات بھی پیش کرتا ہوں لیکن بطور غور
پیش کی جاتی ہیں۔ چنانچہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج کے خطبہ میں فرماتے ہیں۔ دوسرے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و انامت برہر چیزے از شہونات ذات الہی و احکام و صفات حق و اسماء و
آثار و جمیع علوم ظاہر و باطن و اول و آخر احاطہ نمودہ است و مصداق فوق کل ذی علم علیم است یعنی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذات الہی کی تمام شانوں اور اس کے احکام اور اس کے اسماء و صفات
و آثار کو جاننے والے ہیں۔ اور تمام علوم ظاہری و باطنی اور اول و آخر کو احاطہ کئے ہوئے ہیں
اور فوق کل ذی علم علیم کا مصداق ہیں۔ علامہ ابو صیری رحمۃ اللہ علیہ اپنے قصیدہ بردہ میں فرماتے
ہیں فان من جودک الدنیا و ضررتھا۔ ومن علومک علم اللوح و القلم یعنی اے
میرے مہربان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے دریائے عطا و سخا میں سے دنیا و عقبی ہے۔ اور منجملہ
آپ کے علوم کے لوح و قلم کا علم ہے۔

علامہ علی قاری حل العقدہ شرح البردہ میں فرماتے ہیں دكون علومہما من علومہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان علومہ متنوع الی الکلیات و الجزئیات و حقائق و عوارف و معارف
و تعلق بالذات و الصفات و علمہما کیون نہوا من مجور علمہ و حیران من سطر علمہ
یعنی علم لوح و قلم کے آپ کے علوم میں سے ہونے کا بیان یہ ہے کہ آپ کے علوم متنوع ہوتے ہیں کلیات و جزئیات
و حقائق و عوارف و معارف کی طرف جو ذات و صفات سے متعلق ہیں۔ اور لوح و قلم کے علوم آپ
کے علوم کے سمندروں میں سے ایک نہر اور آپ کے علوم وسیع کی سطروں میں سے ایک حرف ہیں لیجئے پوری
صاحب یہ بطور غور نہ کہ سلف صالحین کے اقوال پیش کئے گئے۔ اور یہ اقوال تو ہمارے دعوے سے بھراور
عالی ہیں۔ کہ ہم تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے صرف ماکان و ما کیون کا علم ہی ثابت کر سکے دیے
ہیں۔ اور انہیں ماکان و ما کیون کے علوم کو حضور کے علوم کا بعض کہا جا رہا ہے۔ کیونکہ ماکان و ما
کیون کے تمام علوم لوح میں ہیں اور لوح کے تمام علوم کو حضور کے علوم کا بعض کہا۔ لہذا ماکان
و ما کیون کے تمام علوم حضور کے تمام علوم کے بعض ہوئے۔ مولوی صاحب اب کہتے ہیں کہ صحابہ و تابعین
و سلف صالحین رضوان علیہم اجمعین کا دامن ہمارے ہاتھ میں ہوا یا آپ کے ہاتھ میں۔ اور نام نہاد آپ کی
دلیلیں ہیں یا ہماری اور تمام امت مرحومہ ہمارے ساتھ ہے یا تمہارے اور مولوی صاحب آپ یہ جو
فرماتے ہیں کہ ہماری دلیلوں کا کوئی جواب نہیں دیا اس صریح کذب جیسے جھوٹ کو سن کر تمام حاضرین اپنے

عہ اس کھلے جھوٹ کو اگر دیکھنا منظور ہو تو جو دلیل اس رو داد میں جہاں بھی پیش کی گئی ہے اس کی پوری
حقیقت رد اقوال مفسرین اور ان کی اس پیش کردہ دلیل پر اعتراضات تمام بال تفصیل موجود ہیں۔ اور
مولوی صاحب کی صداقت کا پورا امتحان ہو جائے گا اور آپ کو یہ بھی معلوم ہو جائیگا کہ جو کلمہ دیا اور کس نے نہیں۔

دلوں میں آپ پر خود ہی لعنت بھیجتے ہو گئے مولوی صاحب اگر خدا کا خوف نہ تھا تو اتنے بڑے مجمع کی توہم کر کرتے۔ کہنے والا تو میں تھا کہ مولوی صاحب اپنے میرے کسی سوال کا جواب تو کیا بلکہ جواب کی ہوا بھی نہیں لگنے دی لیکن آپ یہ خوب سمجھتے تھے کہ حشمت علی اب آخری اجلاس میں اپنے سوالات کی فہرست پیش کرے گا۔ اس لئے آپ نے اس کے پہلے ہی پیش بندی شروع کر دی مگر حاضرین ان عاجزانہ حرکتوں کو خوب سمجھ رہے ہیں کس نمودار چیزیں پھیلانے سے حاصل۔

دیوبندی حضرات ہمارے فاضل مخاطب صبح شمار بڑھانے کیلئے دو دلیس پیش کی تھیں جن میں پہلی اور تیسری دلیل کا ایک مضمون تھا۔ لہذا دونوں پر ایک اعتراض وارد ہوتا ہے۔ اس لئے انکے جوابات دیکر اپنے دعوے پر منطبق کیا جائے اور بغیر اس کے ان آیات کو اپنے دعوے کی دلیل بنانا ایسے ہوگا جیسے کوئی شخص علم غیب کی ثبوت میں قل هو اللہ احد پڑھ کر منادے۔ اب میں آٹھویں دلیل پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لیسألك الناس عن الساعة قل انما علمها عند الله (احزاب ترجمہ) لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں۔ قیامت کے بارے میں فرما دیجئے بس اس کا علم اللہ ہی کو ہے۔ نویں دلیل مضمون عندہ علم الساعة والیہ ترجمہ (زخرف) بس اسی کو ہے قیامت کا علم اور اسی کی طرف لوٹ جاؤ گے۔ دسویں دلیل سنئے الیہ یرد علم الساعة الا یہ اللہ کی طرف پھیرا جاتا ہے قیامت کا علم ہمارے پاس رکھئے کیسے کیسے ادھر قاہرہ ہیں۔ ذرا جواب دینے کی توہمت کیجئے ابھی تو دس ہی آیتیں پیش کیا ہیں اگر وقت ملا تو انشاء اللہ چالیس آیات کریمہ سے آپ اس خاندان ساز عقیدہ کی حقیقت کھول دی جائے گی۔ شیر سنت۔ حاضرین کرام جس قوم نے خدا کو بھی بے عیب نہ چھوڑا بلکہ اس پر بھی جھوٹ کا دھبہ لگا دیا۔ اس کی کیا شکایت لیکن میں فقط آپ حضرات کو صرف اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ جو دلائل میں نے پیش کیئے ہیں۔ وہیں پر مولوی صاحب کے لغو سوالات کے کافی جواب بھی دئیے ہیں۔ لیکن میں نے اختصار کیساتھ ان دلائل کو اس سے پچھلے تقریر میں دہرایا ہے۔ لہذا ذرا انسان سے کہنا کہ کیا وہ چھ آیتیں مسئلہ علم غیب سے ایسی ہی بے تعلق ہیں جیسے قل هو اللہ احد جس کا ترجمہ یہ ہے۔ اے محبوب فرما دیجئے کہ اللہ ایک ہے۔ اگر نہیں ہیں تو مولوی صاحب نے ان آیتوں سے انکار کیا یا نہیں۔ اور اس میں دیدہ و دانہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو گھٹانا ہے یا نہیں۔

سلمانو تمہارے سمجھنے کیلئے یہی بہت کافی ہے۔ کہ جن آیتوں اور حدیثوں سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے آفتاب سے زیادہ روشن طریقہ سے علم غیب ثابت ہوتا ہے۔ ان سب کو پس پشت ڈالکر اپنے دل سے چند آیات نکادہ نیا مطلب گرٹھ کر جو کسی مفسر نے نہیں لکھا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خبر دہنی علم گھٹایا جاتا ہے۔ اور پھر دعویٰ یہ ہے کہ ہمارا آیتوں حدیثوں پر ایمان ہے تفسیر ہے تمہاری ایسی مسلمان پر۔ اب مولوی صاحب آٹھویں آیت پیش کرتے ہیں۔ باوجودیکہ پہلی ساتوں آیتوں کے ہم نے تفسیر وں صیح مراد نقل کر کے نہایت واضح طریقہ سے یہ ثابت کر دیا کہ ان میں سے کسی آیت سے نہیں نکلا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو علم غیب عطا کیا ہو۔ اور نہ اسدہ کبھی عطا کرے گا اور خدا صر علم قیامت پر نہایت جبرک تقریر کر چکا ہوں لیکن مولوی صاحب محض اپنی شمار بڑھانے کیلئے یہ آٹھویں اور نویں اور دسویں آیات اسی علم قیامت کی پیش کرتے ہیں۔ اور میں کل کی تقریروں میں لیسو نیک عن الساعة ایان من ملہا کے وقت میں جو تفسیر روح البیان میں لکھا تھا وہ پیش کر چکا ہوں لیجئے پھر سنئے قد ذهب بعض المشائخ الی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعرف وقت الساعة باعلامہ اللہ تعالیٰ وھو لا ینانی الا یہ مکالا یخلف منی ہمارے بعض مشائخ اس طرف گئے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے واقعہ کرنے سے وقت قیامت کو جانتے تھے اور یہ ان آیات کے خلاف نہیں ہے جن میں اللہ تعالیٰ کیلئے اس کو خاص کہا گیا ہے۔ اور اس میں کچھ پوشیدگی نہیں۔ مراد یہ ہے کہ جن آیات میں علم قیامت کو اللہ تعالیٰ کیلئے خاص کہا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو قیامت کا علم ذاتی ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا مانا جا رہا ہے۔ تو علم ذاتی خدا کے ساتھ ہی خاص رہا۔ وہ ہمارے نزدیک ہی ہوا خدا کے کسی کو حاصل نہیں کہیئے مولوی صاحب اس مفسر نے آپ کی ان ساری آیات کا مطلب بتا دیا کہ ان آیات میں قیامت کا علم ذاتی اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہونا بیان کیا جا رہا ہے۔ اب فرمائیے کہ آپ کی اس بات کا کوئی جواب ہے۔ لیکن میں اسکی اور مزید تفصیل عرض کرتا ہوں۔ امام تفسیر سورہ بعد میں فرماتے ہیں۔ لا یعلم حتی تقوم الساعة الا اللہ الا من اتفی من رسول فانہ یطلع علی من یشاء من علم لہی کوئی خدا کے سوا نہیں جانتا کہ قیامت کب آئیگی سوا ان پسندیدہ رسولوں کے کہ اللہ انہیں اپنے میں علم حاصل ہے الملاح دیتا ہے۔ فیہ وقت قیامت کا علم بھی ان پر بند نہیں۔ اور تفسیر کبیر نے نہایت

مستہ فہم انت من ذکرہا الی ربک منتہا ہا تفسیر مارک میں ہے الی ربک منتہا ہا
منتہی علہا متی تکنون لا یعلمہا غیرک یعنی وقت قیامت کے علم کی انتہا اللہ تعالیٰ پر ہوئی ہے
اسکو کوئی نہیں جانتا۔

شبِ سنت سے۔ مولوی صاحب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم وسیع ثابت ہونا نہایت ناگوار معلوم ہوتا
ہے کہ میں نے کیوں الرسول علیکم شہید آیت تلاوت کی تھی اس پر آپ نے یہ اعتراض کیا کہ اس کو
دعوے سے کیا تعلق ہے اور اطلاع اجمالی ہوتی ہے یا تفصیلی۔ لیجئے میں اس کا جواب عرض کرتا ہوں حضرت
شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر عزیزی میں اسی آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ و با شہد رسول شہا بر شہا گواہ
زیارہ مطلع است بنور نبوت بر مرتبہ بر متدین بری خود کہ در کدام درجہ از دین من رسیدہ و حقیقت ایمان

او حقیقت و حجاب کے کہ بدل از ترقی محبوب ماندہ است کدام ست پس اوی شناسد گناہان شمارا و اعمال نیک
و شمارا و درجات ایمان شمارا و اخلاص و لفاق شمارا یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نور نبوت سے اپنے
براہمی کے مرتبہ پر مطلع ہیں کہ میرے دین کے کس درجہ پر پہنچا ہے اور اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے
اور جس حجاب نے اسے ترقی سے روک دیا ہے کیا ہے۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمہارا گناہوں کو جانتے ہیں
اور اچھے بُرے اعمال کو جانتے ہیں اور تمہارے ایمان کے درجوں کو جانتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ کون کون
خلوص قلب سے سچا مسلمان ہے اور تم میں کون کون صرف زبان سے مسلمان اور دل کا منافق ہے۔ مولوی صاحب
کہتے اس سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی وسعت ثابت ہوئی یا نہیں۔ اگر اب بھی کچھ شک ہے
تو دوسری تفسیر عالم التنزیل نے اس آیت کے تحت میں یہ حدیث ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
کی قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما بعد العصر فمات ترک شیئاً الی یوم القیامہ
الا ذکرہ فی مقام ذلک حتی اذا کانت الشمس علی رؤس النخل و اطراف الحیطان قال اما
انہ لبعیق من الدنیا فیما مضی منها الا کما بقی من یومکم بهذا الحدیث یعنی ابوسعید خدری رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نے ایک روز عصر کے بعد ہم میں کھڑے ہو کر قیامت تک ہونے والی چیزیں
سب ہی بیان فرمادیں۔ اور کوئی چیز چھوڑ نہ دی یہاں تک کہ جب دھوپ کجھوروں کی چوٹیوں اور دیواروں
کے کناروں پر پہنچی تو فرمایا کہ دنیا کے احوال میں سے صرف اس قدر باقی رہ گیا جسنا دن باقی رہا ہے۔

صاف طریقہ سے علم الغیب دکلا یظہر علی غیبہ کی تفسیر میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے علم قیامت
ثابت کیا۔ اور شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی تفسیر عزیزی میں اسی آیت کریمہ کی تفسیر میں قیامت کو
اللہ تعالیٰ کے علم خاص میں داخل نہ کر رکھتے ہیں و مطلع نمیکند بر غیب خاص خود یکس را بوجہیکہ رفع تلہس
داشتہ و خطائے کلی درال اطلاع باشد مگر کہے را کہ پسند میکنید و آنکس رسول باشد خواہ از جنس ملک خواہ
از جنس بشر مثل حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اظہار بر غیب خاصہ خود میفرماید۔ اس عبارت کا خلاصہ
یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے غیب خاص جس میں قیامت بھی ہے۔ اپنے پسند کے ہوئے رسول کو ہی مطلع فرما
دیتا ہے۔ مولوی صاحب اور علمائے کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم قیامت مانا یا نہیں مگر حضور
کی عداوت آپ کو یہ کیسے تسلیم کرنے دیگی۔ معزز حاضرین آپ نے مولوی صاحب کی یہ دس لیلیں کرخص حضور کا
علم گھٹانے کیلئے تمام مفسرین و علمائے امت کے خلاف ایک نیا مطلب اپنے دل سے گرہ بکھڑھو کیا ہے۔
ان کے علاوہ جو مولوی صاحب چالیں اور بتاتے ہیں وہ بھی ایسی ہی ہوں گی۔ اور جب آپ پیش کرینگے تو انشاء اللہ
ہم دکھا دینگے۔ اور یہ بھی ایک لغو گوئی معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ آپ کے ہر صغیر و کبیر ٹپڑھے اور بے ٹپڑھے کی
زبان پر ہی آیتیں چڑھی ہوئی ہیں۔ اب رہا آپ کا ہمارے عقیدہ کو خانہ ساز کہنا تو اس کے متعلق میں حاضرین
کو اس بات کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ تین دن کی مولوی صاحب کی اور میری تقریروں سے خود توجہ
نکالیں کہ خانہ ساز عقیدہ میرا ہے یا مولوی صاحب کا اور تمام امت مرحومہ میری تم عقیدہ ہے یا مولوی صاحب
کی۔ اب ساتویں آیت سنئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ و کیوں الرسول علیکم شہید یعنی یہ رسول تم
سب پر قیامت کے دن گواہ ہوں گے۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ جب تک حضور کو اپنی تمام امت کے تمام اعمال
کا علم نہ ہو گا شہادت کیسے دے سکتے ہیں۔

دیوبندی۔ حاضرین اس آیت سے بقول ہمارے فاضل مخاطب کے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور کو کسی
ذریعہ سے اعمال امت کی اطلاع ہوتی ہے۔ حاضرین غور فرمائیں کہ اسکو ہمارے مخاطب صاحب کے دعوے سے
کیا توفیق ہے۔ پھر یہ اطلاع کب ہوتی ہے۔ اجمالی یا تفصیلی۔ اس وقت میرے مخاطب کیسی صبح الخواص
سے کام کرتے رہے ہیں۔ گیارہویں دلیل سنئے۔ وما یعلم جزو ربک الا هو (مترجم یعنی اللہ کے
لشکروں کی تعداد اسکے سوا کوئی نہیں جانتا۔ بارہویں دلیل ملاحظہ ہو لیٹاونک عن الساعة ایمان

مولوی صاحب دیکھئے اس حدیث کا اس آیت کے تحت میں لانا صاف بتا رہا ہے کہ اس آیت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وسعت علمی مذکور ہے۔

لہذا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کیسا تفصیل علم غیب کا عطا ہونا ثابت ہوا۔
حضرت آپ نے یہ بھی ملاحظہ کیا کہ اس آیت سے اگر میں نے حضور کا وسیع علم ثابت کیا تو میں تو صحیح الحواس نہ رہا اور مولوی صاحب چونکہ حضور کا علم گھٹاتے ہیں۔ لہذا صحیح الحواس ہو گئے۔ تو معلوم ہوا کہ حضور کے علم گھٹانے والے کو صحیح الحواس کہتے ہیں۔ حضرات مولوی صاحب نے دو آیتیں ایک مرتبہ پڑھیں جن میں پہلی آیت کو حضور کے علم سے کیا تعلق ہے۔ مگر چونکہ مولوی صاحب کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا علم گھٹانا مقصود ہے۔ اس لئے علمائے امت کی تحقیقات دیکھنے کی ضرورت ہی نہیں مولوی صاحب اگر آپ کو واقعی تحقیق ہے۔ تو ان دونوں تفسیروں سے جو میں نے ابھی پیش کیں ہو سکتی ہے۔ مگر میں بطور نمونہ کے عرض کرتا ہوں تفسیر روح البیان و تفسیر فائز میں یہ حدیث نقل فرمائی ذرا غور سے مینئے۔ وقال السدی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرضت علی امتی فی سورہ فی الطین کما عرضت علی ادم واعلمت من یومن بی ومن یکفر فبلغ ذلك المنافقین قالوا استهزأوا بمرء محمد صلی اللہ علیہ وسلم انه یعلم من یومن ب ومن یکفر ممن یخلق بعد ونحن معہ وما لیرفنا فبلغ ذلك رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام علی المنبر محمد اللہ وانشی علیہ ثم قال ما بال اقوم طعنوا فی علمی لا تسلمونی عن شیئی فیما بینکم وین الساعۃ الا انما تکلم بہ فقام عبد اللہ بن حذافہ السهمی فقال من ابی یا رسول اللہ قال حذافہ فقام عمر فقال یا رسول اللہ رضی اللہ ربہ واما لا سلام دینا وبالقرآن اما ما ویدک بنیا واعف عنا عفا اللہ عنک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فهل استمع فتقرون ثم نزل عن المنبر کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر میری امت کی صورتیں پیش کی گئیں جیسے کہ آدم علیہ السلام پر پیش کی گئی تھیں۔ اور مجھے معلوم ہو گیا کہ کون مجھ پر ایمان لائے گا۔ اور کون کفر کرے گا۔ جب یہ خبر سنا فقین کو پہنچی تو وہ مسخر سے کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گمان ہے۔ کہ وہ جانتے ہیں کہ کون ان پر ایمان لائے گا۔ اور کون کفر میں رہے گا۔ ان لوگوں میں سے جو ابھی

پیدا ہوئے اور آئندہ پیدا کئے جائیں گے یہ تو بڑی بات ہے ہم تو اب موجود ہیں وہ بتائیں کہ ہم کون مومن اور کون کافر ہے۔ یہ خبر سنکر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف لکھتے اور اللہ کی حمد و ثنا کر کے فرمانے لگے کہ ان قوموں کا کیا حال ہے جنہوں نے میرے حکم میں طغنه کیا۔ آج سے قیامت تک کوئی شے ایسی نہیں جس کو مجھ سے تم دریافت کرو اور میں تمہیں بتا سکوں اب قیامت تک کی جس چیز کو چاہو مجھ سے دریافت کرو میں تمہیں اسکی خبر دوں گا۔ پس عبد اللہ بن حذافہ نے کھڑے ہو کر کہا کہ یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے۔ فرمایا حذافہ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ ہم اللہ کے رب ہونے اسلام کے دین ہونے قرآن کے امام ہونے آپ کے نبی ہونے پر راضی ہوئے پس ہماری تفصیل معاف فرمائیے الخ۔ مولوی صاحب ثن دن سے آپ اور آپکی ساری جماعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم گھٹانے کے درپے ہے۔ لہذا اس حدیث سے سبق حاصل کر کے تائب ہو جائیں ورنہ منافقین کے قدم بچھ ہونا تو اظہر من الشمس ہے۔ لیجئے اب آٹھویں آیت سناتا ہوں ما کان حدیثا یفتتری ولكن تصدق الذی بین یدیه و تفصیل کل شیئی یعنی یہ کتاب کوئی گھڑی ہوئی کتاب نہیں اس میں اگلی کتابوں کی تصدیق اور ہر شے کی تفصیل ہے جب قرآن میں ہر شے کی تفصیل ہے۔ تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ہر چیز کا تفصیل علم ہے۔

دیوبندی میرے محترم آیت کا یہ مطلب نہیں کہ قرآن پاک ہر چیز کی تفصیل ہے۔ اور اگر بعض مطلب ہیں ہو تو ان مورثی مراد ہیں۔ مگر وہ بھی بقدر احتیاج یہ تو آپ کی اس آیت کا جواب ہے۔ اور چونکہ یہ میری آخری تقریر ہے۔ اسلئے مناسب تو یہ تھا کہ میں نمبر وار ان آیات کا صحیح مطلب تفسیروں سے پیش کرتا لیکن وقت کی تنگی کی وجہ سے اسکو اس وقت نظر انداز کرتا ہوں اور حقیقت یہ ہے کہ ہمارے منافقین کے پاس کمزور سے کمزور بھی کوئی ایسی دلیل نہیں ہے جس سے ان کا دعویٰ ثابت ہو اور میں بارہ آیتیں پیش کر چکا ہوں جن سے آفتاب سے زیادہ روشن طریقہ سے ثابت ہو گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہرگز علم غیب نہیں تھا۔ ہرگز علم غیب نہیں تھا۔ مسلمانوں کی قرآن عظیم و احادیث نبوی کریم علیہ التسلیم و صحابہ کبار و مفسرین اعلام و محدثین عظام کے ان صاف فیصلوں کے بعد بھی کسی چیز کا

انتظار باقی رہتا ہے۔ و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین و افضل الصلوات علی محمد خاتم النبیین و علی الہ الطاہرین و اصحابہ الراشدین المہدیین و علی سائر عباد اللہ الصالحین۔

شیر سنت۔ معزز حاضرین مولوی صاحب کی بارہویں دلیل وہی علم قیامت کے متعلق ہے۔ اس کے کئی مرتبہ مفصل طریقہ سے جواب دے چکا ہوں۔ لیکن چونکہ مولوی صاحب کو اپنی نام نہاد دلیلوں کی شمار بڑھانی منظور تھی اس لئے علم قیامت کے متعلق ہی مولوی صاحب نے پانچ چھ آیتیں پڑھیں باوجودیکہ وہ مضمون ایک ہی رہا۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اگر مولوی صاحب یہ لحاظ کرتے کہ ان پانچ یا چھ آیتوں سے مضمون تو ایک ہی نکلتا ہے۔ لہذا بارہ آیتوں کی شمار کس طرح پوری ہوتی۔ اور مولوی صاحب کو بخیر کرنے کا موقع نہیں ملتا کہ میں نے بارہ آیتیں پیش کی ہیں لیکن میں نے اگرچہ چند تفسیر و اقوال علماء کرام سے آفتاب سے زیادہ روشن طریقہ سے ثابت کر دیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم قیامت بھی عطا فرما دیا گیا۔ مگر ان سب کے علاوہ میں آپ کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ مولوی صاحب نے اتنی آیتیں اور حدیثیں پیش کیں لیکن کسی سے بالمرحہ یہ ثابت نہیں ہوا کہ علم قیامت اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو عطا بھی حاصل نہیں ہو سکتا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اخیر لحاظ حیات ظاہری تک عطا بھی نہیں ہوا اور لطف یہ ہے کہ حضور سے جب کوئی علم قیامت کے متعلق سوال کرتا تو نہایت جمل الفاظ میں جواب دیتے ہیں اور کہیں بالمرحہ یہ جواب نہیں دیتے کہ علم قیامت اللہ تعالیٰ کسی کو عطا نہیں فرماتا اور نہ جھکوا اس کا علم عطا ہوا اور نہ ہو سکتا ہے۔ مگر یہ جواب حضور کسی کو عنایت نہیں فرماتے تو معلوم ہوا کہ علم اسرار میں سے ہے جس کے اظہار کا حکم نہیں۔ چنانچہ میں اس مضمون میں ایک حدیث سناتا ہوں جس نے سارے عقیدے حل کر دیئے تفسیر روح البیان میں وہ حدیث موجود ہے اور چونکہ وہ طویل حدیث ہے۔ اس لئے وقت کی تنگی کیوجہ سے صرف وہی الفاظ پیش کرتا ہوں۔ و علمنی علوما شقی فعلہ اخذہ علی کتہ ازہو علم لا یقدر علی حملہ غیرہ و علم خیر فی قیہ و علم امر فی تبلیغہ الخاص والعام من امتی وھی اکانس وامن والمملک یعنی حضور فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے کئی قسم کے علوم تعلیم فرمائے ایک علم تو ایسا ہے جس کے چھپانے پر مجھ سے عہد لے لیا کہ میں کسی سے نہ

کہوں اور میرے سوا کسی کو اس کے برداشت کرنے کی طاقت نہیں۔ اور ایک ایسا علم ہے جس کے چھپانے اور کھانے کا مجھے اختیار دیا۔ اور ایک ایسا علم جس کے کھانے کا ہر خاص و عام امتی کی نسبت حکم ملا۔ اور انسان اور جن اور فرشتے یہ سب حضور کے امتی ہیں۔ اور لیجئے انوار التنزیل میں بلخ ما انزل الہات کے تحت میں ہے المراد تبلیغ ما تعلیق بمصالح العباد وقصد بانزالہ اطلاقہم علیہ فان من الاصول الاکامیۃ ما یحرم افشاءہ۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا کہ اے میرے حبیب ان کی طرف جو نازل ہوا اس کی تبلیغ کیجئے۔ مراد یہ ہے کہ بندوں کی مصلحتیں جن باتوں سے متعلق ہیں اور جن کے انزال سے انکی اطلاع مقصود ہے ورنہ بعض وہ اسرار الہی ہیں جن کا افشاء حرام ہے۔ مولوی صاحب دیکھئے اس حدیث اور تفسیر سے ثابت ہو گیا کہ امر محقق ہی ہے کہ اسرار الہی کا علم جو حضور کو مرحمت ہوا ہے اس کا افشاء حرام ہے۔ حضرات علم قیامت اسرار الہی میں سے ہے۔ اس لئے حضور نے اس کا صراحت سے اقرار نہیں فرمایا۔ لیکن مولوی صاحب کو چونکہ حضور کا علم کھانا منظور ہے اس لئے اس موقع کو غنیمت سمجھ کر بحث شروع کر دی۔ اب چونکہ وقت بہت کم ہے اس لئے اس بحث کو اتنا ہی بہت کافی سمجھتا ہوں۔ اب رہا میری پیش کردہ آٹھویں آیت کے متعلق مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ اس آیت کا یہ مطلب نہیں ہے اور اگر بالفرض یہ مطلب بھی ہوا تو امور دینی مراد ہیں وہ بھی بقدر احتیاج تو یہ صرف آپ کا خیال ہے۔ اس کو میں دلیل تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں ہوں۔ اب نویں آیت سناتا ہوں۔ ونزلنا علیک الکتاب تنبیانا لکل شیء یعنی اے محبوب ہم نے تم پر یہ کتاب نازل فرمائی جو ہر شے کا روشن بیان ہے۔ دسویں آیت ما فرطنا فی الکتاب من شیء یعنی ہم نے اس کتاب میں کوئی چیز اٹھانے رکھی یعنی اس میں ہر چیز کا بیان ہے۔ گیارہویں آیت وکل شیء احصیانا فی ما ما میں ہر چیز کو ہم نے قرآن پاک میں بیان کر دیا ہے۔ بارہویں آیت وکل شیء فصلنا تفصیلا اور ہم نے ہر چیز کی پوری پوری تفصیل کر دی۔ تیرھویں آیت۔ ولا حجة فی ظلمتہ الا رض ولا رطب ولا یابس الا فی کتب مبیین یعنی کوئی دانہ نہیں جو زمین کی تاریکیوں میں ہو اور نہ تر و خشک مگر کتاب مبیین میں ہے۔ ان پانچوں آیتوں سے یہ معلوم ہوا کہ قرآن پاک ہر شے کا بیان ہے اور حضور اس کے عالم نقی۔ لہذا حضور کو ہر شے کا تفصیلی علم ہو گیا اور تمام ممالک و ممالکوں پر اطلاع حاصل ہو گئی۔

چودھویں آیت ذالک من انباء الغیب لوحیہ الیک یعنی یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم نے تیری طرف وحی کی ہے۔ پندرہویں آیت فاحشی الی عبدک ما اوحی یعنی پس وحی کی اپنے حبیب کی طرف جو کچھ وحی کی۔ معزز حضرات چونکہ وقت بہت قلیل باقی رہ گیا ہے۔ اسلئے اتنی ہی آیات پر اپنے دلائل ختم کرتا ہوں۔ اب دو حدیثیں بھی تبرکاً اور پیش کر دوں۔ طبرانی میں حضرت ابوالدرداء سے مروی ہے لکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومجیرک طائر حباحیہ اکا ذکر لنا منہ علما یعنی نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ہم سے اس حال میں مفارقت کی کہ کوئی پر فدا ایسا نہیں کہ اپنے بازو کو ہلائے مگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے اس کا بھی حال بیان فرما دیا۔ تفسیر روح البیان میں ایک حدیث بیان کی جس کے الفاظ یہ ہیں قال صلی اللہ علیہ وسلم لیلة المعراج قطرت فی حلقی قطرة فلعنت ما کان وما یون یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج میرے حلق میں ایک قطرہ پیکا یا گیا اس کے فیضان سے مجھے صا کان وما یون کا علم حاصل ہو گیا۔ حضرات گرامی! میں نے تو اپنا دعویٰ ثابت کر دیا اور مولوی صاحب جو آیتیں پڑھیں ان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کوئی مخلوق غیب نہیں جانتا اور جو آیتیں میں نے پڑھیں ان سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب حاصل ہے تو ان دونوں قولوں کی آیتوں میں آپ تناقض مانیں گے یا آیات اثبات کو معاذ اللہ چھوٹا سمجھیں گے اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں اور ان دونوں آیتوں میں اگر ایک ہی محمول مراد لیا جائے تو تناقض نہیں اٹھ سکے گا تو ضرور ہے کہ آیات نفی میں جو علم غیب مراد ہے آیات اثبات میں اس کے سوا دوسرا علم غیب مراد ہے تو ظاہر ہو گیا کہ آیات نفی کا یہ مطلب کہ کسی مخلوق کو ذاتی علم غیب نہیں اور بیشک ہمارا اس پر ایمان ہے۔ جو کسی کیلئے بھی خدائے سوا ذاتی علم غیب مانے اسے ہم قطعاً یقیناً کافر سمجھتے ہیں۔ اور آیات اثبات میں عطائی علم غیب مراد ہے۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا دیا ہوا علم غیب ہے اور اس پر بھی ہمارا ایمان ہے اگر آپ اسکو نہ مانیں اور پہلی دونوں صورتوں میں سے کوئی اختیار کریں تو کیا قرآن پاک میں معاذ اللہ تناقض یا قرآن پاک کی آیات کا کلام الہی نہ ہونا قبول کریں گے تو کیا آپ یہ نیا کفر نہ ہوگا۔ مناظرہ تو ختم ہوا اور بحمد اللہ اہل سنت کی فتح پختہ ہوا۔ آپ کے اور آپ کے پیرواؤں گنگوہی و انبیٹھی و تھانوی کے کفریات جو صرف مسئلہ غیب سے متعلق تھے پیش کیے گئے آپ ان کے جواب بالکل عاجز رہے آپ کا اور آپ کے پیرواؤں کا ذہن نہ

ہونا ثابت ہو گیا۔ میں آخر میں پھر کہتا ہوں کہ دیکھیے یہ گنگوہی انبیٹھی تھانوی کام نہیں آئیگی۔ قیامت کے دن تو شفیع امت نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کام پڑنا ہے۔ خدا کے حضور شفاعت کرنے والے وہی ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میزان میں نیکیوں کا پلہ بھاری بنانے والے وہی ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پل صراط چرچم میں گرنے سے بچانے والے وہی ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیاسوں کو شربت کوثر پلانے والے وہی ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی امت کو جنت میں لے جانے والے وہی ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ ان تھانوی انبیٹھی گنگوہی سے رشتہ توڑو اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے غلامی کا علاقہ چھوڑو۔ دیکھو دیکھو گنگوہی انبیٹھی تھانوی کی محبت والفت و عظمت جو تمہارے دل میں ہے، اسے ایک پلے میں رکھو اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جس قدر محبت والفت و عظمت ہوئی چاہیے اسے دوسرے پلے میں رکھو اور تولو اور انصاف کرو کہ تمہارے دل میں کس کی محبت والفت زیادہ ہے۔ مولوی منظور حسین صاحب میں صاف کہتا ہوں مجھے ہر جیت مقصود نہیں اگر آپ کو پرانا منظور ہے۔ تو میں ابھی لکھے دیتا ہوں کہ جنت علی ہار گیا عاجز ہو گیا۔ مولوی منظور حسین جیت گئے۔ اور میں اسی وقت آپ کے قدم جو منے کیلئے تیار ہوں۔ بس صرف ایک شرط ہے کہ دیوبندی پیشواؤں سے رشتہ توڑ کر دیوبندی دھرم سے منھ موڑ کر اپنے کفریات سے توبہ کر کے سچے سنی بن جائیں اللہ توفیق بخشنے۔

مگر مولوی صاحب پر میری گزارش کا شمع بھرا نہ ہوا۔ اب وہی مولوی صاحب کی کمزوری تو آپ حضرات یہ دیکھ رہے ہیں کہ مولوی صاحب نے اپنا دعویٰ تو یہ کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر علوم غیبی عطا فرمائے کہ نہ کسی نبی کو ملے نہ کسی ولی کو نہ کسی فرشتے کو اور آپ نے صاف طریقے سے یہ کہہ دیا کہ حضور کو ہرگز علم غیب نہیں تھا ہرگز علم غیب نہیں تھا۔ لہذا مولوی صاحب اس سے زیادہ اور کیا شکست ہو سکتی ہے کہ خود ہی حضور کیلئے علوم غیبیہ حاصل ہونے کا اقرار کیا اور خود ہی اپنا رد کر دیا۔ تو کیا مولوی صاحب مجمع میں کھڑے ہو کر یہ پکار بیٹھیں گے کہ میں ہار گیا۔ مجھ کو شکست فاش ہو گئی۔ ہرگز نہیں کہ ویسے ہی کوئی شخص اپنی کمزوری اور لاچارگی کا معترف نہیں ہوتا تو کیا مجلس مناظرہ میں مولوی صاحب یہ بات تسلیم کریں گے۔ لہذا اے گرامی حضرات آپ پر یہ امر واضح ہو گیا کہ مولوی صاحب نے کیا میرے کسی مطالبہ کا جواب دیا کیا میرے کسی اعتراض کو حل کیا ہاں اگر کچھ قابل ذکر ہیں تو دوبار میں ایک بحث سے گریز دوسرے خارج بحث

باتوں میں وقت کی اصاعت۔ اور میں نے ان کی ہر بات کا نہایت کافی اور کامل طریقہ سے ایسا جواب دیا کہ اس میں جائے سخن اور مجال دم زدن باقی نہ رہی اب میری طرف اُنکا کوئی سوال کوئی اعتراض کوئی جواب طلب بات باقی نہیں ہے اور میرے مطالبات میں سے کسی کو مولوی صاحب نے ہاتھ تک نہیں لگایا۔ ان کے عجبر کی اس بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہیں۔ میرے مطالبات و سوالات یہ ہیں (انکی نہایت ہم ذیل میں لکھتے ہیں) حضرات میرے یہ مطالبات ہیں جن کا جواب نہیں جو اصل بحث سے تعلق رکھتے تھے جبکہ جواب دینا آپ کے ذمہ ضروری تھا۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ الذی هو علامہ الغیوب۔ المظہر من الرضی من رسول علی السیر المحبوب۔ و افضل الصلاة و اتمل السلام علی ارضی من الرضی و احبہ محبوب۔ سید المطلبین علی الغیوب۔ الذی علمہ ربہ تعلیمًا۔ و کان فضل اللہ علیہ غظیمًا۔ فقہ علی کل غائب امین۔ و ما هو علی الغیب بعینین۔ و لا هو بنجۃ ربہ فنجون۔ مستودعہ ما کان او یون۔ نزل علیہ القرآن تبیاناً لکل شیء فاحاط بعلوم الاولین و الاخرین فعلوم ادم۔ و علوم العالم۔ و علوم اللوح و القلم۔ کھلا قطرۃ من بحار علوم حبیبنا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علی الہ و معہ و بارک و سلم۔ امین

میرے مطالبات کی فہرست

(۱) آپ نے اپنا عقیدہ تو یہ لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر علوم غیبیہ عطا فرمائے کہ نہ کسی نبی کو ملے نہ کسی ولی کو نہ کسی فرشتے کو اور آپ کے پیشوا مولوی شہید احمد مسئلہ علم غیب کے مد پر لکھتے ہیں ہر چہ ائمہ مذاہب و جملہ علمائے متفق ہیں کہ انبیاء علیہم السلام غیب پر مطلع نہیں ہیں۔ اب فرمائیے کہ دیوبندی دھرم کا وہ عقیدہ ہے جو آپ نے لکھا یا وہ جو آپ کے پیشوا نے۔ (۲) ان دونوں عقیدوں میں کونسا عقیدہ صحیح ہے اور کونسا غلط۔ (۳) جب آپ اس مضمون کی تحریر پر لکھ کر دم کو دے چکے ہیں کہ میرا اور علمائے دیوبند کا عقیدہ بالکل ایک ہے تو یہ دونوں آپ کے عقیدے ہوئے یا نہیں۔ (۴) مسئلہ آپ حضور کیلئے تو اس قدر علوم غیبیہ تھے میں جو کسی کو نہیں ملے۔ اور آپ کے دوسرے پیشوا مولوی خلیل احمد کہتے ہیں کہ حضور سے زیادہ شیطان کو علم ہے۔ تو کہیے کہ دیوبندی جماعت کا وہ عقیدہ ہے جو آپ نے لکھا یا یہ ہے۔ جو

لیل احمد نے لکھا۔ اور اس میں کونسا عقیدہ صحیح ہے۔ اور کونسا غلط (۵) مسئلہ اور چونکہ ان کا عقیدہ آپ کا عقیدہ ہے تو یہ بھی آپ کا عقیدہ ہوا یا نہیں۔ (۶) مسئلہ آپ تو حضور کیلئے اس قدر علم غیب مانتے ہیں جو کسی نبی ولی فرشتے کو نہیں ملا اور آپ کے پیشوا مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کہتے ہیں کہ حضور کے برابر نبیوں یا کھوں جانوروں چار پاؤں کو علم غیب حاصل ہے۔ اب فرمائیے کہ اس میں کونسا عقیدہ صحیح ہے۔ آپ کا یا تھانوی صاحب کا۔ (۷) مسئلہ مولوی صاحب ان تمام اقوال کو مد نظر رکھ کر فرمائیے کہ آپ کی جماعت کا مسئلہ علم غیب میں کیا عقیدہ ہے۔ (۸) ایک مسئلہ علم غیب میں آپ کے پیشواؤں کے یہ اقوال کیوں مختلف ہیں (۹) مسئلہ آپ کے پیشواؤں کے ان تینوں اقوال میں کیا مسئلہ علم غیب کی بحث نہیں ہے۔ اگر ہے تو میں خارج از بحث باتوں میں وقت صرف نہیں کرتا۔ اور آپ کا اس کو خارج از بحث کہنا کیا صحیح دھاندلی نہیں ہے اور اگر نہیں ہے تو اس کو ثابت کیجئے۔ (۱۰) مسئلہ کیا مسئلہ علم غیب میں آپ کے پیشواؤں کے اقوال پیش کرنا علم غیب کی بحث سے نکل جاتا ہے۔ (۱۱) مسئلہ مولوی خلیل احمد صاحب و مولوی اشرف علی صاحب کی ان عبارتوں میں چونکہ حضور کی توہین ہے۔ لہذا یہ دونوں کافر ہوئے یا نہیں (۱۲) مسئلہ چونکہ آپ کا اور علمائے دیوبند کا بالکل عقیدہ ایک ہے۔ تو آپ بھی اس ناپاک عقیدے کو انکار کا فرمادہ ہوئے یا نہیں۔ (۱۳) مسئلہ کیا مولوی خلیل احمد اپنی اس عبارت میں علم عطائی کی بحث نہیں کر رہے ہیں۔ (۱۴) مولوی خلیل احمد نے حضور کیلئے اولیائے برابر بھی علم نہ مانا کیا یا نہیں (۱۵) مسئلہ آپ خود بھی اس عقیدہ کو مان کر کافر ہوئے یا نہیں۔ (۱۶) مسئلہ کیا شرک نفس سے ثابت ہو سکتا ہے۔ (۱۷) مولوی اشرف علی صاحب نے جو حضور کیلئے علوم لازم نبوت تھے ان کو مانا تو یہ ان کی علم غیب کی قسموں میں سے کونسی قسم میں داخل ہے کل میں یا بعض میں۔ (۱۸) مسئلہ پھر علوم لازمہ نبوت کل میں تو داخل نہیں ہو سکتے ہیں تو بعض میں ہوئے اور وہ جانوروں یا کھوں کو بھی حاصل ہیں بقول ان کے تو یہ علم میں حضور کے مثل ہوئے تو کیا اسمیں توہین نہیں اور کفر نہیں۔ (۱۹) مسئلہ کوئی ایسی آیت یا نص قطعی پیش کیجئے جس سے معلوم ہو جائے کہ بچھیا کو اتنا علم ہے۔ اور بچھیر نے کو اس قدر۔ (۲۰) مسئلہ آپ کا ان عقائد کو خرافات جان کر کفر عقیدہ نہ مانے رکھنا کیا معنی رکھتا ہے۔ (۲۱) مسئلہ چونکہ آپ تھانوی صاحب کے ہم عقیدہ ہیں لہذا انھی مجھے کھٹمل۔ پسو۔ جوں۔ بھڑ۔ بکڑی۔ کو کس قدر علم غیب ہے

کسی آیت یا حدیث یا نص قطعی سے ثبوت دیجیے۔ (۲۲) ص ۲۲ علوم لازم نبوت حضور کو کب حاصل ہوئے۔ آیا وقت ولادت یا بعثت یا بعد تمامی نزول قرآن یا تدریجاً وقتاً فوقتاً یا قبل وصال شریف۔ (۲۳) ص ۲۳ جب حضور کیلئے تمام علوم لازم نبوت حاصل ہیں اور ایسا علم غیب جانوروں چارپاؤں کو بھی آپ مانتے ہیں تو کیا تمام جانوروں کو وہ تمام علوم حاصل ہیں جو نبوت کیلئے لازمی اور ضروری تھے۔ (۲۴) ص ۲۴ جب جانوروں کیلئے وہ لازم نبوت علوم ملنے تو تمہارے قول سے جانوروں کیلئے نبوت ثابت ہوئی یا نہیں۔ (۲۵) ص ۲۵ جانوروں کیلئے جو علوم لازم نبوت ملنے وہ کافر ہے یا نہیں۔ (۲۶) ص ۲۶ آپ نے تھا نوئی کے ہم عقیدہ ہو کر جانوروں کو بھی نبی مان لیا۔ وہ اور آپ کافر ہوئے یا نہیں۔ (۲۷) ص ۲۷ کیا ایک مسلمان کی یہ شان ہو سکتی ہے کہ تمام روئے زمین کا علم شیطان کو مانے اور حضور کیلئے ایسا علم ماننے کو شرک کہے۔ (۲۸) ص ۲۸ جب تمام روئے زمین کا علم حضور کیلئے ماننا شرک ہے تو معلوم ہوا کہ یہ خدا کی خاص صفت ہے اور مولوی خلیل احمد نے اسی کو شیطان کیلئے ثابت کیا۔ تو شیطان کو خدا کا شریک مانا یا نہیں۔ (۲۹) ص ۲۹ کیا ایک مسلمان کی یہ شان ہو سکتی ہے کہ جانوروں کیلئے علم غیب مانے اور حضور کیلئے انکار کرے۔ (۳۰) ص ۳۰ کیا کسی کی توہین کر نیکی بعد اس کی تعریف کر دینے سے پہلی توہین مٹ جائی کرتی ہے۔ (۳۱) ص ۳۱ اگر کوئی شخص مولوی اشرف علی کو لکھے کہ تمہاری صورت اور ناک اور آنکھیں اور دانت جانوروں کے سے ہیں اور آخر میں اسکے یکھ دے لیکن آدمی دکھلانے کیلئے جو نقشہ لازم ضروری ہے وہ تمہارا آج کو حاصل ہے۔ تو اس عجیبی تعریف سے کیا اگلی توہین نہ رہے گی۔ (۳۲) ص ۳۲ چونکہ آپ انکے سارے عقائد کو ملتے ہیں لہذا آپ بھی کافر ہوئے یا نہیں۔ (۳۳) ص ۳۳ کیا کسی شخص سے اس کا عقیدہ بغیر متعین کئے بحث ہو سکتی ہے اور اگر ہوگی بھی تو کیا وہ کوئی نتیجہ خیز بحث ہوگی۔ (۳۴) ص ۳۴ جب آپ کے مسئلہ علم غیب میں مختلف عقائد ہیں تو کس عقیدہ کے تحت میں آپ سے بحث کی جائے۔ (۳۵) ص ۳۵ وما علم منہ میں جو علم ہے اسکے کیا معنی ہیں اور علم کے کتنے معنی آتے ہیں۔ (۳۶) ص ۳۶ اس بات پر کیا دلیل ہے کہ آیت میں علم بمعنی دانستن کی نفی ہے۔ (۳۷) ص ۳۷ شعر کے کس قدر معنی ہیں۔ (۳۸) ص ۳۸ کفار جو حضور کو شاعر اور قرآن پاک کو شعر کہتے تھے ان کی کیا مراد تھی۔ (۳۹) ص ۳۹ کفار شعر و شاعر کہہ کر جو معنی مراد لیتے تھے تو آیت میں

اسی کا رد ہے۔ یا دوسرے معنی کا۔ اگر دوسرے معنی کا رد ہے تو لازم آیا کہ سوال دیگر جواب دیگر (۴۰) ص ۴۰ اگر اسی معنی کا رد ہے تو وہ کیا معنی تھے آیا کلام موزوں یا قضا یا خلیلہ۔ (۴۱) ص ۴۱ اگر کلام موزوں تھے تو فن شعر کے ماہرین کیا کلام موزوں اور غیر موزوں میں بھی امتیاز نہ کر سکے اور قرآن پاک کیا کلام موزوں ہے۔ (۴۲) ص ۴۲ اگر کفار قضا یا خلیلہ کے اعتبار سے کہتے تھے تو قضا یا صادق مراد تھے یا کاذب۔ (۴۳) ص ۴۳ اگر صادق تھے اور اس کی نفی قرآن نے فرمائی ہے۔ تو لازم آیا کہ اصد ہا آیات کلام الہی نہ ہیں کہ قرآن شریف میں بکثرت ایسی آیات موجود ہیں۔ (۴۴) ص ۴۴ اگر کاذب مراد ہیں تو کفار قرآن پاک کو شعر کہہ کر جھوٹ کہتے تھے۔ تو آیت نے اسی مراد کا رد کیا تو آیت کا یہ مطلب ہوا یا نہیں کہ ہم نے اپنے حبیب کو جھوٹ بولنا نہ سکھا یا اور یہ ان کی شان کے لائق بھی نہیں۔ (۴۵) ص ۴۵ جب آپ کہتے ہیں کہ حضور کا علم تولد کیلئے کوئی ترازو نہیں تو پھر آپ کے پاس کوئی ترازو ہے جس کے ایک پلے میں جمیع ممالک و ممالکوں کا علم رکھا۔ اور دوسرے میں حضور کا علم رکھا اور تولد کر لیا کہ حضور کا علم کل ممالک و ممالکوں کے علم سے کم ہے۔ (۴۶) ص ۴۶ جھوٹ کا علم اللہ تعالیٰ کو بھی ہے یا نہیں۔ (۴۷) ص ۴۷ اگر علم بمعنی دانستن کے لیا جائے تو کیا حضور شعر کا مفہوم اور اس کے معنی اور نظم و نثر میں فرق سمجھتے تھے اور اس کا ثبوت کیا ہے۔ (۴۸) ص ۴۸ کیا علم کے معنی فقط دانستن کے ہی آتے ہیں۔ (۴۹) ص ۴۹ علم کے معنی ملکہ کے بھی آتے ہیں یا نہیں۔ (۵۰) ص ۵۰ اگر آتے ہیں تو اس میں اور علم بمعنی دانستن میں کیا فرق ہے۔ (۵۱) ص ۵۱ علم بمعنی ملکہ کی نفی سے کیا علم بمعنی دانستن کی نفی لازم آتی ہے۔ اگر ہاں تو ثبوت کیا ہے۔ (۵۲) ص ۵۲ اگر علم بمعنی ملکہ کے نہیں آتا تو آیت علم منہ صنفہ لبوس اور حدیث شریف علموا و لا ذکما السباحة والرمایة میں علم کس معنی میں آتا ہے۔ (۵۳) ص ۵۳ اس آیت کی تفسیر میں کسی مفسر نے کس تفسیر میں علم شعر کی نفی مراد ہے۔ (۵۴) ص ۵۴ اگر شعر شان نبوت کے منافی ہے تو ان تمام علوم کو لکھائیے جو شان نبوت کے منافی ہیں۔ (۵۵) ص ۵۵ جب آپ کے نزدیک جس کو شعر کا علم ہوا اسے شاعر کہتے ہیں اور خدا کو شعر کا علم ہے۔ لہذا کفار نے تو حضور کو شاعر کہا تھا۔ آپ اللہ تعالیٰ کو بھی شاعر کہیے۔ (۵۶) ص ۵۶ تفسیر مبارک کا اس آیت کی تفسیر میں یہ مفہوم ہے کہ حضور کو شعر کا علم تھا۔ لیکن ملکہ نہیں تھا آپ اس فقرے کلام کو مع کہتے ہیں یا غلط۔ (۵۷) ص ۵۷ تفسیر روح البیان نے حضور کو نظم پر قادر مانا۔ آپ ان کے متعلق کیا حکم

لگاتے ہیں۔ (۵۸) ص ۲۲ یہ مفسرین جو حضور کو علم شعر مانتے ہیں تو کیا یہ قرآن پاک کے صریح الفاظ سے معارضہ کرتے ہیں یا نہیں۔ (۵۹) ص ۲۲ ان الساعة آتیة اکادا خفیہا میں اخفا کی حرکت تک اور کہاں تک ہے۔ (۶۰) ص ۲۲ علامہ فخر الدین رازی حضور کیلئے علم قیامت پر اطلاع مانتے ہیں وہ کس حکم کے مستحق ہیں۔ (۶۱) ص ۲۲ حضور نے یہ کیوں فرمایا کہ جس سے پوچھا گیا وہ پوچھنے والے سے یا نہ جاننے والا نہیں اور کیوں نہ فرمایا کہ مجھے اللہ نے قیامت کا علم نہیں دیا۔ (۶۲) ص ۲۲ آپ نے کہا کہ آیت میں مطلق اخفا فرمایا ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ آیت میں مطلق اخفا مراد ہے۔ یا اخفائے مطلق۔ (۶۳) ص ۲۲ مطلق اخفا اور اخفائے مطلق میں کیا فرق ہے۔ (۶۴) ص ۲۲ اخفا دو قسم کا مطلق اخفا اور اخفائے مطلق ہے یا نہیں۔ (۶۵) ص ۲۲ مطلق اخفا موجب جزئیہ کو اور اخفائے مطلق موجب کلیہ کو چاہتا ہے یا نہیں۔ (۶۶) ص ۲۲ مطلق اخفا اگر آیت میں مراد ہو تو آیت کا موجب جزئیہ اس طرح بنے گا یا نہیں : بعض الزمان اکادا خفی فیہ الساعة یعنی کچھ زمانہ تک میں قیامت کو چھپانا چاہتا ہوں۔ (۶۷) ص ۲۲ اور اگر اخفائے مطلق مراد ہو تو آیت کا موجب کلیہ اس طرح بنیگا یا نہیں کل زمان اکادا خفی فیہ الساعة یعنی ہر زمانہ میں قیامت کو چھپانا چاہتا ہوں جب قیامت قائم ہوگی اس وقت تمام مخلوق پر قیامت ظاہر ہوگی یا نہیں۔ (۶۸) ص ۲۲ اگر آیت میں اخفائے مطلق مراد لیا جائے تو لازم آئیگا یا نہیں کہ کسی زمانہ کسی وقت میں کسی پر قیامت ظاہر نہ ہوگی یہ معنی غلط ہیں یا نہیں۔ (۶۹) ص ۲۲ اگر یہ معنی غلط ہیں تو آیت میں اخفائے مطلق مراد لینا غلط اور مطلق اخفا مراد لینا صحیح ہوا یا نہیں۔ (۷۰) ص ۲۲ اگر آیت میں مطلق اخفا مراد ہے۔ تو آیت کا یہ مطلب ہوا یا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ زمانہ تک قیامت کے علم کو چھپانا چاہا تمام مخلوق سے۔ (۷۱) ص ۲۲ حضرت شیخ کہتے ہیں کہ سورہ لقمان والی پانچوں باتوں کا علم خدا کے سوا دوسروں کو وحی والہام کے ذریعہ سے ہو جاتا ہے۔ تو اس میں آپ کا قول صحیح ہے یا شیخ کا۔ اور شیخ کس حکم کے مستحق ہیں۔ (۷۲) ص ۲۲ وحی انبیاء کو اور الہام اولیا کو ہوتا ہے یا نہیں۔ (۷۳) ص ۲۲ ان پانچ چیزوں کا علم اللہ تعالیٰ کسی دوسرے کو دے سکتا ہے یا نہیں۔ (۷۴) ص ۲۲ باوجود کلہ کوئی کے بموجب حکم خداوندی کے منکر علم غیب کو آپ مسلمان سمجھتے ہیں یا نہیں۔ (۷۵) ص ۲۲ علمائے دیوبند کے مسلمان ہونے کی کیا آپ کوئی وجہ پیش کر سکتے ہیں (۷۶) ص ۲۲ کیا آپ کے نزدیک خلافت کیٹی والے باوجود افعال کفریہ کرنے کے کافر نہیں۔ (۷۷) ص ۲۲

اعلم حضرت رضی اللہ عنہ نے علمائے ندوہ اور ساری دنیا کو کافر کہاں لکھا ہے۔ (۷۸) ص ۲۲ ساری دنیا کو کافر و مشرک آپ کہتے ہیں یا ہم۔ (۷۹) ص ۲۲ آپ کہتے ہیں کہ علوم خمس کا علم خدا نے کسی کو دیا نہ دیگا تو پھر ایک فرشتے کو اس کا علم کدھل کیا کریگا کیسے ہو گیا۔ (۸۰) ص ۲۲ آپ کے نزدیک اس کا علم کدھل کے پیٹ میں کیا ہے خدا نے کسی کو نہیں دیا تو حضور کو علم کیونکر ہو گیا کہ حضرت فاطمہ کے لڑکا ہوگا۔ (۸۱) ص ۲۲ آپ اس کا علم کدھل کیا کریگا خدا کے سوا کسی کو نہیں مانتے تو پھر حضور کو علم کدھل میں جھنڈا علی کو دوں گا۔ اور ان کے ہاتھ پر فتح ہوگی کیسے ہو گیا۔ (۸۲) ص ۲۲ کیا آپ کے نزدیک اس فقرہ ڈھائی منٹ میں کر دوں گا اپنا پورا کام میں آپ کی توہین ہوگئی اور آپ کے پیشوا حضور کو صاف صاف گالیاں دیں تو کیا اس توہین نہیں ہے۔ (۸۳) ص ۲۲ جب آپ کے نزدیک اللہ نے یہ نہیں بتایا کہ کوئی کہاں مرے گا تو پھر حضور کو علم کدھل میں فلاں یہاں مرے گا اور فلاں یہاں کس طرح ہو گیا۔ (۸۴) ص ۲۲ جب علم ذاتی کی نفی اپنی جہاں کا ثبوت دینا ہے۔ تو مفسرین اور علمائے کرام اور خاص کر شیخ محقق علم ذاتی کی نفی کر رہے ہیں لہذا یہ تمام جمل ہوئے یا نہیں۔ (۸۵) ص ۲۲ ہمارا عقیدہ بالکل مفسرین کے موافق ہے۔ آپ ان کے کلام سے اپنی توفیق دکھائیے۔ (۸۶) ص ۲۲ حضرت شیخ اور ملا جوں جمہا اللہ علوم خمس اور علم قیامت کو اولیا کیلئے بھی مانتے ہیں تو اس کا کیا جواب ہے۔ (۸۷) ص ۲۲ جب حضور نے علم خمس اپنے لئے ثابت کئے تو حضور نے سورہ لقمان والی آیت کا کیا مطلب سمجھا۔ (۸۸) ص ۲۲ تفسیر روح البیان میں جو علم قیامت کو حضور کیلئے ثابت کیا۔ اس کا کیا جواب ہے۔ (۸۹) ص ۲۲ آپ کے اکابر کا دامن اگر عقائد کفریہ سے پاک ہے تو زیار پاک کر کے تو دکھائیے۔ (۹۰) ص ۲۲ تفسیر خازن و کبیر نے انبیاء علیہم السلام کے اس قول کا علم لانا کا یہ مطلب بیان کیا۔ کہ انھوں نے اپنے علم کے اظہار میں سوء ادبی بھی اور آپ کہتے ہیں کہ انکو علم ہی نہیں تھا۔ لہذا آپ کا قول صحیح ہے یا ان مفسرین کا۔ (۹۱) ص ۲۲ جب آپ کا معنی ثابت نہیں ہوا تو میرا تو مدعی اسی سے ثابت ہو گیا۔ (۹۲) ص ۲۲ ایک حدیث میں آیا کہ حضور نے فرمایا مجھ پر ہر چیز ظاہر ہوگئی اور میں نے ہر شے کو پہچان لیا۔ دوسری حدیث میں ہے۔ میں نے جو کچھ زمین اور آسمان میں ہے جان لیا اس سے صاف کان و مایکون کا علم ثابت ہوا یا نہیں۔ (۹۳) ص ۲۲ حضرت شیخ نے تمام علوم کلی و جزوی کا حضور کیلئے احاطہ مانا۔ اس سے تمام صاف کان و مایکون کے علوم حضور کیلئے حاصل ہوئے یا نہیں۔ (۹۴) ص ۲۲ حضرت

ثوبان والی حدیث جس سے تمام مشارق و مغارب کا حضور کو علم ثابت ہوا اس کا کیا جواب ہے۔
 (۹۵) ص ۱۴ اس کے کیا معنی ہیں اگر آپ کوئی حدیث پیش کریں تو وہ نص قطعی ہو جائے۔ اور اگر میں
 پیش کروں تو وہ نص قطعی نہ ہو۔ (۹۶) ص ۱۴ حضرت خذیفہ والی حدیث سے حضور کو تمام ماکان و مہا
 لیکن کا علم ثابت ہوا یا نہیں۔ (۹۷) ص ۱۴ علماء مالم تکن تعلم سے اور پھر اس کی تفسیر سے
 حضور کو علم غیب ثابت ہوا یا نہیں۔ (۹۸) ص ۱۴ مفسرین جب آیات نفی سے حضور کیلئے علم غیب
 کی نفی ثابت نہیں کرتے تو پھر حضور کے علم غیب کی نفی میں انکو پیش کرنا حضور کی شان گھٹانا ہے یا
 نہیں۔ (۹۹) ص ۱۴ خارج از بحث باتیں میں نہیں کرتا بلکہ آپ کرتے ہیں۔ (۱۰۰) ص ۱۴ جس طرح
 آپ حضور کے علم کا انکار کرتے ہیں اسی طرح ان آیات و احکام کا بھی انکار کیجئے جو مکرر نازل ہوئے ہیں۔
 (۱۰۱) ص ۱۴ کیا علم مالم تعلموا کی تفسیر میں کسی مفسر نے یہود کیلئے علم غیب ثابت کیا ہے۔ (۱۰۲)
 ص ۱۴ آپ کا کفار کیلئے علم غیب ثابت کرنے کا الزام مجھ ہی پر نہیں بلکہ سارے مفسرین پر ہوا بلکہ خود
 آپ پر ہوا۔ اور ان مفسرین کی تفاسیر کو بالکل غلط کہیے۔ (۱۰۳) ص ۱۴ جب آپ کی پیش کردہ دلیلوں کا
 نے کافی جواب دیکر اپنی دلیل بنا لیا تو وہ دلائل آپ کی شمار میں کیوں آتے ہیں۔ (۱۰۴) ص ۱۴ آیت
 میں جو علوم اللہ کے ساتھ مخصوص بیان کئے گئے وہ ذاتی ہیں۔ (۱۰۵) ص ۱۴ مینہ برسنے کا علم حضور نے
 خود اپنے لئے ان دو حدیثوں میں بیان کیا۔ لہذا یہ آپ کو ذاتی علم تھا یا عطائی۔ (۱۰۶) ص ۱۴ تفسیر عائشہ
 البیان نے مینہ برسنے کا علم اولیا کیلئے مانا اس کو مخصوص بحضرت عزت تبارک و تعالیٰ کہنا کیا معنی رکھتا
 ہے۔ (۱۰۷) ص ۱۴ علم مانی الارحام کی چند خبریں خود حضور نے دیں اس کا کیا جواب ہے۔ (۱۰۸) ص ۱۴
 حضرت صدیق اکبر کا اپنی لڑکی کی خبر دینا جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئی تھی۔ اور یہ انھیں علوم خمس میں سے
 ہے اس کا کیا جواب ہے۔ (۱۰۹) ص ۱۴ انھیں علوم خمس میں سے کل کے علم کو حضور نے خود بتایا کہ حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام کے زمین پر اترنے تکاح کرنے۔ اولاد ہونے۔ پختیا لیس برس قیام فرماتے کی خبر دی۔
 فرمائیے یہ حضور کو کیسے علم ہوا۔ (۱۱۰) ص ۱۴ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہجرت کے ساتھیوں
 سال شہید ہونے کی خبر دی بتلائیے یہ انھیں علوم خمس کا ایک علم کس طرح حاصل ہوا۔ (۱۱۱) ص ۱۴ ان ہی میں
 سے ایک یہ علم کہ کل کہاں مرے گا خود حضور نے عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہی نہیں بلکہ جلتے و فتنے بھی ظاہر

فرمادی کہیے یہ علم کیسے حاصل ہو گیا۔ (۱۱۲) ص ۱۴ ابریزنے تو اقطاب اور غوث کیلئے بھی علم قیامت
 ثابت کیا کیسے حکم کے تحت ہیں اس کا کیا جواب ہے۔ (۱۱۳) ص ۱۴ اسی ابریزنے پر متصرف کو بغیر
 ان علوم خمس کے جانے ہوئے تصرف ممکن نہیں تھا۔ لہذا ان کا کیا حکم ہے۔ اور حضور کو کس طرح علم
 قیامت حاصل نہ ہوگا۔ (۱۱۴) ص ۱۴ تفسیر عائشہ البیان میں لایعلمھا اکاھو کا یہ مطلب بیان
 کیا کہ اللہ تعالیٰ کے ظاہر کرنے سے پہلے کوئی نہیں جانتا اور صفی و خلیل و حبیب و ولی مطلع ہو جاتے ہیں۔
 فرمائیے ان کے متعلق کیا حکم ہے۔ اور یہ تفسیر صحیح ہے یا غلط۔ (۱۱۵) ص ۱۴ تفسیروں کو جواب کہتے ہیں
 ٹھکرا دی جائیگی۔ تو یہ کہنا کیا تفسیروں کے ساتھ گستاخی نہیں ہے۔ (۱۱۶) ص ۱۴ جو تفسیریں دوسری آیات
 و احادیث سے ماخوذ ہوں وہ حضور کی تفسیر سے کیسی بکرا سکتی ہیں۔ (۱۱۷) ص ۱۴ جب علم خمس کی تفسیر ان
 مفسرین کی حضور کی تفسیر سے بکرا گئی تو انھوں نے ضرور تفسیر بارائے کی ہوگی۔ لہذا یہ مفسرین حضور کی حد
 کے اعتبار سے کافر ہوئے یا نہیں۔ (۱۱۸) ص ۱۴ اور چونکہ یہ علوم خمس حضور نے خود اپنے لئے ثابت
 کئے لہذا حضور کا کلام آپ کے اعتبار سے خود اپنے کلام سے بھی بکرا گیا یا نہیں۔ (۱۱۹) ص ۱۴ وما
 ہو علی الغیب للنبیین سے حضور کو علم غیب ثابت ہوا یا نہیں۔ (۱۲۰) ص ۱۴ حضرت انس والی حدیث
 سے حضور کو مافی اللہ کا علم حاصل ہوا یا نہیں۔ (۱۲۱) ص ۱۴ مغیبات کو لکھنا صیغہ ہے اور کس باب سے
 ہے اور کیا تعلیل ہے۔ (۱۲۲) ص ۱۴ حضرت عمر والی حدیث سے حضور کو ابتداء سے آخرت میں سے دخول جنت
 و دوزخ تک کے تمام علوم حاصل ہو گئے۔ کہیے جمیع ماکان و مہا کیوں کا علم ثابت ہو گیا یا نہیں۔ (۱۲۳)
 ص ۱۴ جو احادیث ہم نے علم خمس کے بارے میں پیش کی ان سے آپ حضور کو علم ذاتی ملتے ہیں یا عطائی
 اگر دونوں سے انکار ہے تو یہ احادیث کیا بالکل چھوڑ دی جائیگی۔ (۱۲۴) ص ۱۴ شرح قصیدہ برہ و ولی
 عبارت میں جو حضور کیلئے علم خمس پر اطلاق مانی ہے فرمائیے صحیح ہے یا غلط۔ (۱۲۵) ص ۱۴ حضرت ابن عباس
 اور ابن مسعود و حضرت صدیق رضی اللہ عنہم کے متعلق آپ کا یہ کہنا کہ یہ علم عطائی کی نفی کرتے ہیں۔ سراسر افتراء ہے
 یا نہیں۔ (۱۲۶) ص ۱۴ حضرت استاذ العلماء بظلالہ العالی نے حضور کو تمام کہاں لکھا ہے۔ (۱۲۷) ص ۱۴
 کیا حضور نے علم خمس کے عطائی ہونے کی کہیں نفی فرمائی ہے۔ (۱۲۸) ص ۱۴ یہ عبارت اہل بیس کا علم
 معاذ اللہ ہرگز علم اقدس سے وسیع نہیں خالص العقائد میں کہاں لکھی ہے۔ (۱۲۹) ص ۱۴ وما هو

تمام دیوبندیوں کی حالت زار: ہمارے مناظر اعظم شیریشیہ اہلسنت کی تقریروں
مجمع میں نہایت گہرا اثر پڑا۔ مولوی منظور حسین صاحب کا جواب ہونا عاجز و مغلوب ہونا تمام حاضرین
احساس کر رہے تھے۔ مولوی صاحب کی حالت زار قابل دیدہ تھی۔ ان کا اور انکی ساری جماعت کا دشمن
ہونا عیاں چہروں پر ہوا تھا۔ رنگ زرد پڑ گئے تھے۔ مولوی صاحب کا سکرانا (جوانی عادت
تھی) بھول گئے تھے۔ سکوت کی ہر منہ کو لگی ہوئی تھی۔ تصویر حیرت بنے بیٹھے تھے۔ انکے طرفدار شرم سے
سر جھکائے بیٹھے تھے۔ عجیب نظر تھا جب شیریشیہ سنت اتنے بڑے عظیم الشان مجمع میں انکو تاب ہونے
کے متعلق فرما رہے تھے۔ ہر شخص حق و ناحق باطل اور غیر باطل کا امتیاز کر رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا بھلا جان
ہے کہ اس نے حق کا بول بالا کیا اور باطل و ناحق کا منہ کالا کیا۔ اہل حق کو فتح و نصرت عطا فرمائی اور اہل
باطل کو شکست و کجی زلیل و رسوا کیا۔

و باری کی شکست کا قدرتی منظر: جب مولوی منظور حسین صاحب کی آخری تقریر ختم ہوئی تو ایک لحیم
شہید شخص ان کی جماعت کے تحت پر پہنچے اور اپنے مناظر صاحب کو اٹھانا چاہا۔ پیارے کو خود اپنے
آپ کو سنبھالنا دشوار تھا دوسرے کا بوجھ کیونکر برداشت کر سکتے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دیوبندی مناظر کا سرچے
اور پاؤں اوپر اٹھائیں جا پڑا۔ چند کہیں گر پڑا۔ حقیقتاً یہ قدرتی تحدید تھی جو دربار رسالت کے بدگوئیوں
کو ہونی چاہیے۔ عجیب نظر تھا اور پانچ چھ ہزار آدمیوں کی نگاہیں اس میں اور لطف پیدا کر رہی تھیں۔

علمائے اہلسنت کا جلوس: جب ہمارے شیریشیہ سنت کی تقریر ختم ہوئی تو فوراً اہل سنت نے
ہاتھوں ہاتھ انکو اپنے سردوں پر اٹھالیا اور اسی مجمع میں بارہ چول گئے میں ٹولے علمے سروں پر رکھ دیے
اور چرواہوں سے قیام گاہ کی طرف جلوس اٹھا سوا ان چند نفس کے تمام حاضرین جلوس میں شریک تھے۔
اللہ اکبر اور یا رسول اللہ کے نعرے بلند کرتے ہوئے اپنے فاتح عالم کے قیام گاہ تک پہنچے وہاں پانچ گناز
عصر ادا کی اس کے بعد حضرت مولانا مولوی شاہ محمد اجمل صاحب دام مجدد نے اپنے معزز مہمانوں کا
شکر یہ ادا کیا اور جناب چودھری خورشید علی خاں صاحب نے اہل سنبھل کی طرف سے علماء کرام کا شکریہ ادا
کیا۔ اور خامر حضرت مولانا شاہ محمد اجمل صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مسلمانان سنبھل کو اس طرف
توجہ دلائی کہ در سدا اسلامیہ غنیہ انجمن اہل سنت و جماعت جس کو حضرت مولانا محمد اجمل شاہ صاحب

علی الغیب بضین کی تفسیر سے حضور کو علم غیب ثابت ہوا یا نہیں۔ (۱۳۰) ۵۵ عالم الغیب الایہ
سے حضور کو علم غیب ثابت ہوا یا نہیں۔ (۱۳۱) ۵۵ آپ حضور کو اگر بعض علوم غیبیہ ملتے ہیں تو یہ گنگوہی
صاحب کے خلاف ہے۔ (۱۳۲) ۵۵ کل اور بعض کی کیا تعریف ہے اور ان میں کیا نسبت ہے۔ (۱۳۲)
۵۵ دعویٰ اور دلیل میں کیا فرق ہے۔ (۱۳۴) ۵۵ ماکان اللہ لیطلعکھ الایہ سے حضور کو علم غیب
ثابت ہوا یا نہیں۔ (۱۳۵) ۵۵ حضور کو بعض علم غیب ملتے ہیں آپ گنگوہی صاحب کے اور اپنے حکم سے شرک
ہوئے۔ (۱۳۶) ۵۵ الرحمن علم القرآن الایہ اور اسکی تفسیروں سے کیا حضور کو جمیع ماکان و مسا
یکون کا علم ثابت ہوا یا نہیں۔ (۱۳۷) ۵۵ قرآن و احادیث ہمارے ہاتھ میں ہے یا تمہارے۔ (۱۳۸) ۵۵
صحابہ و تابعین و سلف صالحین و تمام امت ہمارے ساتھ ہے یا تمہارے۔ (۱۳۹) ۵۵ تفسیر روح البیان
و کبیر و عزیزی نے حضور کے لئے علم قیامت کو حاصل مانا یا نہیں۔ (۱۴۰) ۵۵ و کیون الرسول علیکم تھلیل
اور اس کی تفسیر عزیزی و معامل سے حضور کو علم وسیع ثابت ہوا یا نہیں۔ (۱۴۱) ۵۵ تفسیر خازن والی حدیث
سے حضور نے قیامت تک کی ہر شے کے علم کا اپنے لئے دعویٰ کیا اور طعن کرنے والوں پر غضب فرمایا
آپ اسکو بھی ملتے ہیں یا نہیں۔ اور آپ منافقین کے متبع ہوئے یا نہیں۔ (۱۴۲) ۵۵ جب قرآن پاک میں
ہر شے کی تفصیل ہے تو حضور کو ہر شے کا تفصیل علم ہوا یا نہیں۔ (۱۴۳) ۵۵ کیا کسی آیت و حدیث میں
صراحتاً قیامت کے علم عطائی کی نفی آئی ہے۔ (۱۴۴) ۵۵ حضور نے سوال قیامت کے جواب پر یہ کیوں
نہیں فرمایا کہ جھکواس کا علم نہ عطا ہوا اور نہ آئندہ ہو سکتا ہے۔ (۱۴۵) ۵۵ علم قیامت اسرار میں
ہے یا نہیں۔ (۱۴۶) ۵۵ انوار التنزیل سے علم اسرار کا انشاء حرام ثابت ہوا یا نہیں۔ (۱۴۷) ۵۵ طبرانی کی
حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور کو پرند کے پر ملانے کی بھی اطلاع ہے۔ فرمائیے یہ صحیح ہے یا غلط۔ (۱۴۸)
۵۵ تفسیر روح البیان کی منقول حدیث سے میرا دعویٰ یعنی تمام ماکان و مسا کیون کا علم حضور کو نہایت
صریح الفاظ میں ثابت ہوا یا نہیں۔ (۱۴۹) ۵۵ آیات اثبات کو نفی میں یا تو آپ تناقض مائنس گے
یا آیات اثبات کو جھوٹا سمجھیں گے اور یہ دونوں کفر ہیں۔ (۱۵۰) ۵۵ اپنے اپنے دعوے میں تو حضور
کیلئے بعض علوم غیبیہ کا اقرار کیا تھا اور اب صاف طریقہ سے انکار کر دیا تو آپ نے خود اپنا ہی رد کر دیا
یا نہیں۔

سبھی جہاں خاں میں قائم فرمایا ہے۔ اسکی امداد و اعانت تمام مسلمانان سنبھل کا فرض ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ دل سے قدمے سنے اس مدرسہ کی خدمت کریں تاکہ فقط سنبھل کا ہی بلکہ ہندستان کا ہر گوشہ گوشہ اسکی علمی و مذہبی روشنی سے جگمگا اٹھے۔ پھر حضرت مولانا رحمہ اللہ صاحب نے ایک مختصر تقریر میں کیفیت مناظرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے اہل سنت میں زبانوں کا بالخصوص حضرت مولانا مولوی محمد اجمل شاہ صاحب کا شکریہ ادا کیا جن کی مبارک کوششوں سے اہل سنبھل کو یہ مبارک دن دیکھنا ملا۔ پھر شیعہ سنت نے اہل سنت کی اس فتح میں شکر میں مختصر طور پر میلاد شریف پڑھا اور تمام مجمع نے کھڑے ہو کر اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سرکار میں صلوة و سلام عرض کیا اور اسی پر جلسہ برخاست ہوا۔ پھر دوسرا ایک جلسہ فتح محلہ چوک دیا سرائے میں منعقد ہوا جس میں کئی ہزار کا مجمع تھا پھر بعد بیان کے تمام معززان شہر اور کثیر انبوہ نے نعرے بلند کرتے ہوئے بازار میں گزر کر اپنے محترم مہمانوں کو رخصت کیا۔ موٹر کی روانگی کے وقت اہل سنت اپنے کلیجے تمام کر رہ گئے۔ بے اختیار ب کی آنکھوں میں آنسو بھرائے بلکہ بعض تو چیخنے لگے۔ جب موٹر نظروں سے غائب ہو گیا۔ تو اپنے حشر و ارمان کو سمجھاتے ہوئے واپس ہوئے۔

وہابیوں کے گھروں میں ماتم : اس دن وہابیوں کے گھروں میں ماتم تھا۔ اہل سنت سے منہ چھپاتے پھرتے تھے۔ سب کی زبانوں پر ہر سکوت لگی ہوئی تھی۔ اپنی ذلت و رسوائی کا اچھی طرح سے خود احساس تھا۔ مگر اہل سنت کو گالیوں سے یاد کرنے کے سوا اور کچھ بس نہ چلتا تھا۔ نشیت گاہیں مڑ پڑ گئی تھیں۔ بعضوں نے ہفتوں تک گوشہ نشینی اختیار کر لی۔ کتنوں نے کچھ زمانہ تک بازار کی آمد و رفت بند کر دی اور اکثر نے اپنے خیالات باطلہ سے توبہ کی۔

فتح پر پردہ ڈالنے کی کوشش : جب اہل سنت کی طرف سے فتح کا اشتہار شائع ہوا۔ تو انھیں صدمہ ہوا۔ اور یہ خیال کیا کہ اب یہ ذلت و رسوائی عالم آشکار ہوئی جاتی ہے۔ دوسرے مقامات کے آدمی بھی اس ذلت پر مطلع ہوتے جاتے ہیں اس وقت انکے پرانے تجربہ کار ہونا خواہوں نے اپنے پرانے شیوہ کے مطابق پھر جھوٹ سے استدلال و استعانت کی اور ایک اشتہار چھاپا یا لیکن اگر سنبھل میں اس کو طبع کرتے تو اور زیادہ شرمندگی حاصل ہوتی اور نیز اشتہار جھوٹ نہ ہوتا اسلئے اس

واقعہ کو جھوٹ کی مشین (یعنی دیوبند) میں ڈھلوا دیا لیکن اس اشتہار کی اشاعت دوسرے مقامات کے ساتھ مخصوص کر دی۔ اور سنبھل میں اس کے چھپانے ہی کی ایسی کوشش کی جیسی کہ لال جیتھڑوں کے چھپانے کی کوشش کی جایا کرتی ہے۔ اور اس میں نہایت بیباکی کے ساتھ یہ لکھ مارا کہ اہل سنت ہمارے مقابلہ میں عاجز ہو گئے۔ خیر انھیں جھوٹ ہی مبارک رہے۔ اور اب انکے پاس اس کے سوا اور کیا سامان باقی رہا۔ مجبوری میں جھوٹ بھی نہ بولیں تو کیا کریں اور حقیقت یہ ہے کہ جس قوم کا خدا جھوٹ بول سکے اس کے بجاویں سے جھوٹ کی کیا شکایت ہے۔ مسلمانو حقیقت یہ ہے کہ اس فرقہ کے مذہب کی تعمیر ہی جھوٹ پر قائم ہے۔

چنانچہ کسی کے نام سے کتابیں یہ تصنیف کر دیں۔ صفحات یہ تراش لیں۔ بالکل غلط معنی کسی کے نام سے گڑھ کر یہ چھاپ دیں۔ مطبع یہ گڑھ لیں کسی کے نام کی مہر یہ بنالیں۔ عبارتوں میں تحریفیں یہ لیں۔ جوانوں میں اپنی طرف سے قطع و برید کر کے کچھ کا کچھ یہ دکھا دیں۔ حدیثوں میں کترہ و منت کر کے کچھ کا کچھ یہ سنا دیں۔ آیتوں میں اپنا سنگڑھت مطلب یہ پنہا دیں۔ مذہب کی متفقہ کتب کو تصرف کر کے یہ طبع کرادیں تو پھر راج انکی طبع زاد روڈاد کی کیا شکایت کریں۔ آپ کو اس کے کذب و افترا کہاں تک شمار کرائیں۔ دس بیس جھوٹ ہوتے تو ان کو پیش کیا جاتا مگر جس کی کوئی بات کذب و افترا سے خالی نہ ہو اس کا کہاں تک سمجھا کیا جائے۔ پھر ایک تو کذب ہوتا ہے جو فوری ہو لیکن یہ روداد جس کا نام فتح الابرار علی الغبار و لقب بہ صاعقہ آسمانی بر فرقہ رضا خانی ہے تین ماہ سے نہایت عرق ریزی کے ساتھ سب پرانوں اور نیٹوں نے تیاری کی ہے۔ اسکا کیا بیان ہے۔ اس میں تو جھوٹ و افترا کوٹ کوٹ کر بھرے گئے ہیں۔ لیکن میں بطور نمونہ کے ایک کذب بالکل اول کا اور ایک بالکل آخر کا پیش کروں تاکہ آپ کو یہ معلوم ہو جائے کہ جس کتاب کی دونوں حدوں میں ایسا جھوٹ ہے ان کے مابین جتنا بھی جھوٹ بکا ہو گا وہ کم ہے۔ پہلا جھوٹ اور افترا ملاحظہ ہو۔ مولوی حشمت علی صاحب نے تمامی نزول قرآن کی تاریخ میں آٹھ مختلف قول ذکر کر کے اکیاسی روز والے قول پر یہ حدیث پیش کی تھی جو ہماری روداد کے صفحہ پر موجود ہے جس کا ترجمہ یہ ہے۔ ابن جریر سے مروی ہے آیت کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم کے نزول کے بعد حضور

اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا سی رات دنیا میں تشریف فرما رہے اور اس سراپا صداقت راوی کے صفحہ ۸۹ پر اسی حدیث کو مولوی شمس علی صاحب کی تقریر میں ان الفاظ میں نقل کیا۔ روی ابن جریر (یعنی ابن جریر سے مروی ہے) اس روایت کا مضمون یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یوم وفات تک برابر وحی نازل ہوتی تھی اور سب سے زیادہ وحی اس روز نازل ہوئی جس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف ہوئی ہے۔ اب مسلمانوں ذرا تمہیں انصاف سے کہنا کہ کیا یہ اسی حدیث کا مضمون ہے جو ہمارے شیعہ پیشہ سنت نے پیش کی تھی۔ یہاں آپ کو ایک بات یہ بھی معلوم ہو گئی کہ مناظر عظم شیعہ سنت کی تقریروں کو اپنی روداد میں اسی طرح پیش کیا ہے۔ اور اسی پر اپنی تقریریں جاتی ہیں۔ یہ تو اس روداد مناظرہ کا پہلا افترا پہلا کذب ہے۔ اب دوسرا اسی روداد کا بہتان ملاحظہ ہو۔ اسی سچی روداد فتح الابراہیم کا سب سے آخری صفحہ جس پر مناظرہ کی کیفیت ختم کی ہے یعنی صفحہ ۱۵۲ (مولوی شمس علی صاحب نے) فریقہ عصر کو بلا وجہ بالکل یا اس کے وقت مستحب پر ترک کر کے دربار رسالت سے فقہ کفر یا منافق کا خطاب باعتبار پایا۔ اس حیاداری کا کچھ ٹھکانا ہے کہ ہمارے علمائے نماز عصر بالکل ہی ترک کر دی اس دعا بازی اور مکاری کی کچھ انتہا ہے۔ کیا دنیا میں کوئی فرقہ کوئی ملت کوئی گمراہ سے گمراہ جماعت ہزار ہا آدمیوں کے سامنے کے واقعوں کو ایسا جھٹلاتی ہے اور پھر اپنی آنکھ سے بالکل حیا وغیرت کا چشمہ اتار کر ایسا جھوٹ اور ایسا صریح کذب طبع کر کے منظر عام پر پیش کر دیا۔ اب رہا دوسرا فقرہ یعنی یا عصر کے وقت مستحب کو ترک کر دیا۔ اب ناظرین ذرا اس کو بھی غور کریں کہ عصر کے وقت مستحب کے ختم سے غروب شمس تک صرف بیس منٹ کا وقت ہوتا ہے۔ تو اب کوئی ان نام کے عابد سے دریافت کرے کہ بیس منٹ کے اندر اتنا بڑا عظیم الشان جلوس گشت کرتا ہوا قیام گاہ پر بھی پہنچ گیا۔ اور اتنے بڑے انبوه میں باری باری سے وضو کے نماز بھی باجماعت پڑھی اور بعد نماز کے جلسہ فتح منعقد ہو کر اس میں چند شخصوں کی تقریریں بھی ہو گئیں۔ تو یہ بیس منٹ کتنے بڑے تھے۔ اور ہر منٹ کتنے کتنے منٹ کا تھا یا یوں کہہ لیجئے ہر سکند کتنے کتنے منٹ کا۔ اب فرمائیے نماز عصر کے عابد صاحب یہ جھوٹ شیطانی خلش سے ہوا یا نہیں۔ اسی صفحہ کا ایک دوسرا جملہ بھی ملاحظہ ہو۔ بعض شخص یہ بھی کہتے جا رہے تھے (راون بھیا کی جیت ہے راون بھیا کی جیت ہے)

اس بے غیروں اور بے حیائی کی کوئی انتہا ہے۔ کہ خدا سے اگر شرم نہیں کی تو بندوں سے کچھ شرم چلتے اگر بات کے پکے اور قول کے سچے ہو تو کیا ہزار ہا افراد سے کوئی ایک ایسا سنی پیش کر سکتے ہوں جس کی زبان سے یہ خبیث کلمات نکلے ہوں۔ مگر بات یہ ہے کہ یا رسول اللہ کے نعرے تمہارے قلب و جگر کو ہلکا کر کے رہے تھے اور بلند آوازوں سے تمہارے دل و دماغ پر ایک بجلی کو نہ جایا کرتی تھی لہذا اگر اس جلن میں پیٹ بھر کر بھی جھوٹ بکھو تو بجا ہے۔ مسلمانو تم نے دیکھا کہ اس حرافہ روداد نے کیسے صریح جھوٹ بولے اور یہ بطور نمونہ کے پیش کئے گئے درندہ ہر جھوٹ خزانے طرز انوکھے انداز کا بولتی ہے ارادہ تو یہ تھا کہ اس کے ایک ایک پوشیدہ فریب کا افشا کیا جاتا لیکن صرف تفسیع اوقات اور کتاب کے حجم بڑھ جانے کا خیال مانع ہوا علاوہ بریں جگہ جگہ اس میں اپنی قابلیت اور علمیت کے لمبے چوڑے دعوے کئے ہیں ان کا جواب میں لغو سمجھتا ہوں بلکہ ان تمام کیلئے ایک ہی بات کافی ہے کہ تین دن تک لفظ مغیبات کو دریا یافت کیا گیا کہ وہ کیا ضیغہ ہے۔ کون سے بات ہے اس کی کیا تعلیل ہے۔ پھر اگر مولوی منظور حسین صاحب کو اس کا پتہ نہ چلا تو ان کے عقب میں کئی درجن مولوی بیٹھے رہتے تھے ان سے دریافت کر لیتے اور اگر کسی کی سمجھ میں نہیں آیا تھا تو کسی کتاب میں دیکھ کر جواب دیدیتے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اس خانہ تمام آفتابست۔ لہذا ان کی قابلیت کا ناخواندوں کو بھی علم ہو گیا۔ اب اس قابلیت پر فخر کرنا انھیں کو زیبا معلوم ہوتا ہے۔ اب رہی بعض وہ عبارتیں جو مناظرہ میں تو پیش نہیں ہوئی تھیں اور اپنی سچی روداد میں بڑھادی ہیں۔ ان کے جوابات ہماری روداد میں ہر عاقل کو مل سکتے ہیں۔ حضرات حقیقت مناظرہ کی لمبے کماست ہماری روداد ہے۔ ایک یہ امر بھی ضروری ہے کہ میں نے جو کچھ کہاہے وہ سنہیل کی روداد کے متعلق غرض کیا ہے۔ اب رہی درو کی روداد تو اس کو بھی آپ اسی کو قیاس کر سکتے ہیں بلکہ اسی میں جھوٹ کا عنصر غالب ہو گا کہ مناظرہ سنہیل کے سامعین باوجودیکہ اکثر ذی علم تھے مگر جب اس میں حیاداس گریز ہوئی تو درو ایک گاؤں ہے اسکے سامعین ذی علم نہیں تھے تو اس میں دل کھول کر جھوٹ بولنے میں کیا بات ہے۔

ایک مخالفہ کی حقیقت : مناظرہ کے بعد وہاں یہ سنی بھائیوں کو ایک ایک نئے مناظرہ میں ڈالنا

تشریح کیا ہے کہ دیکھو یہ بریلی کے علماء ساری دنیا کو کافر کہتے ہیں۔ بریلی میں کفر کی مشین ہے وہاں سے دن رات کفر کے فتوے نکلتے رہتے ہیں۔ دیوبندی عقیدے کے آدمی کلمہ پڑھتے ہیں نمازی پابندی کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ تمام فقہ کے مسائل پر عمل کرتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد ہیں پھر کیسے کافر ہیں۔ اور علمائے دیوبند کسی مسلمان کو کافر نہیں کہتے اور اسی طرح کی لغویات سے ہمارے پیارے عوام کو دھوکہ میں ڈالتے ہیں۔ لہذا میں اس کی حقیقت بیان کرنا بہت ضروری سمجھتا ہوں پیارے سنی بھائیو! علمائے بریلی اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے یا اس گستاخی پر راضی ہو اور اس گستاخی کو گستاخی نہ سمجھے۔ یہ علمائے بریلی کافر تو ہیں۔ جس کو مخالفین کہتے ہیں کہ ساری دنیا کو علمائے بریلی کافر کہتے ہیں۔ وہاں کفر کی مشین ہے، تو پیارے عزیز و آج کون سا ایسا مسلمان ہے جو سید انبیا محبوب کبریا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ادنیٰ سی ادنیٰ گستاخی کر نیوالے کو کافر نہ جانتا ہو۔ شہر تو شہر ایک گاؤں کا رہنے والا ہے پڑھا مسلمان بھی اس کو بے تکلف کافر کہہ دیتا ہے۔ تو کیا وہ مسلمان جو شان رسالت کے گستاخ کو کافر کہے ساری دنیا کو کافر کہہ رہا ہے اور اس کے کفر کفر کی مشین ہو گئی اسی طرح اگر کوئی شخص داڑھی منڈانے والے کو فاسق کہے تو کیا ساری دنیا کو فاسق کہہ رہا ہے۔ ساری دنیا تو جب فاسق ہو کہ معاذ اللہ ساری دنیا ایک قلم داڑھی منڈانے لگی اور جب ساری دنیا ہی داڑھی منڈانے لگے گی تو پھر ساری دنیا ہی کو فاسق کہا جائے گا اور جب ساری دنیا داڑھی نہیں منڈاتی تو وہ لوگ جو داڑھی نہیں منڈاتے کس طرح فاسق ہو گئے۔ فاسق تو وہی ہونگے جو داڑھی منڈائیں۔ اب آپ اسکو بھی اسی طرح سمجھئے کہ جو شخص توہین اور گستاخی کرنے والے ہیں وہی تو کافر ہونگے۔ ساری دنیا اس سے کیسے کافر ہو گئی ساری دنیا تو جب کافر ہوگی کہ معاذ اللہ جب ساری دنیا حضور کی توہین و گستاخی کرے۔ لہذا نہایت صاف طریقہ سے معلوم ہو گیا کہ جو حضور کی توہین کر نیوالے ہیں انکے کافر ہونے سے ساری دنیا کافر نہیں ہوتی۔ تو اب یہ سراسر دباہیوں کا دھوکہ ہے اور مخالط ہے۔ لیجئے اب اسکی دوسرے طریقہ سے تقریر کرتا ہوں۔ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی (جو تمام دہائیوں دیوبندیوں کے پیشوا ہیں) فتاویٰ رشیدیہ جلد سوم صفحہ ۳۰ و ۳۱ میں ایک سوال کا جواب لکھتے ہیں

جسکی عبارت یہ ہے۔ سوال شاعر جو اپنے اشعار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صنم یا بت یا آشوب ترک فتنہ عرب باندھتے ہیں اس کا کیا حکم ہے بنیاد تو جوا یہ گنگوہی صاحب اس کے جواب میں لکھتے ہیں الحاصل ان الفاظ میں گستاخی اور اذیت ظاہر ہے۔ پس ان الفاظ کا بکنا کفر ہوگا۔ اور اس فتاویٰ رشیدیہ جلد دوم کے منقول پر لکھتے ہیں۔ کفر پر رضا دینا بھی کفر ہے اور ان سخت کلمات پر کچھ پرواہ نہ کرنا اور سہل جانا بھی کفر ہے۔ تو اے اہل الفضاں ذرا اپنے دل میں غور کرنا کہ علمائے بریلی نے جو فتویٰ دیا تھا اس میں اور ان دہائیہ کے پیشوا کے فتوے میں کوئی فرق ہے۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں بلکہ بالکل دونوں فتوے ایک ہیں تو پھر جس طرح علمائے بریلی کے ذمہ اس فتوے پر یہ الزام رکھا کہ انھوں نے ساری دنیا کو کافر کہہ دیا اور بریلی میں کفر کی مشین ہے۔ اب تمہارے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب بھی بالکل وہی فتویٰ دیا۔ تو اب ذرا آنکھیں بند کر کے کہہ دو کہ ہمارے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب ساری دنیا کو کافر کہتے ہیں اور گنگوہ میں کفر کی مشین ہے۔ اور اگر رشید احمد صاحب کو دہائی ان الفاظ سے یاد نہ کریں تو معلوم ہو گیا کہ علمائے بریلی پر محض بہتان باندھا جاتا ہے اور آپکو اسی رشید احمد کے فتوے سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ نہ اسکی کلمہ گوئی کا کچھ خیال کیا نہ اس کی نماز پڑھنے کی کوئی پرواہ نہ امام صاحب کے مقلد ہونے کا کچھ اعتبار کیا نہ اس کے مسائل فقہ پر عمل کرنے کا کچھ لحاظ کیا بلکہ صاف طریقہ سے لکھ دیا کہ وہ کافر ہے۔ لہذا جو الزام علمائے بریلی پر تھا وہ رشید احمد صاحب کے سوا بھی تھوپے۔ مسلمانوں مجھے یہ ہی دکھانا تھا کہ علمائے بریلی پر عناد اودہ ایسے الزام لگایا کرتے ہیں اور باوجودیکہ اس مسئلہ میں یہ بھی متفق ہیں۔ اب میں آپکو دکھاؤں کہ کفر کی مشین بریلی شریف میں تو نہیں ہے بلکہ تھانا بیون اور گنگوہ اور انبیٹھ اور دیوبند میں ہے اور وہاں سے ایسے فتوے صادر ہوتے ہیں جس سے ساری دنیا کافر ٹھہرتی ہے اور روٹے زمین پر کوئی مسلمان ثابت نہیں ہوتا۔

وہابیوں کے کفر کی مشین سے دنیا میں کوئی مسلمان نہیں ہے

وہابیوں کے مذہب کی سب سے معتبر کتاب تقویت الایمان کے بقیہ میں صفحہ ۸۶ تا ۸۸ پر ہے

(۱) لڑکا پیدا ہوتے وقت بندہ تین چھوڑنا (۲) چھٹی کرنا (۳) بسم اللہ کی شادی کی محفل کرنا (۴)

سہرا باندھنا (۵) شادی سے پہلے برادری کا کھانا کھلانا (۶) حرم کی تحفیں کرنا (۷) ریح الاداری

مولود کی محفل ترتیب دینا (۸) جب ذکر حضرت کے پیدا ہونے کا آٹھ گھنٹے ہو جانا (۹) ریح الثانی کو گلیا رہوں کرنا (۱۰) شعبان میں حلو ا پکانا (۱۱) رمضان میں اخیر جمیعہ کو خطبہ الوداع اور قضاے عمری پڑھنا (۱۲) شوال میں عید کے دن سویاں پکانا (۱۳) بعد نماز عیدین کے نعل گیر ہو کر ملنا (۱۴) یا مصافحہ کرنا (۱۵) ذیقعد کے مہینہ میں نکاح کرنا (۱۶) کفنی پر کلمہ وغیرہ کھنا (۱۷) قبر میں قل کے ڈھیلے رکھنا (۱۸) تیجہ کرنا (۱۹) دسواں کرنا (۲۰) چالیسواں کرنا (۲۱) چھ ماہی اور برسی عرس کرنا (۲۲) حافظوں کو قبروں پر بٹھانا (۲۳) گدھے خجری سواری کو معیوب سمجھنا (۲۴) مہر عورتوں کا زیادہ مقرر کرنا (۲۵) مقلد کے حق میں تقلید ہی کافی سمجھنا ان سب کا حکم یہ ہے۔ جو شخص اس کی برائی دریافت کر کے ناخوش یا خفا ہو۔ اور ان کا ترک کرنا برا لگے تو صاف جان لینا چاہیے کہ وہ شخص اس آیت کے بموجب مسلمان نہیں۔ اب کہاں میں ہمارے وہ بھولے بھالے سنی بھائی جو علمائے بریلی کے متعلق دہلیہ کے مخالف میں آجاتے ہیں۔ وہ ذرا غور کریں کہ کوئی شخص ان پچیس نمبروں سے خالی ہو سکتا ہے، ایک نہ ایک تو اس سے ضرور صادر ہوا ہوگا۔ لہذا وہ مسلمان نہیں رہا کافر ہو گیا شادی میں کھانا کھلانے اور عید کے دن سویاں پکولنے اور شعبان میں حلو ا پکانے سے کوئی خالی نہیں رہ سکتا۔ اور سب بڑھ کر عیسویاں نمبر تو وہ ہے جس سے کوئی سنی بچ ہی نہیں سکتا۔ لہذا اب ذرا انصاف سے کہنا کیا ان پچیس نمبروں کے اعتبار سے ساری دنیا کافر نہ ہو گئی اور یہ بھی کہا کہ ساری دنیا کو علمائے دیوبند کافر کہتے ہیں یا ہم۔ اور کفر کی شین بلکہ سیکرین دیوبند میں ہے یا بریلی میں۔ اب چونکہ دیوبندی علماء شان رسالت میں گستاخی اور توہین کرتے ہیں۔ جن کا تذکرہ اس روڈ میں تفصیل سے چند مقامات پر گزرا۔ لہذا یہ سبب ان گستاخیوں کے کافر ہونے لیکن ان کے کافر ہونے سے ساری دنیا تو کافر نہیں ہوتی اور اگر ساری دنیا کافر ٹھہرتی ہے۔ تو ان دہلیہ کے اقوال سے۔

آخری اتمام حجت

آخر میں پھر جو ٹوٹی دہن روزی کیلئے اعلان کرتا ہوں کہ اگر کسی دہلی صاحب کو اپنے گروہ کی ذلت و خواری کی شکست میں ذرا الھی شک یا تا مل ہو تو وہ ایک سال کامل کے عرصہ میں مولوی منظور حسین صاحب بلکہ ان کے تمام معاذین مثلاً مولوی اشرف علی صاحب تھانوی و مولوی حسین احمد صاحب

اجودھیا باسی و مولوی شبیر احمد صاحب دیوبندی سب کو جمع کر کے اس روڈ کے سارے مطالبات کے جواب لکھائیں۔ مگر ایک سال کیا انشاء اللہ قیامت تک اسی طرح عاجز اور لاجواب رہ گئے۔ مسلمانوں کے لئے دستور العمل

پیارے مسلمانوں اس وقت تم پر چہا طرف سے کفر منکالت کی افواج حملہ آوری کے لئے تیار ہے۔ ہر جانب سے تم پر سیدنی اور گری کی گھنگھور گھٹائیں گھر گھر کرانا چاہتی ہیں۔ ہر وقت لٹیہے تمہارے متاع ایمان کی فکر میں طرح طرح کے لباس بدل کر رہے ہیں۔ اور تمہاری پونجی کو دن دہارے لوٹنا چاہتے ہیں۔ شب و روز تمہاری گھات میں بڑے بڑے خوشخوار بیٹھے ہر گلی کو پے میں چکر لگا رہے ہیں اور تمہارے تکتے بولی کرنے کیلئے تیار ہیں۔ لہذا ذرا خواہ غفلت سے جاگو دوست دشمن میں امتیاز پیدا کرنا تمہارا پہلا فرض ہے۔ اس فرقہ دیوبندیہ دہلیہ سے تم کو پزیر کرنا لازم ہے۔ ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے تمہیں احتراز کرنا ضروری ہے۔ مناکحت و رشتہ داری کے معاملات سے بچنا تمہارے لئے اہم ترین فرض ہے۔